سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 16، منگل 17، جمعرات 19، جمعتہ المبارک 20۔ ستمبر، 11۔ اکتوبر 2019)

(یوم الاثنین، 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الخمیس 19، یوم الجمع 20۔ محرم الحرام، یوم الجمع، 11۔ صفر المظفر 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : چودھواں، پندرھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ جات : 1 تا 4

جلد 15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چودھواں اجلاس

سوموار، 16- ستمبر 2019

جلد 14 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2-	ایجنڈا	------------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15
	تعزیت		
7۔	سابقہ معزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت	-----------	15
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	قاعدہ 79A کے تحت قائد حزب اختلاف و دیگر گرفتار ممبران اسمبلی کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ	-----------	16
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
9۔	آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019	-----------	39
10۔	آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019	-----------	40
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
11۔	مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019	-----------	40
12۔	کورم کی نشاندہی	-----------	41
	منگل، 17۔ ستمبر 2019		
	جلد 14 : شمارہ 2		
13۔	ایجنڈا	-----------	45
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	49
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	50

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
16۔	پنجاب اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب شہزاد قمر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت	------------	51
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
17۔	سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	52
18۔	سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	52
19۔	سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	53
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	54
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)		
21۔	مسودہ قانون پنجاب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارمز 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	62
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	------------	63
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
23۔	مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	69
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	69
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	------------	70

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	78
27۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	103
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
28۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں	
	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	137
	تحاریک استحقاق	
29۔	لاہور پولیس کا معزز ممبر کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا ------------	138
30۔	رورل ہیلتھ سنٹر D/93 نور پور پاکپتن کے انچارج	
	کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز رویّہ ------------	142
	تحاریک التوائے کار	
31۔	بہاولنگر کی ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی اور وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ ------------	144
32۔	پنجاب میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں میں تبدیل ------------	148
	پوائنٹ آف آرڈر	
33۔	قائد حزب اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ ------------	150
34۔	کورم کی نشاندہی ------------	152
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)	
35۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ، کرسٹل آئس	
	کی فروخت اور استعمال پنجاب 2019 ------------	152
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	پی ایس ایف راولپنڈی کے نائب صدر کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ ------------	153

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	جعلی زرعی ادویات کی وجہ سے راجن پور میں کپاس کی فصل پر سفید مکھی کا حملہ -----------	155
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
38۔	مسودہ قانون سزادہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	156
	مسودات قانون (متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک) (---جاری)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) کریمینل لاء پنجاب 2019 -----------	158
40۔	مسودہ قانون ممانعت پولی تھین بیگ کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پنجاب 2019 -----------	159
41۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019 -----------	160
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
42۔	نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ -----------	161
43۔	کورم کی نشاندہی -----------	162
	جمعرات، 19۔ ستمبر 2019	
	جلد 14 : شمارہ 3	
44۔	ایجنڈا -----------	167
45۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	169
46۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	170
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	171

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
48۔	کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ	------------	183
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	------------	189
50۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	200
51۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	226
	پوائنٹ آف آرڈر		
52۔	قصور میں بچوں کے قتل کے واقعہ پر احتجاج کرنے والوں کا معزز ممبر اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچانا	------------	234
53۔	کورم کی نشاندہی	------------	241
	توجہ دلاؤ نوٹس		
54۔	گوجرانوالہ: فاضل ہسپتال میں ہیڈ نرس کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	242
55۔	راولپنڈی: پیپلز پارٹی کے راہنما شہزاد اعوان کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	243
	تحاریک استحقاق		
56۔	محکمہ خزانہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر مکمل طور پر عملدرآمد نہ کرنا	------------	245
	پوائنٹ آف آرڈر		
57۔	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	247
58۔	کورم کی نشاندہی	------------	248
59۔	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	248

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
60۔	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس و سکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	253
61۔	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات (ہسپتالز اور ڈسپنسریز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	254
62۔	مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	255
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
63۔	آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019	------------	256
64۔	آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	------------	257
65۔	آرڈیننس میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019	------------	257
66۔	آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	------------	258
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
67۔	مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019	------------	258

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،20۔ستمبر 2019		
	جلد 14 : شمارہ 4		
68۔	ایجنڈا	-----------	303
69۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	305
70۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	306
	سوالات (محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)		
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	307
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	349
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	360
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
74۔	این ایف سی ایوارڈ کے عملدرآمد پر ششماہی مانیٹرنگ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	366
	پوائنٹ آف آرڈر		
75۔	بلا تفریق احتساب کرنے کا مطالبہ	-----------	368
76۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	377
	جمعتہ المبارک،11۔اکتوبر 2019		
	جلد 15		
77۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	381
78۔	ایجنڈا	-----------	383
79۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	385

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
80۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	393
81۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	394
82۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	395
	تعزیت		
83۔	سابقامعزز ممبران رانا محمد افضل (مرحوم)، محترمہ ثانیہ عاشق کے والد ملک اللہ بخش (مرحوم) اور زلزلہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	-----------	395
	پوائنٹ آف آرڈر		
84۔	کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔ جاری)	-----------	396
85۔	خیبر پختونخوا حکومت کا یوسی ایچ پشاور کی اراضی کو تحویل میں لینا	-----------	397
	سوالات (محکمہ خوراک)		
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	399
87۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	411
88۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	437
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
89۔	مسودہ قانون سزادہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	442
90۔	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس و سکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	442
91۔	مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
92۔	مسودہ قانون راولپنڈی وومن یونیورسٹی راولپنڈی 2019 اور مسودہ قانون یونیورسٹی میانوالی 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -------------	443
	تحاریک التوائے کار	
93۔	پنجاب سے پی اے ایس / ڈی ایم جی افسران کی خدمات واپس وفاق کے سپرد کرنے کا مطالبہ -----------	444
	پوائنٹ آف آرڈر	
94۔	ایجنڈے میں شامل کئے بغیر رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ -----------	446
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
95۔	مسئلہ کشمیر، خدمات صحت، امن وامان، پرائس کنٹرول اور ڈینگی کنٹرول پر عام بحث -----------	453
96۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	474
97۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(50)/2019/2115. Dated: 11th September, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 16th September, 2019 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
7th September, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

____

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی راولپنڈی 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار احمد علی خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔290
4۔	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی۔241

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29۔اگست، 12۔ ستمبر، 18۔اکتوبر 2018، 9۔فروری، 6، 19۔جولائی، 28۔اگست 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
			پنجاب انفارمیشن وٹیکنالوجی بورڈ *
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی ومعدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری،
			اطلاعات وثقافت *
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	ملک اسد علی	:	

7

22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
25۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
26۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
27۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
28۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
29۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
30۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
31۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
32۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	: جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	: مال
3۔	جناب اعجاز خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	: ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	: سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	: سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	: داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	: صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	: سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	: سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	: آبکاری، محصولات ونار کو ٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	: لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	: اوقاف ومذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	: تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-22/2018/2542مورخہ 15،24۔اپریل2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

10

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات

11

36- جناب محمد طاہر : زراعت

37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ

38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار، 16۔ ستمبر 2019

(یوم الاثنین، 16۔ محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
ہَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۱۰﴾
تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ
وَ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ
ذُنُوۡبَکُمۡ وَ یُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ وَ مَسٰکِنَ
طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخۡرٰی
تُحِبُّوۡنَہَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتۡحٌ قَرِیۡبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳﴾

سُورَۃُ الصَّف آیات 10 تا 13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (10) (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول ؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے (12) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو (13)

ماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا رحمۃ للعالمین

اِلہام جامہ ہے تیرا	قُرآن عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش بریں	یا رحمۃ للعالمین
تیری خموشی بھی اذاں	نیندیں بھی تیری رتجگے
تیری حیاتِ پاک کا	ہر لحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رُتبہ تیرا	آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعیں	یا رحمۃ للعالمین
جاں پتھروں میں ڈال دے	حاوی ہوں مستقبل پہ ہم
ماضی سا ہم کو حال دے	دعویٰ ہے تیری چاہ کا
اس امتِ گُمراہ کا	تیرے سوا کوئی نہیں
پھر گڈریوں کو لعل دے	جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم	ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا	اس امتِ گُم راہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں	یا رحمۃ للعالمین

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں لیکن اس سے پہلے ہم سب قاری سید صداقت علی کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں جو کہ ابھی تلاوت قرآن پاک پیش کر رہے تھے کیونکہ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ کسی بھی پاکستان کی اسمبلی کے قاری کو ہلال امتیاز سے نوازا گیا ہے۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ13 کے تحت اسمبلی کے موجود اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمائے ہیں۔

.1	میاں شفیع محمد،ایم پی اے	پی پی۔258
.2	جناب محمد عبداللہ وڑائچ،ایم پی اے	پی پی۔29
.3	سردار احمد علی خان دریشک،ایم پی اے	پی پی۔290
.4	جناب کاشف محمود،ایم پی اے	پی پی۔241

شکریہ

تعزیت

سابقامعزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل(مرحومہ)کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر!ہماری ایک سابقا ایم پی اے محترمہ پروین سکندر گل وفات پا گئی ہیں لہٰذا ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

جناب سپیکر: ہماری سابقا ایم پی اے محترمہ پروین سکندر گل وفات پا گئی ہیں لہٰذا میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر سابقامعزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل(مرحومہ)
کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاعدہ79A کے تحت قائد حزب اختلاف ودیگر گرفتار ممبران اسمبلی کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اسمبلی کا اجلاس ایک ایسا فورم ہے جہاں عوام کے دکھوں کا مداوا اور عوام کو درپیش مسائل پر آواز اٹھائی جائے لیکن آج بدقسمتی سے ایسا نہیں۔ پنجاب میں جب ڈینگی مچھر کا حملہ ہوا تھا اور WHO نے کہا تھا کہ پنجاب میں خدشہ ہے کہ تقریباً 25ہزار لوگوں کی اموات متوقع ہیں تو اس وقت جس طرح کے اقدامات خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کئے، جس طرح ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر کے عوام اور تمام اداروں کے ساتھ مل کر ناممکن کو ممکن کر کے دکھایا اور ڈینگی کو شکست دی۔ پنجاب میں گڈ گورننس کے نئے ریکارڈ قائم کئے گئے لیکن آج پنجاب میں اپوزیشن کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ آج وہ پنجاب جس کی مثالیں اور گڈ گورننس کی باتیں دنیا کرتی تھی وہاں ڈکیتیاں، ریپ اور اس کے ساتھ ساتھ قتل کی وارداتوں میں ہوش ربا اضافہ ہو چکا ہے۔ آج پنجاب واقعی ہی پولیس سٹیٹ بن چکا ہے اور پولیس کے ہاتھوں جو کچھ یہاں پر کیا جا رہا ہے وہ اس حکومت کے نام پر ایک دھبہ ہے اور ان تمام چیزوں کی نشاندہی کرنے کے لئے اسمبلی میں آئینی اور قانونی طور پر لیڈر آف دی اپوزیشن، اپوزیشن کی آواز ہوتے ہیں۔ آپ نے جب یہاں پروڈکشن آرڈر کے لئے Rule79(A) introduce کروایا اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے جب اس کو یہاں پر پیش کیا تو ہم نے کھلے دل کے ساتھ آپ کے اس اقدام کو سراہا کہ آپ نے واقعی ہی ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جو کہ جمہوریت اور اس ادارے کے لئے ایک آئینی اقدام تھا جس سے ہم سمجھتے تھے اس سے ایک توانائی آئے گی لیکن آج اس اسمبلی کی working اور اس کی credibility پر ایک سوالیہ نشان لگ چکا ہے جس طرح کہ پنجاب اور پاکستان میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پر لگ چکا ہے۔

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اور اپوزیشن کے ممبران آپ کی Chair سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ اور قانون جو اس اسمبلی کے ذریعے Chair نے منظور کروایا، جب وہ اپنے ہی پاس شدہ قانون پر عملدرآمد نہیں کروا سکتی تو پھر اس اسمبلی کی sanctity پر ایک سوالیہ نشان لگتا جا رہا ہے۔ آج اس حکومت کی گڈ گورننس، اِن کی نالائقی اور نااہلی پر پوری دنیا چیخ رہی ہے۔ یہاں پر منتخب نمائندے موجود ہیں اور جس طرح آج اپوزیشن کی آواز کو دبانے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا یہ استحقاق ہے کیونکہ وہ عام ممبر نہیں بلکہ وہ اپوزیشن کی آواز ہے۔ یہ آئینی تقاضا اور عہدہ ہے جس کے ذریعے انہوں نے اس اسمبلی میں آواز اٹھانی ہے، پنجاب کے عوام کے دکھوں کا مداوا کرنا ہے اور پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرنی ہے لیکن آج آپ نے پنجاب کے لوگوں کی نمائندگی ٹھکرا دی ہے۔ آج آپ نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو یہاں پر نہ بلا کر اور پروڈکشن آرڈر جاری نہ کر کے اس اسمبلی کی working پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ آج حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے وزیر قانون جنہوں نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ credit ہمارا ہے لہٰذا یہ dis-credit بھی آپ کا ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے اس اسمبلی کو متنازع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہاں پر محترمہ فہمیدہ ریاض کے اشعار یاد آگئے اور کیا خوبصورت انداز میں انہوں نے فرمایا تھا کہ:

کچھ لوگ تمہیں سمجھائیں گے وہ تم کو خوف دلائیں گے
جو ہے وہ بھی کھو سکتا ہے اس راہ میں راہزن ہیں اتنے
کچھ اور یہاں ہو سکتا ہے کچھ اور تو اکثر ہوتا ہے
تم جس لمحے میں زندہ ہو یہ لمحہ تم سے زندہ ہے
یہ وقت نہیں پھر آئے گا تم اپنی کرگزرو جو ہو گا دیکھا جائے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں مجبور نہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر اس اسمبلی کے اندر پنجاب کے لوگوں کی بات ہو اور اُن کے دکھوں کا مداوا ہو لیکن جب آپ یہاں پر اپوزیشن کی آواز کو دبائیں گے تو آج یہ آواز نہیں دبے گی اور کھُل کر کہے گی کہ یہاں پر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بلایا جائے تاکہ وہ اپوزیشن اور پنجاب کی نمائندگی کرے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میری آپ سے ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 79-A کو اپوزیشن اور اس ہاؤس کے تمام ممبران نے مل کر بااتفاق رائے پاس کیا تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور دیگر جن صاحبان کا اس ہاؤس میں آنا ضروری تھا اُن کے لئے اس پر عمل نہیں کیا جا رہا لہٰذا مہربانی فرما کر دوبارہ اس پر غور کریں۔ جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں ہاؤس میں نہیں آئیں گے تو میرے خیال میں ہمارا بھی یہاں بیٹھنا نامناسب ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار اویس خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْo

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْo

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان کی بات کے بعد اس پوائنٹ کو explain کرنے کے لئے کوئی گنجائش تو باقی نہیں رہ جاتی لیکن میں اس ایوان کے ریکارڈ کے لئے آپ کے سامنے یہ بات ضرور گوش گزار کروں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف محض ایک پاکستانی نہیں بلکہ وہ اپنے حلقے کی عوام کا representative ہے۔ اُس کے حلقے کی عوام نے اُس کو منتخب کر کے اس ایوان کے اندر جناب کے سامنے حلف لینے کے لئے بھیجا تھا۔ حزب اختلاف کے جتنے بھی ممبران ہیں وہ اپنے اپنے حلقے سے elect ہو کر آئے تھے یعنی پنجاب کے 160 سے زیادہ حلقوں کی نمائندگی کرنے

والوں نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اظہارِ اعتماد کیا۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اُس عوام کی طرف سے اعتماد کیا گیا جو آج پی ٹی آئی کی چکّی کے اندر پِس رہے ہیں، اُس غریب عوام کی طرف سے جن کا ڈینگی کا ٹیسٹ -/90 سے -/1200 روپے کا ہو چکا ہے اور اُس عوام کی طرف سے جن کے لئے ہم نے روڈز بنائے لیکن یہ روڈز کے shoulders تک maintain نہیں کر پا رہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اُس عوام کی طرف سے اعتماد کیا گیا جو ساہیوال کے اندر قتل کئے جانے والے خاندانوں کی آواز کو دبایا جا رہا ہے، اُس عوام کی طرف سے جن کا مہنگائی کے اندر بیڑا غرق ہو چکا ہے، اُس عوام کی طرف سے جن کے لئے کھاد کی بوری میں -/200 روپے کا اضافہ ہو چکا ہے اور اُس عوام کی طرف سے جہاں tribal area کے پرانے سسٹم کو تہس نہس کیا جا رہا ہے حالانکہ ہم سب کی نمائندگی جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بطور اپوزیشن لیڈر اس ایوان کے اندر کرنی ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ رولز آف بزنس کا حصہ ہے جس کو جناب نے پہچانا۔ آج سے چند مہینے پہلے آپ نے اس بات کو پہچانا کیونکہ آپ کی دُور اندیشی تھی اور آپ نے ایسی روایات قائم کیں جس کے ذریعے آئندہ اگر ہماری حکومت بھی آئے گی تو ہم ان چیزوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے۔ یہ credit آپ کو جاتا تھا لیکن اب ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے صحیح بات کی کہ وقت آتا جاتا رہتا ہے۔ ابھی چند ہفتے پہلے اُدھر گیلری میں دھاگے لہرانے والا بیٹھا ہوتا تھا۔ کسی دھاگے لہرانے والے نے اِن کے ممبران کو چیلنج کیا کہ جس کو نہیں پسند تو نکل جاؤ۔ اِس وقت Bureaucratic سسٹم کے اندر گورننس کا بیڑا غرق ہو رہا ہے اور وزیر اعلیٰ کے شہر کے ہیڈ کوارٹر کے اندر جنرل بس سٹینڈ کے سامنے پندرہ پندرہ فٹ کے کوڑے کے انبار لگ چکے ہیں لیکن اُس کی آواز بلند کرنے کے لئے لیڈر آف دی اپوزیشن کو یہاں ہونا چاہئے تھا۔ خواجہ محمد آصف نے قومی اسمبلی کے اندر بات کی کہ یہ اُن کے حلقے والوں کا constitutional right ہے اس لئے یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی آج ہمارے ساتھ مل کر یہ قرارداد پاس کیوں نہیں کرتی تاکہ جو آدمی یہ کام ہونے نہیں دے رہا وہ اس بات پر convince ہو کہ یہ ہمارا آئینی حق ہے۔ آپ پاکستان اور پنجاب کی عوام سے آئین کا یہ حق کس طرح چھین سکتے ہیں؟ جب آئین نے ہی آپ کو

یہ اختیار نہیں دیا تو آپ کو یہ اختیار کس نے دیا اس لئے آپ اختیار دینے والے کا نام اور ٹیلی فون نمبر بتائیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! کیا دس سال ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، No cross talks آپ اُن کی بات سن لیں اور تشریف رکھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری! آپ جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آج ہم آپ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کے آنے سے کیا فرق پڑ جائے گا؟ ایک اور دھاگا کھینچنے والا بھیجا جائے گا تو کیا اُس سے ڈرتے ہو؟ کیا اُن کے آنے سے حکومت گر جائے گی، اگر حکومت گرنے کا خوف ہے تو بتا دیں؟ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے آنے سے مہنگائی ختم ہو جائے گی یا کیا ان کے آنے سے مہنگائی بڑھ جائے گی؟

جناب سپیکر! میں آپ سے اس لئے درخواست کر رہا ہوں کہ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے آنے سے جنوبی پنجاب محاذ active ہو جائے گا یا کیا جنوبی پنجاب کا صوبہ بن جائے گا؟ اگر آپ کو یہی خوف ہے تو اس کو باہر رکھیں اور اگر یہ خوف نہیں ہے تو ہمت کریں اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو لانے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے روایت سے ہٹ کر موقع دیا کہ اپوزیشن موجودہ صورتحال پر بات کر سکے اور یقیناً اس کے بعد حکومت کی طرف سے بھی ان باتوں کا جواب دیا جائے گا۔ وقت نہیں تھا ورنہ میں سب سے پہلے آپ کے آفس کو کہتا کہ جس دن پروڈکشن آرڈر کی یہاں پر کارروائی ہوئی۔ اگر وہ کارروائی printed شکل میں اس کی ایک کاپی بنا کر ہاؤس کے تمام ممبران میں تقسیم کی جاتی تو مجھے آج کوئی لفظ دہرانے کی ضرورت نہ پڑتی۔

جناب سپیکر! میرے کانوں میں وزیر قانون کی وہ تقریر جس میں پروڈکشن آرڈر کا نیا قانون پنجاب اسمبلی میں متعارف کروانے پر نہ صرف وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور آپ کی ذات کے حوالے سے جس طرح یہاں تعریفیں کی

گئیں اور اس پروڈکشن آرڈر کے نئے قانون کو جس طرح سے یہاں سراہا گیا اور جس طرح سے یہ کہا گیا کہ شاید پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلی قانون سازی ہے جو پچھلے 70 سالوں میں اس ایوان نے نہیں کی ہے تو پھر مجھے نہایت ادب سے کہنے دیجئے کہ وہ قانون سازی جو وزیر قانون کی زبان میں اور مجھے یہ بھی کہنے دیجئے کہ اس میں آپ کے چند الفاظ بھی میرے ذہن میں ہیں کہ اس موقع پر جو آپ نے ادا کئے تھے لیکن میں آپ کی مجبوریوں کو بھی سمجھتا ہوں اور پاکستان کے اندر جو اتحادوں کی سیاست ہوتی ہے، صرف اس حکومت کی حد تک نہیں بلکہ پاکستان کے اندر 70 سالوں میں جب بھی coalitions بنتی ہیں اس کے اپنے dynamics ہوتے ہیں، آپ کی مجبوریوں کو اور پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے زبان بندی کی مصلحتوں کو میرے جیسا سیاسی کارکن سمجھتا ہے لیکن میرا سوال حکومت سے ضرور ہے کہ بقول ان کے وہ قانون جو 70 سالوں میں ایک تاریخ رقم کر رہا تھا تو مجھے کہنے دیجئے کہ آج پی ٹی آئی کی حکومت اسی ایوان کے اندر اس قانون کی دھجیاں اڑا رہی ہے جو کہ شرم کا مقام ہے۔ جب یہ قانون متعارف ہوا تو اس وقت اس ہاؤس کے دو قیدی جیل کے اندر تھے جن میں سے ایک کا نام خواجہ سلمان رفیق اور دوسرے کا نام جناب عبدالعلیم خان تھا۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے ریکارڈ پر ہو گا کہ جتنی دیر جناب عبدالعلیم خان قید میں تھے تو کیلنڈر کے مطابق آپ کے سیشن تو ہوتے ہی ہیں لیکن ذرا ریکارڈ نکلوائیے کہ session to session یعنی ایک سیشن کی تاریخ ہوئی آخری دن اور اگلے سیشن کے پہلے دن کے درمیان اگر ڈیڑھ ماہ کا وقفہ ہے تو میں چیلنج کر رہا ہوں ریکارڈ نکلوائیے، ڈیڑھ ماہ اس ہاؤس کی کوئی نہ کوئی کمیٹی بنا کر خواجہ سلمان رفیق، میں پہلے نام لوں گا اور جناب عبدالعلیم خان کو نیب سے لا کر ان کمیٹیوں میں ان کی حاضری کو یقینی بنایا گیا جس کے اوپر بجا طور پر حکومت اور اپوزیشن نے فخر کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! پھر اچانک کیا ہوا، کہاں سے یہ صدا آئی؟ کہاں سے یہ حکم آیا کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف گرفتار ہوتے ہیں، بالکل انہیں بھی بلایا گیا لیکن پھر وہ سٹوری، اس ملک کی سیاست کا وہ شرمناک باب کہ پھر پنجاب حکومت کو وہ حکم کہاں سے آیا؟ پھر جب ہم یہ کہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب سے نہیں چلایا جا رہا، جب ہم یہ کہتے ہیں کہ صوبے کی طنابیں اور اس کی ڈوریاں کہیں اور ہیں تو پھر اس بات پر غصہ کیا جاتا ہے تو میرا سوال ہے کہ ایک سیشن میں ان کے پروڈکشن آرڈر بھی جاری ہوتے ہیں جناب محمد حمزہ شہباز شریف آتے ہیں اور ان کے ساتھ جناب عبدالعلیم

خان کے بھی پروڈکشن آرڈر جاری ہوتے ہیں لیکن پھر وہ حکم کہاں سے آتا ہے؟ پاکستانی سیاست کا جو یہ راز ہے، مجھے یقین ہے کہ میرے پاس بھی نہیں ہے اور وہ راز وزیر قانون کے پاس بھی نہیں ہے۔ اس راز کے کسٹوڈین جو ہیں اور اس راز کے سب سے بڑے گواہ جو ہیں وہ جناب سپیکر آپ ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ وہ حکم کہاں سے آیا۔ وہ حکم کس طرح سے چلا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کرنے اور اس حکم کی زد میں پھر سلمان رفیق بھی آتے ہیں اور پھر اس کی زد میں سبطین خان بھی آتے ہیں۔ وہ حکم کہاں سے آتا ہے؟ وہ کتنا کوئی طاقتور حکم ہے جو اس پنجاب حکومت سے زیادہ طاقتور ہے؟

جناب سپیکر! یہ جو سارے نیب کے قیدی ہیں، جناب عبدالعلیم خان جو کہ میرا بڑا اچھا بھائی اور بڑا اچھا دوست ہے اور جناب محمد سبطین خان انتہائی شریف آدمی ہیں لیکن یہ جو سارے نیب کے قیدی ہیں۔ یہ نیب کا احتساب جو ہے تو تین واقعات نے پاکستان کے نیب کی کارکردگی کو کھول کر رکھ دیا۔ پہلا واقعہ چیئرمین نیب کا چودھری جاوید کو انٹرویو کہ آنے والے دنوں میں فلاں فلاں گرفتار ہوگا اور وہ سٹوری اسی طرح سے ہوتی ہے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ میں اتحادیوں کو پکڑوں تو پنجاب حکومت ہل جاتی ہے تو میری مجبوری ہے۔ یہ چیئرمین نیب کا بیان on record ہے۔ یہ چیئرمین نیب on record ہے کہ پنجاب حکومت میں اگر اتحادیوں کی طرف میرا نیب جائے تو پنجاب حکومت نہیں رہتی اور اگر مرکز کی طرف جائے تو مرکز نہیں رہتا۔ یہ ایک انٹرویو پاکستان کے اندر اس احتساب کو ننگا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ارشد ملک کی ایک وڈیو آتی ہے جس کے اوپر پاکستان کی عدلیہ بھی متحرک ہوتی ہے اور اس کے اوپر نئے نئے زاویے نکالے جاتے ہیں لیکن ایک وڈیو چیئرمین نیب کی آتی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ میں جب احتساب کرتا ہوں تو سر سے پاؤں تک کرتا ہوں۔ جس پر کوئی ازخود نوٹس نہیں ہوتا اور اس کے اوپر کوئی زاویہ نہیں نکالا جاتا۔ یہ ہے اس ملک کے اندر احتساب کی کہانی اور یہ جو یک طرفہ احتساب ہے اس کے قیدی اس ہاؤس کے گرفتار ممبران ہیں یعنی وہ اس کے قیدی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی آواز، جناب آصف علی زرداری کی آواز، محترمہ فریال تالپور کی آواز، جناب شاہد خاقان عباسی کی آواز اور میں کہہ دوں کہ جب آپ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو آپ کے دور میں بھی ایک شخص جس کا نام رانا ثناء اللہ تھا، کو جس انداز میں گرفتار کر کے رکھا گیا جو کہ بعد میں صوبے کا وزیر قانون رہا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! صرف آخری بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔۔۔(شور و غل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چوہدری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمیں جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: چوہدری ظہیر الدین! آپ ابھی بیٹھ جائیں بات نہ کریں آپ کو پورا موقع دیں گے آپ اُس وقت جواب دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ اور جو نیب کے قابو آیا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اب اس پر بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب میں اس سے آگے جا رہا ہوں اور جو قابو نہیں آیا اُس کو رانا ثناء اللہ بنایا گیا۔ میرا آخری سوال آپ سے نہیں ہے یہ جو فرنٹ میں منسٹرز بیٹھے ہیں میں کہتا ہوں کہ وقت بدلتا رہتا ہے اور رانا ثناء اللہ انشاء اللہ تعالیٰ دوبارہ آئے گا تو مجھے بتائیں یہ پاکستان کی سیاست کی کیا روایت ہو گی کہ اُن پر تو منشیات کا جھوٹا مقدمہ ہے اور ان پر سچے مقدمے بنیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اب سید حسن مرتضیٰ پیپلز پارٹی کی نمائندگی کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج جس issue پر بات ہو رہی ہے وہ انتہائی sensitive issue ہے۔ آج ہمارے ملکی حالات بھی تقاضا کرتے ہیں کہ ہم سب میں ہم آہنگی ہونی چاہئے لیکن جب بھی بات ہوتی ہے تو حکومتی روّیہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ ہاؤس کا ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ اپوزیشن کو بات کرنے کا حق ہے، ہم اپنے اپنے حلقوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں اور اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، ہمیں بات کرنے کا برابر حق ہے اگر ہم غلط بات کر رہے ہیں تو اپنی باری پر

حکومت اُس کا جواب دے یہ کوئی مناسب روّیہ نہیں ہے کہ جب ایک طرف سے بات ہو رہی ہو اور اُس میں فقرے بازی ہو رہی ہو، قہقہے لگ رہے ہوں، تمسخر اُڑایا جا رہا ہو یہ مناسب چیز نہیں ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے پہلے دن سے اس قانون سازی میں بھی پہل کی اور آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ جناب سپیکر آپ کا جو ماضی ہے اُس میں آپ کے ساتھ بھی زیادتیاں ہوئی ہیں آپ اُس وقت پروڈکشن آرڈر مانگتے رہے آپ کو نہ دیئے گئے اور آپ نے۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اُدھر سے پنسلیں ماری جا رہی ہیں، انہیں سمجھائیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔

(اس مرحلہ پر ایک معزز ممبر نے ایک چٹ جناب سپیکر کو بھجوائی)

جناب سپیکر: یہ چٹ کس معزز ممبر نے بھیجی ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے بھجوائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے چٹ دی ہے۔ آپ ایک منٹ کے لئے کھڑے ہوں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چٹ آپ نے دی ہے بڑا ہی افسوس ہے اس طرح کی بات لکھتے ہیں؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ چٹ بند کر کے بھیجی تھی۔

جناب سپیکر: یہ بند کر کے بھیجنے والی چِٹ تھی یہ بُری بات ہے۔ میری بات سنیں سارے معزز ممبران کا احترام ایک جیسا ہے چاہے وہ اپوزیشن کے ہیں چاہے وہ گورنمنٹ کے ہیں۔ آپ معذرت کریں آپ نے جو لکھا ہے وہ میں یہاں نہیں سناؤں گا۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت کروں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کا مائیک on کیا جائے۔ جی، آپ معذرت کریں۔ معزز ممبران خاموشی سے ذرا سن لیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے چونکہ آپ کو mention کیا تھا اس لئے میں آپ ہی سے معذرت چاہتا ہوں اگر اس چٹ کی وجہ سے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ معزز ممبران کی عزت میں کوئی کمی آئی ہے تو پھر باقی ممبرز کو بھی چاہئے کہ سب کی ایک جیسی عزت کریں۔

جناب سپیکر: نہیں وہ علیحدہ چیز ہے آپ نے جو لکھا ہے یہ کبھی کسی ممبر نے نہیں لکھا اور کسی کے بارے میں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چونکہ ابھی بات ہو رہی تھی تو اب میں نے آپ سے معذرت کر لی ہے۔

جناب سپیکر: غلط بات ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، Order in the House۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے بہت بڑا دل کیا، ایک تاریخ رقم کی اور اس قانون سازی کو یقینی بنایا اور پھر اُس پر عملدرآمد بھی کیا لیکن پھر اچانک جیسے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان کہہ رہے تھے کہ کہیں سے صدا بلند ہوئی، کہیں سے حکم نامہ آیا کہ یہ پروڈکشن آرڈرز بند کر دیئے جائیں اور اچانک وہ قانون ہوتے ہوئے بھی۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ سپیکر کا اختیار مجروح کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ مجھے بات کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بات سن لیں۔ آپ ایک سیکنڈ کے لئے کھڑے ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے میں بڑی دیر سے برداشت کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ نے اس طرح کیا تو میں آپ کو ہاؤس سے نکال دوں گا۔ اب آپ بیٹھ جائیں اور جب آپ کو کہا جائے گا کہ آپ ان کا جواب دیں تو اُس وقت آپ جواب دے دینا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ لکھتے جائیں جو آپ نے کہنا ہے۔اب آپ بیٹھ جائیں اب آپ نے نہیں بولنا۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پروڈکشن آرڈر کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُس کے حلقے کی حق نمائندگی سلب کرنے کے مترادف ہے کہ اُس کو اگر ایوان میں نہ آنے دیا جائے، بات نہ کرنے دی جائے، اُس کا مؤقف نہ سنا جائے اس سے محرومیاں جنم لیتی ہیں اور جب ہم بات کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سندھ میں یہ زیادتی ہو رہی ہے تو ہمارے یہی بہن بھائی کہتے ہیں کہ آپ سندھ کی بات کیوں کرتے ہیں، سندھ میں سے جا کر کچرا اٹھا لیں، سندھ میں جا کر تھر کو ٹھیک کر لیں۔ ہر کام کا ایک موقع ہوتا ہے، ہر بات کی ایک مناسبت ہوتی ہے اس کے حوالے سے اگر بات ہو تو اس ہاؤس کا کبھی بھی تقدس پامال نہ ہو۔ کسی ممبر کی discrimination ہو اور نہ کسی کے ساتھ زیادتی ہو۔ ہمارے لیڈر جناب آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور کو تین مہینے ہو گئے ہیں ان کے اوپر آج تک کوئی فرد جرم عائد ہوا اور نہ کوئی عدالت میں ریفرنس پیش کیا گیا۔ ہر تاریخ پر جج کہتا ہے کہ ان پر کوئی الزامات ثابت کرو، کوئی فرد جرم عائد کرو، اس کیس کو آگے کیسے بڑھانا ہے۔ جو اربوں کی بات تھی آج وہ ڈیڑھ دو کروڑ پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یہی ثابت ہوا ہے باقی ہم ثابت نہیں کر سکے اور یہ اُس کا بھی ریفرنس نہیں لا سکے۔ انتہائی شرم کی بات ہے کہ سندھ اسمبلی محترمہ فریال تالپور کے پروڈکشن آرڈر جاری کرتی ہے اور ہماری پنجاب حکومت جس نے اغواء برائے تاوان کیا ہوا ہے۔ جن کا مقدمہ سندھ کا ہے، جن کے گواہ اور مدعی سندھ کے ہیں، جائے وقوعہ سندھ کا ہے اُن کو پنجاب کے اندر اڈیالہ جیل میں بند کیا ہوا ہے۔ اڈیالہ جیل کا ماضی گواہ ہے، یہ وہ جڑواں شہر ہے جہاں ہمارے چھوٹے صوبوں کی قیادتوں کے قتل ہوتے رہے ہیں۔ اس شہر کی تاریخ اگر دیکھی جائے تو لیاقت علی خان کو بھی وہیں شہید کیا گیا، ذوالفقار علی بھٹو کو بھی وہیں شہید کیا گیا، محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی وہیں شہید کیا گیا اور آج پھر اسی شہر کی جیل کے اندر جناب آصف علی زرداری

اور محترمہ فریال تالپور کو بند کیا گیا ہے۔ ہم صوبائیت پر یقین نہیں رکھتے، ہم وفاق کی علامت ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اس ملک کے وفاق کو مضبوط بنایا ہے۔ ہم نے اٹھارہویں ترمیم منظور کر کے ان قوتوں کو اقتدار میں داخل ہونے کے راستے بند کئے ہیں۔ ہم نے این ایف سی ایوارڈ سے اس ملک کے وفاق کو مضبوط کیا ہے۔ ہمیں ناکردہ گناہوں کی سزا نہیں ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادتیں میاں محمد نواز شریف، محترمہ مریم نواز، میاں محمد حمزہ شہباز شریف، جناب شاہد خاقان عباسی، رانا ثناء اللہ خان، خواجہ سعد رفیق، خواجہ سلمان رفیق بشمول جناب آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور ان تمام کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ کہنا بجا سمجھتا ہوں کہ وفاقی وزراء اپنے محکموں کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ کسی محکمے میں 40۔ ارب روپے کا خسارہ ہے، کسی محکمے میں 60۔ ارب روپے کا خسارہ ہے ملک کی معیشت ڈوب رہی ہے۔ وہ میڈیا اور اسمبلی میں آکر اپوزیشن کی قیادتوں پر تنقید اور ان کے مقدمات کو discuss کر کے اپنی نوکریاں پکی کروا رہے ہیں۔ وہ اس ملک کو کمزور کر رہے ہیں، اس ملک کی معیشت کو کمزور کر رہے ہیں، اس ملک میں انسانی حقوق، جمہوری حقوق اور سیاسی حقوق کی پامالی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ تمام اسیران جمہوریت کسی بھی کرپشن میں ملوث ہیں اور نہ ان پر کوئی کرپشن ثابت ہوئی ہے لہٰذا ان کو ہاؤس میں آنے کی اجازت دی جائے اور ان کے پروڈکشن آرڈرز جاری کئے جائیں تاکہ وہ یہاں آکر اپنے حلقوں کی نمائندگی کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب ذرا مختصر بات کر لیں۔ جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ o

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ o

جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ سب سے پہلے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آج اس ہاؤس میں جو بات ہو رہی ہے ہم سب کو جو اِس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور جو اُس طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہ سوچنا چاہئے کہ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کا یہ ہاؤس ان کی امیدوں کا مرکز ہے۔ وہ ہماری طرف اپنے معاملات کے حل کے لئے دیکھتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ کم از کم اس وقت ہم ضرور سنجیدگی اختیار کریں۔ آج کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ عوام شدید تکلیف اور اذیت میں ہے، مہنگائی کا جن ان کو قابو کئے ہوئے ہے۔ اگر آج میں ہیلتھ کیئر پر بات کروں تو عالم یہ ہے کہ عوام پر سرکاری ہسپتالوں کے دروازوں کو بند کرنے کی پوری تیاری اللہ کے فضل سے کی ہوئی ہے۔ آج وہ ٹیسٹ جو کبھی سستے ہوا کرتے تھے مہنگے کر دیئے گئے ہیں۔ وہ میڈیسن جو کبھی غریب کی پہنچ میں تھی وہ تین تین مرتبہ مہنگی کر دی گئی۔ آج اس ملک میں وہ پولیو جس کو ڈیڑھ برس پہلے ہماری حکومت دو یا تین کیسز وفاق میں چھوڑ کر گئی تھی آج 62 کیس وفاق کا منہ چڑا رہے ہیں۔ آج اس ہاؤس میں ڈینگی کی بات بار بار ہوئی۔ مجھے شدید تکلیف ہے کہ وہ خواجہ سلمان رفیق جس کی امانت اور دیانت کی قسم میں اور سارا ہاؤس دے سکتا ہے آج اس کو پابند سلاسل کیا ہوا ہے۔ آج اس شخص کو، اس نیک آدمی کو زندان کے پیچھے ڈالا ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ ہم اس بات کا ادراک نہیں کرتے کہ ہم یہاں پر بڑے آرام سے ایک دوسرے پر چور کا نعرہ لگا دیتے ہیں۔ Politician وہ طبقہ ہے جو سب سے زیادہ احتساب کا شکار ہوتا ہے، جو ہر پانچ سال بعد اپنی عوام کے دروازے کو knock کرکے ان سے سوال کرتا ہے اور اپنا احتساب کرواتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایک بڑے سیاسی خاندان سے ہیں آپ سے زیادہ کون اس بات کو جانتا ہے کہ politicians ہی ایک دوسرے کی عزت اچھالتے ہیں۔ آگے ہماری کون سی بہت زیادہ عزت ہے جو ہم ایک دوسرے کی اچھالتے ہیں؟ ہمیں مل کر معاملات کو حل کرنا سیکھنا ہو گا اور ہمیں معاملات کو خوش اسلوبی سے چلانا سیکھنا ہو گا۔ آج اگر کسی سے ڈینگی پر کام نہیں ہو رہا ہے تو

پھر سلمان رفیق کو پروڈکشن آرڈر پر بلائیں اور ان سے تھوڑی سی ٹیوشن لے لیں انشاء اللہ تعالیٰ کام ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج انا کو پیچھے چھوڑیں اور اس صوبے کے لوگوں کی طرف دیکھیں۔ راولپنڈی کے ایم پی اے یہاں بیٹھے ہوں گے، آج جس عورت کی death ہوئی ہے کیا وہ ہمارے سسٹم پر منہ نہیں چڑا رہی ہے؟ آج ہمیں سنجیدگی سے ان معاملات کو دیکھنا چاہئے۔ یہ جو پروڈکشن آرڈر کی بات ہو رہی ہے مجھے سمجھ یہ نہیں آتی کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن جس نے یہاں آکر عوام کی بات کرنی ہے آج ہم اس لئے ان کے پروڈکشن آرڈر نہیں کرتے کہ اس طرح کرنے سے اُن کی رہائی ہو جائے گی؟ ہم تو یہ مانتے ہیں کہ یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے اور اس میں کوئی دورائے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اسے تسلیم کرتا ہوں اور ہر کوئی تسلیم کرے گا۔ یہ کام پہلے ہو جانا چاہئے تھا جو نہیں ہو سکا یہ کریڈٹ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور یہ آپ کی سپیکر شپ کے دور میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آج یقین کریں کہ یہ ہاؤس آپ کی پشت پر کھڑا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا ماشاء اللہ میرے بھائی ہیں، وزیر قانون ہیں اُن سے پوچھیں کہ کوئی بھی شخص جس پر الزام لگتا ہے اور اس کا ٹرائل ہوتا ہے جب تک اس پر الزام ثابت نہ ہو جائے ہم اس کو مجرم نہیں کہہ سکتے۔ کیوں جناب محمد سبطین خان سے زیادتی کی جا رہی ہے؟ وہ مجرم نہیں ہیں ان پر صرف الزام ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر الزام ہے، خواجہ سلمان رفیق پر الزام ہے۔ جب یہ الزام ثابت ہو جائے گا پھر تو بات ہی نہیں رہے گی لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں پروڈکشن آرڈر کو political blackmailing کا ہتھیار بنایا جا رہا ہے؟ یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ اس پنجاب اسمبلی نے آپ کی سپیکر شپ کے اندر پروڈکشن آرڈر کا جو تاریخی فیصلہ کیا تھا اس پر من و عن عمل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں پھر یہ کہوں گا کہ محض الزامات کی بنیاد پر ہمیں کسی شخص کی تضحیک نہیں کرنی چاہئے۔ اگر الزامات ہی کی بات ہے تو پھر مجھے بتائیں کہ کیا ہیلی کاپٹر کے استعمال کا الزام وزیر اعظم پر نہیں ہے، کیا جناب پرویز خٹک پر الزام نہیں ہے، کیا جناب جہانگیر ترین پر الزام

نہیں ہے اور کیا دوسرے لوگوں پر الزام نہیں ہے؟ اگر ہم انگلیاں اٹھانا شروع کریں گے تو پھر بات دور تک جائے گی۔ ہمیں اس بات کو بڑی شائستگی اور بڑے اچھے طریقے سے سمیٹنا چاہئے۔ جیسے آج debate ہو رہی ہے آپ پروڈکشن آرڈر جاری کروائیں ہم بالکل آپ کا ساتھ دیں گے۔ آپ پروڈکشن آرڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے جاری کروائیں، جناب محمد سبطین خان کے جاری کروائیں اور خواجہ سلمان رفیق کے جاری کروائیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہاں جو ڈینگی کی بات ہوئی ہے تو اس وقت ڈینگی پر خوف کی فضا پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ جب ڈینگی آیا تھا تو سری لنکن ہمیں اپنا سبق پڑھانے آئے تھے اور یقین کریں کہ جب دو برس کے بعد ہم سری لنکا گئے تو انہوں نے کہا کہ پہلے ہم آئے تھے آپ کو سبق پڑھانے اور اب ہم آپ سے سبق سیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اس پر کیسے کام کیا تھا تو آج ہمیں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی انا کے خول سے باہر نکلیں، کوئی شخص کسی چیز کا چیمپئین نہیں ہوتا اور ہر شخص کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو آئیں سیکھیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم سیکھانے کے لئے تیار ہیں، ہم پڑھانے کو تیار ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم چلانے کو بھی تیار ہیں۔ شکریہ

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے کہ نماز کا وقفہ کرنے سے پہلے آپ ان کی ساری باتوں کا جواب دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، جی!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے آپ کبھی بات کرنے نہیں دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! speeches تو کافی ہو گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں speech نہیں کرنے لگا بلکہ میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا! جے گل کرلاں تاں مارو گے تو نیں، آج کل یہی کہا جاتا ہے اور جیسے صلاح الدین نے کہا تھا کہ مارو گے تو نہیں۔۔۔

میں تو اس بات پے خاموش ہوں کہ تماشا نہ بنے
اور تو سمجھتا ہے کہ مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

جناب سپیکر! آپ کی absence میں یہاں پر نہ صرف میرے ساتھ بلکہ پورے پاکستان کی minorities کے ساتھ اس طرح کا تمسخر اور ایسی باتیں کی گئیں، آپ ادھر نہیں تھے، آپ سے جناب محمد بشارت راجا بات کرتے رہے لیکن آپ سے بات نہ ہو سکی۔ میں بھی ان کے پاس گیا، آج پھر ہمارا ایک لڑکا یہاں پر جس طرح صلاح الدین کو مارا ہے اسی طرح عامر مسیح کو مارا ہے اور جب وہ مر گیا تو اس کے منہ میں پیشاب کیا گیا۔ آج اس حوالے سے میرا توجہ دلاؤ نوٹس نہیں آنے دیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ میری bad luck ہے یا کسی اور کی good luck ہے۔ مجھے نہیں پتا یہ luck ہے یا کیا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں بالکل خاموش رہنا چاہتا ہوں کہ ہم already پاکستان minorities کے لوگ پاکستان کے بازو اور بدن ہیں۔ ہم سب کشمیر پر ایک دوسرے کے ساتھ ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں لیکن خدا کے لئے ان کو سمجھائیں کہ یہ minorities کے ساتھ اس طرح کی زیادتی نہ کریں اس کا Internationally بڑا negative impact جاتا ہے اور یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کون کون سے لوگ پھر باہر کیا لکھتے ہیں اور میرے پاس وہ سارا کچھ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک humble submission کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو پروڈکشن آرڈر کی بات بہت ہو گئی، آپ نے جو حکم کیا وہ میرے لئے سر تسلیم خم ہے لیکن میں نے کافی دنوں سے عامر مسیح کا توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا اور پولیس نے ثابت کیا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ یہ ان کے گھر گئے، انہوں نے وہاں پر بیان بھی دیا کہ پنجاب پولیس نے واقعی ظلم کیا ہے اور میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لیکن ہم minorities کو بولنے کے لئے، مجھے نہیں پتا کہ what is the mysterious mystery اس میں کیا پُر اسرار راز ہے کہ مجھے کیوں نہیں بولنے دیا جاتا یا ہماری minorities کے باقی نمائندوں کو لیکن میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اس بات کے ساتھ کہ:

نویں کہانی لے کے آیا جیہڑا وی دن چڑھیا
اج اونہے اپنا کیتا میرے متھے مڑھیا
تے بلی وچ کپاہ دے وڑ گئی سارے رولا پاندے او
اودا وی کچھ کرلو جہیڑا سور کمادے وڑیا

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں گے کہ ہوا کیا تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! تھانہ شمالی چھاؤنی عامر مسیح کو 2 تاریخ کو پولیس نے مارا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جب منسٹر صاحب گئے تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بندے ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے، ایک توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا کہ ایک بندہ گرفتار ہے اور باقی ابھی نہیں ہوئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا کیا ہوا تھا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! عامر مسیح کو تھانہ شمالی چھاؤنی میں ایک گمنام درخواست پر گرفتار کیا گیا اور پھر اس پر اس طرح کا تشدد کیا گیا even then اس کے بعد اس کی CCTV videos بھی آئی ہیں جس میں اس کو جب پولیس والے ہسپتال لے گئے تو وہاں اس سے کھڑا نہیں ہوا جارہا تھا تو اس پر وہاں بھی تشدد کیا گیا لیکن اس کے بعد پولیس اس کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ہم وہاں خود گئے ہیں بلکہ جب تک اس کو دفنایا نہیں گیا میں ان کے گھر رہا

ہوں۔اس کے بعد گورنر پنجاب بھی میرے ساتھ ان کے گھر گئے ہیں اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا واقعہ تھا۔۔۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب اور آپ بھی گئے تو پھر ایکشن کیا ہوا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! ایکشن یہ ہوا کہ ایس ایس پی انوسٹی گیشن کو معطل کر دیا گیا، ایس ایچ او کو گرفتار کر لیا گیا، اس کے باقی ساتھیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، کچھ فرار ہیں اور جنہوں نے عدالت سے bail کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اب آئی جی صاحب خود کہتے تھے کہ میں اس کا مدعی ہوں کیونکہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق اس پر تشدد ثابت ہو چکا ہے باقی جو محکمانہ کارروائی ہے، وزیر اعلیٰ اور گورنر صاحب نے خود کہا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ ساری بات تو بتا رہے ہیں۔ اب آپ کی کیا ڈیمانڈ ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ایک ملزم گرفتار ہوا ہے اور پانچ ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں، جس میں ایک انسپکٹر ہے، چار کانسٹیبل ہیں اور ان کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔

جناب سپیکر: جی، ایک تو یہ ہو گیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! دوسرا منسٹر صاحب صرف مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا اس مرے ہوئے کے منہ میں پیشاب کیا گیا یا نہیں؟ ورنہ میں ثابت کر دوں گا۔ Even گورنر صاحب نے بھی ان کو pressurize کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہم بات کر رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وہ بات بعد کی کر رہے ہیں، یہ بعد میں گئے ہیں اور ہم سارے واقعے میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہے ہیں، ان کی بیوہ کے ساتھ رہے ہیں۔ دیکھیں! ایک واقعہ ہو گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا! ابھی اس کی انوسٹی گیشن چل رہی ہے اس کا کیا بنا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جب میں بات کروں گا تو اس کا بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔ ہم اس کو follow کریں گے آپ بے فکر ہو جائیں۔ جناب محمد بشارت راجا! اب آپ ذرا دوسرے issue کے ساتھ اس کا بھی جواب دے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ بات شروع ہوئی تھی پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے لیکن معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈینگی کی بات بھی کی، صوبے کو پولیس اسٹیٹ بنانے کی بھی بات کی اور اس کے علاوہ انہوں نے بہت ساری باتیں کیں تو میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک ڈینگی کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ ابھی جب ہم آپ کے چیمبر میں موجود تھے تو میری منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے بات ہوئی اور چونکہ میرا تعلق راولپنڈی سے ہے میں نے ان کی خدمت میں یہ عرض کی کہ وہاں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہاں پر مزید بیڈز کی ضرورت ہے۔ یہ میرا خیال ہے کہ راولپنڈی کے تین چار دورے کر چکی ہیں اور خود سارے معاملات کو دیکھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! لیکن میں ایک راولپنڈی کا فرد ہونے کے ناتے اور یہاں راولپنڈی کے سارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پچھلے دس سالوں کے دوران راولپنڈی کے ہسپتالوں پر توجہ دی جاتی تو آج وہاں پر ہمارے ہسپتالوں میں ایک بیڈ پر تین تین مریض نہ ہوتے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری گزارش آپ سن لیں۔ راولپنڈی کے عوام کو 90۔ارب روپے کی میٹرو دے دی گئی۔ میٹرو ہماری ضرورت نہیں تھی، ہماری ضرورت صحت کی سہولتیں ہیں، ہماری ضرورت تعلیم ہے اور ہماری ضرورت پینے کا صاف پانی ہے، اس کو چھوڑ کر ان کی ترجیحات جو تھیں

کہ انہوں نے ہمیں میٹرو دے دی اور آج ہسپتالوں میں ایک بیڈ پر ہمارے تین تین مریض پڑے ہوئے ہیں۔ اب کیا کریں، اب گورنمنٹ کو وہ facilities improve کرنے کے لئے وقت لگے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کاش! آپ کی حکومت فیصلے کرتے وقت عوام کی ترجیحات کا احساس کرتی اور محض خوشنودی کے لئے ایسے منصوبے نہ بناتی جو فوٹو میں نظر آجائیں لیکن در حقیقت ان کا عوام کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! یہاں کہا گیا کہ پنجاب کو پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ ابھی معزز ممبر نے آپ کے سامنے ایک واقعہ کی نشاندہی کی جس کا بینارٹیز کے ہمارے متعلقہ منسٹر نے جواب دیا۔ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا کہ ایس پی کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے اور متعلقہ پولیس والے گرفتار ہو چکے ہیں۔ ساہیوال کا واقعہ ہوا آج اس واقعہ کے سارے ذمہ دار جیلوں میں ہیں اور trial face کر رہے ہیں۔ ابھی خانپور کا recent واقعہ ہوا ہے اس میں ڈی پی او سے لے کر سب انسپکٹر تک تمام معطل ہو چکے ہیں، ان کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں، وہ گرفتار ہو چکے ہیں اور trial face کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا کے لئے میں آپ سے ایک سوال کر سکتا ہوں کہ ماڈل ٹاؤن میں 14 لوگ مرے تھے وہ کوئی کیڑے مکوڑے نہیں تھے بلکہ انسان تھے۔ اس میں سیاست کی کوئی بات نہیں ہے، کیا اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ انسانوں کو قتل کیا گیا ہے؟ کیا اس وقت پولیس والوں کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا جا سکتا تھا، کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے اگر آج کا وزیر اعلیٰ اپنے پولیس افسروں کو گرفتار کروا سکتا ہے، ان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو کیا امر مانع تھا کہ وہ اپنے پولیس افسروں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ احساس کی بات ہوتی ہے، اگر انسان کے اندر احساس ہو تو پھر تو ایسے فیصلے کرتا ہے اگر احساس نہ ہو تو پھر وہ ایسے فیصلے نہیں کر سکتا میرے بھائی سردار اویس احمد خان لغاری تشریف لے جا چکے ہیں انہوں نے کہا کہ ڈیرہ غازی خان میں کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ میرے بھائی! آپ تشریف لے جا چکے ہو لیکن آپ تاریخ کو نہیں بدل سکتے، وہی ڈیرہ غازی خان جس میں سے صدر پاکستان رہے، جس میں سے وزیر اعلیٰ بھی رہے، جس میں سے گورنر بھی

رہے لیکن وہاں ایک کارڈیک سنٹر نہیں بنا سکے۔ آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر کارڈیک سنٹر بنایا ہے، آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر یونیورسٹی دی ہے، آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا سسٹم قائم کیا ہے اور وہاں پر اربوں روپے کی لاگت سے میگا پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں۔ یہ بات ہے احساس کی، اگر سردار اویس احمد لغاری موجود ہوتے تو میں ان سے پوچھتا کہ اس وقت کیا امر مانع تھا؟

رانا محمد اقبال خان: سردار اویس احمد خان لغاری نماز پڑھنے گئے ہیں ابھی آجاتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کی جگہ آپ جواب دے دیں کہ کیا امر مانع تھا کہ اس وقت اربوں روپے کے پراجیکٹس ادھر نہیں دیئے۔ کیا ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کا یونیورسٹی کا حق نہیں تھا؟ اس وقت یہ حق نہیں دیا گیا لیکن آج وہ حق دیا گیا ہے۔ یہ کس نے دیا ہے؟ بجائے اس کے آپ اس شخص کی تعریف کریں آپ کہے رہے ہیں کہ وہاں کوڑے کے ڈھیر ہیں انشاءاللہ تعالیٰ کوڑے کے ڈھیر صاف ہوں گے اور دیگر کوڑا بھی وہاں سے صاف ہو کر رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان یہاں سے تشریف لے جاچکے ہیں انہوں نے نیب کے حوالے سے کہا کہ عجب کہانی ہے نیب کی۔ میرے بھائی! یہ عجب کہانی شروع کس نے کی تھی؟ جناب عمران خان نے شروع کی تھی، نہ ہی جناب عثمان احمد خان بُزدار نے شروع کی تھی۔ نیب کے چیئرمین کس نے لگائے تھے، جناب قمر زمان کس نے لگایا تھا اور پھر نیب کے موجودہ چیئرمین کس نے لگائے؟ ان کی حکومت نے لگائے تھے، یہ آپ کے لگائے ہوئے ہیں ہمارے لگائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ آپ نے لگائے ہیں۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ ہن بھگتو۔ پھر جب آپ کے پلو میں پڑ گئی ہے تو تھوڑا سا برداشت سے کام لو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت تنقید ہوتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف جیل میں ہیں، بالکل جیل میں ہیں لیکن جیل میں بھیجے کس نے اور مقدمہ کس نے قائم کیا تھا؟ جناب عمران خان اس وقت حکومت میں تھے اور نہ ہی جناب عثمان احمد خان بُزدار حکومت میں تھے۔ وہ مقدمہ تو جناب آصف علی زرداری نے قائم کیا تھا۔ نیب کے چیئرمین انہوں نے خود

لگائے، نیب کے قوانین خود بنائے، نیب کی عدالتیں خود قائم کیں، ایک دوسرے کے خلاف مقدمے خود قائم کئے اور مورد الزام پی ٹی آئی کو ٹھہرائیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنا کیا دھرا ہے، آپ بتائیں کہ جب میاں محمد نواز شریف کو سزا ہوئی اس وقت وزیر اعظم کون تھا اور کیا جناب شاہد خاقان عباسی بعد میں وزیر اعظم نہیں بنے؟ پورا ایک سال ان کی گورنمنٹ رہی ہے اگر میاں محمد نواز شریف کو غلط نااہل قرار دیا گیا تھا تو کیا جناب خاقان عباسی کے پاس اتنی جرأت نہیں تھی، اتنا اختیار نہیں تھا کہ وہ انکوائری بدل دیتے؟ آپ نااہلی کے ایک سال بعد تک حکومت میں رہے اور آپ میں اتنی اہلیت نہیں تھی کہ آپ نیب کے قوانین کو اٹھا کر تبدیل کر سکتے۔ خدا کے لئے اپنی نااہلیاں دوسروں کے کھاتے میں مت ڈالیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پروڈکشن آرڈر آپ کا صوابدیدی اختیار ہے۔ میرے پاس رولز کی کتاب پڑی ہے اس میں لفظ "May" لکھا ہوا ہے، میرا کوئی بھی دوست اسے پڑھ سکتا ہے۔ اگر اس میں "Shall" کا لفظ ہوتا تو آپ پابند تھے لیکن اس میں "May" کا لفظ ہے اور یہ آپ کی صوابدید ہے۔ آج جب اپوزیشن کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی تو آپ نے یہ فرمایا کہ ہم اس معاملے کو دیکھیں گے اور آپ نے مجھے بھی حکم دیا کہ میں اپنی پارلیمانی پارٹی میں وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لاؤں اور ہم آپس میں discuss کر کے ایک consensus develop کریں اور اس معاملے کے حل کے لئے اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے حکم کے مطابق میں وزیر اعلیٰ سے اور اپنی پارلیمانی پارٹی سے بھی بات کروں گا اور consensus develop کرنے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہو گی ہر حالت میں اس ہاؤس کا تقدس بحال رہنا چاہئے۔ اس وقت ہمارے جو بھی دوست جیلوں میں ہیں ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کے حوالے سے ایک consensus کے ساتھ پالیسی سامنے لائی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تک آپ نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے اپنی powers exercise کی ہیں وہ آپ نے across the board کی ہیں۔ اگر آپ پروڈکشن آرڈر جاری کر رہے تھے تو اپوزیشن کے لئے بھی کر رہے تھے اور اگر کوئی حکومتی بنچز سے جیل میں تھا تو اس کے متعلق بھی آرڈر جاری کر رہے تھے۔ اب اگر نہیں کر رہے تو

پھر بھی across the board کر رہے ہیں یہاں آپ قطعی طور پر کسی ایک فریق کو victimize نہیں کر رہے۔ اگر نہیں کر رہے تو سب کے نہیں کر رہے۔ ہمارے بھائی جناب محمد سبطین خان جیل میں ہیں جب وہ اجلاس میں نہیں آتے تو ہمیں دُکھ ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا صوابدیدی اختیار ہے۔ ہم آپ سے request کر سکتے ہیں، ہم اپنے طور پر consensus develop کر کے آپ کے پاس حاضر ہوں گے اور آپ سے گزارش کریں گے کہ یہ پارٹی کا فیصلہ ہے آپ مہربانی کر کے اسے آگے لے کر چلیں۔ اگر مثال کے طور پر دومنٹ کے لئے فرض کر لیتے ہیں کہ consensus develop نہیں ہوتا تو اختیار آپ کے پاس ہے Custodian of the House آپ ہیں، آپ ہی کا یہ صوابدیدی اختیار ہے جو آپ کا حکم ہوگا گورنمنٹ کو قابل قبول ہوگا لیکن میں صرف اتنی وضاحت ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس میں کسی کی بدنیتی شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس میں consensus develop کیا جائے اور مل جل کر اس ہاؤس کو چلایا جائے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بھی جس طرح میرے بھائیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنا بھرپور کردار ادا کروں گا، اپنی جماعت کے تمام ممبران سے request کروں گا، وزیر اعلیٰ سے بھی request کریں گے کہ ہمیں ایک positive policy آپ کے سامنے لے کر آنی چاہئے۔ اس کے بعد جو فیصلہ آپ کریں گے ہمیں قابل قبول ہوگا۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر 7 بج کر 10 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں کارروائی سے پہلے تمام ممبران خواتین و حضرات کے لئے ایک اعلان کر رہا ہوں۔ پرسوں یعنی بدھ مورخہ 18۔ ستمبر 2019 کو کنونشن سنٹر اسلام آباد میں صبح ساڑھے نو بجے کشمیر کے حوالے سے ایک نیشنل پارلیمنٹری کانفرنس ہو رہی ہے جس میں تمام ممبران کو دعوت دی جا رہی ہے اور خاص طور پر پنجاب کی کشمیر کمیٹی جس میں اپوزیشن اور حکومت کی بھی نمائندگی ہے وہ بھی جا رہے ہیں۔اس کانفرنس میں یہاں سے delegation کو جناب ڈپٹی سپیکر lead کریں گے۔ چیئرمین سینیٹ جناب محمد صادق سنجرانی نے آپ سب کو invite کیا ہے تاکہ اس میں سب کی شمولیت ہو لہٰذا اُس دن مورخہ 18۔ ستمبر 2019 کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو گا اور 19۔ ستمبر 2019 کو سہ پہر 3:00 بجے ہو گا۔ ہم نے کل کا اجلاس 11:30 بجے رکھا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ وقفہ سوالات سے پہلے Ordinances lay کر لیں۔

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Ordinance 2019.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی وقفہ سوالات تو کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ lay کر لیں اس کے بعد وقفہ سوالات ہی take up کریں گے۔

MR SPEAKER: The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں کیونکہ پہلے میں نے پڑھنا شروع کیا تھا۔ جی، وزیر قانون!

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! پہلے کورم تو پورا کیا جائے۔

آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource with the direction to submit its report within two months.

کورم کی نشاندہی

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے تو کارروائی کیسے چل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 40 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بُروز منگل مورخہ 17۔ستمبر 2019 صبح 11 بج کر 30 منٹ تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 17- ستمبر 2019

(یوم الثلاثۃ، 17- محرم الحرام 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

1. The Punjab Prohibition o f Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal Ice Bill 2019

MS SEEMABIA TAHIR: to move that leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019.

MS SEEMABIA TAHIR: to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019.

2. The Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019

MS MUSSARAT JAMSHED: to move that leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

MS MUSSARAT JAMSHED: to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

46

3. **THE PUNJAB RESTRICTION ON MANUFACTURE, SALE, USE AND IMPORT OF POLYTHENE BAGS BILL 2019**

MS SHAMIM AFTAB: to move that leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

MS SHAMIM AFTAB: to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

حصہ دوم
(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)
(مورخہ 23۔ اپریل 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

2۔ جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

3۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

47

(موجودہ قراردادیں)

1۔ محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکیٹڈ دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکنگ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایاجات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایمبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

3۔ جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے ابھی تک زمینداروں کو گنے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، انہیں فوری ادائیگی کا پابند کیا جائے۔

4۔ محترمہ ربیعہ نصرت: اس ایوان کی رائے ہے کہ واٹر پلانٹس کی صفائی کا مستقل انتظام کیا جائے تاکہ آلودہ پانی پینے کی وجہ سے لوگوں کو موذی امراض سے بچایا جاسکے اور اربوں کی لاگت سے لگائے گئے واٹر پلانٹس کو محفوظ بنایا جاسکے۔

5۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: صوبہ پنجاب کے تمام سکولز میں مارننگ اسمبلی کا اہتمام کیا جاتا تھا جو سکیورٹی صورتحال کے پیش نظر بند کر دیا گیا تھا، اب پاکستان کے سکیورٹی اداروں کی انتھک محنت سے الحمدللہ پاکستان پُرامن ملک ہے اور دہشت گردی پر مکمل طور پر قابو پایا جاچکا ہے لہٰذا اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری و پرائیویٹ سکولز میں مارننگ اسمبلی کے سلسلہ کو فی الفور بحال کیا جائے اور اس میں قومی ترانہ پڑھنا لازمی قرار دیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کے دلوں میں قومی یکجہتی اور وطن سے محبت کے جذبات کو فروغ دیا جاسکے۔

49

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

منگل، 17۔ستمبر 2019

(یوم الثلاثہ، 17۔محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 41 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

فَاذۡكُرُوۡنِىۡٓ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ
بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ
الۡخَـوۡفِ وَالۡجُـوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾

سورة البَقَرَة 152تا156

سو تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور میرے احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا(152) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے(154) اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو صبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو(155) ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر

جناب شہزاد قمر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر!پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب شہزاد قمر کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں وفات پاگئی تھیں تو ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرلی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پنجاب اسمبلی کے فوٹوگرافر جناب شہزاد قمر
کی والدہ مرحومہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود وبیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!یہ تحاریک ہیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ہونی ہے:

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

" سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ بابت

"The issue of cost of ongoing schemes of 2007-08 escalated manifold due to unnecessary and criminal delay by the previous Government

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment motion No. 156/2019 moved by Ms Zainab Umair, MPA W-323

کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صحافی حضرات کے معاملات کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1022 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1082 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1083 بھی رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1090 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! On her behalf

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! محترمہ خود آئی ہوئی ہیں۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1093 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور میں ریسکیو 1122 کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***1093: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سہولت کب سے میسر ہے؟

(ب) اس ضلع میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز ہیں؟

(ج) ان ایمبولینسز میں ایمر جنسی کے لئے کون کون سی ادویات موجود ہوتی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں زندگی بچانے والی ادویات میں کمی کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز میں ضروریات کے مطابق مزید جدید ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا حکومت ریسکیو 1122 کی سروس کو یونین کونسل تک لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سروس 22۔ اکتوبر 2009 سے میسر ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں 26 ایمبولینسز فراہم کی گئی ہیں۔

(ج)

Angised (0.5mg), 25 percent Dextrose Water (20ml), Injection Diclofenac Sodium Dexametasone, Dimenhydrinate (50mg/ml) (4mg/ml), Povi-iodine Solution 10 percent (450ml), Polimyxin B Sulphate Skin Ointment with Lignocaine, Paracetamol, Lingnocaine Gel 2 percnet (15mg & 20mg), Captropil 25mg, Ringer Lactate 500ml, Normal Saline 500/1000ml, Pheniramine Maleate(25mg). One pratropium bromide (20ml), Asprine (300mg)

وغیرہ شامل ہیں۔

(د) یہ درست نہیں ہے کہ ان ادویات میں کوئی کمی کی گئی ہے۔

(ہ) موجودہ ادویات کی فہرست بنیادی ایمر جنسی میڈیکل ٹیکنیشن کی مہارت کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دی گئی ہے۔ تاہم مستقبل میں حکومت (اس فہرست کو سروس) کا دائرہ کار تمام تحصیلوں میں پھیلانے کے بعد ایڈوانس لیول پر لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(و) حکومت ریسکیو 1122 کی سروس یونین کونسل تک لانے کا ارادہ نہیں رکھتی چونکہ اس سطح پر ہمیشہ ایمر جنسی سروس کی بجائے مقامی لوگوں پر مشتمل تربیت یافتہ کمیونٹی ایمر جنسی رسپانس ٹیم پنجاب ایمر جنسی ایکٹ 2006 سیکشن 5(g) کے مطابق تشکیل دی جاتی ہے جو لوگوں کو حادثات کی صورت میں ابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہے اور یہی طریق کار بین الاقوامی طور پر اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے حکو مت نے ضلع راجن پور کی تمام یونین کونسلز میں ریسکیو 1122 کی کمیونٹی ایمر جنسی رسپانس ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں جو کہ مختلف حادثات، مذہبی تہوار اور دیگر اجتماعات کے دوران ریسکیو 1122 کے ساتھ اپنی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال کا جز (الف) ہے ضلع راجن پور کو ریسکیو 1122 کی سہولت کب سے میسر ہے تو اس کا جواب آ گیا ہے ایمبولینسز کے بارے میں پوچھا گیا تھا اُس کا جواب بھی آ گیا ہے کہ 26 ایمبولینسز فراہم کی گئی تو میں یہ سوال وزیر موصوف سے کرنا چاہوں گی کہ یہ جو ایمبولینسز ہیں یہ آپ کے دور میں 1122 سروس شروع ہوئی یہ آپ کا no doubt بہت بڑا کارنامہ ہے کہ وہ جو ایمبولینسز ہیں وہ اب تک update نہیں کی گئیں۔ وہ گاڑیاں اتنی پرانی ہیں کہ وہ mostly خراب رہتی ہیں تو منسٹر صاحب مجھے یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیا اُن ایمبولینسز کی جگہ نئی ایمبولینسز خریدنا چاہتے ہیں یا وہی پرانی گاڑیاں جو اکثر خراب کھڑی رہتی ہیں اُن کو اُسی حالت میں یہ چلاتے رہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ محترمہ کی جو observations ہیں یہ درست ہیں کہ ریسکیو1122 کی گاڑیاں بہت پرانی ہو چکی ہیں۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے تقریباً10 سال سے1122 کو وہ priority نہیں دی گئی جو آپ کے دور میں دی گئی تھی۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ deliberate کوشش کی جارہی تھی اس سروس کو ختم کرنے کی طرف لے جایا جارہا تھا۔ اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی اس سلسلے میں میٹنگ ہوئی ڈی جی ریسکیو آپ کو مل کر گئے ہیں اور آپ نے کچھ احکامات بھی جاری کئے ہیں۔ انشاءاللہ اُن کی روشنی میں ہم اس کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہے ہیں اور گورنمنٹ باقاعدہ ایک comprehensive پالیسی لے کر آرہی ہے تاکہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کی revamping کریں، نئی مشینری بھی لیں، نئی گاڑیاں بھی لیں اور نئی ایمرجنسی سروسز establish کرنے کے لئے بھی اقدامات کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات درست ہے جب سے یہ حکومت آئی ہے اسی کوشش میں ہے کیونکہ دس سال میں جو ہوا اس پر مجھے بڑا دُکھ ہوا اور ہم نے کل اس کو review کیا تھا جناب محمد بشارت راجا بھی ساتھ تھے ڈی جی ریسکیو1122 بھی ساتھ تھے کیونکہ وہ اُس وقت سے ہیں جب ہم نے ریسکیو سروس بنائی تھی۔ اس میں ایک تو گاڑیاں پرانی ہیں اور دوسرا اُس کے اندر صحیح equipment بھی نہیں ہیں اور میں نے اُن کو بتایا تھا کہ جو ہمارے دور میں گاڑی سات سے گیارہ منٹ میں آتی تھی اب پچیس، پچیس منٹ تک بھی نہیں آرہی کیونکہ گاڑیاں نہیں ہیں اس کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں تھی تو اب انشاءاللہ بجٹ میں فنڈز بھی رکھے گئے ہیں اور اس کے لئے specially وزیراعلیٰ سے میں نے بھی بات کی اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی بات کی اور یہ ویسے بھی ثواب کا کام ہے آپ اس کو اپ گریڈ کریں اور جو کمی ہے وہ پوری کریں یہ کل سے ہی انشاءاللہ کام شروع ہوا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! آپ یہاں تشریف فرما ہیں میں ایک بہت اہم بات کرنا چاہوں گی وزیر موصوف بھی موجود ہیں کہ ریسکیو 1122 کا آج تک service structure ہی نہیں بنایا گیا جو بھرتی ہوتا ہے وہ جتنے سال رہتا ہے اُس کو نہ کسی قسم کی انشورنش، نہ کوئی سکیورٹی اور نہ کوئی service structure ہے کہ جو ملازم جس سکیل میں بھرتی ہوتا ہے وہ ریٹائرڈ بھی اُسی سکیل میں ہوتا ہے تو کیا گورنمنٹ اس کا کوئی structure service بنانے کا اردہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں اور میں محترمہ سے اتفاق کرتا ہوں کہ پچھلے دس سال سے اس ڈیپارٹمنٹ میں کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: وزیر قانون اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس میں کوئی service structure نہیں بنایا گیا حتیٰ کہ سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ جو اس سروس کا انچارج ڈائریکٹر جنرل ہے اُس کا service structure ابھی تک نہیں بنا ہوا یہ ہم نے نہیں بنانا تھا ہمیں تو آئے ہوئے ایک سال ہوا ہے ہم نے کام شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کے سوال کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ service structure بھی بنے گا اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سروس کو بحال بھی کیا جائے گا۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: پہلی priority محترمہ کی ہے جنہوں نے یہ سوال کیا ہے۔ ان کے بعد آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے سروس کے حوالے سے پوچھا تھا کہ کیا گورنمنٹ اس سروس کو تمام تحصیلوں میں پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ جی، ہاں تمام تحصیلوں میں اس سروس کو پھیلانے کے بعد ایڈوانس لیول پر لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ سوال کروں لیکن اس کا جواب تقریباً آ ہی گیا

ہے کہ اب فنڈز بھی رکھے گئے ہیں اور میں انشاءاللہ تعالیٰ امید کرتی ہوں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور جو پسماندہ ترین ضلع ہے اس کو priority basis پر نئی ایمبولینسز بھی فراہم کی جائیں گی اور وہاں پر نئے سنٹرز بھی بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا کہ پچھلے دس سال میں اس سروس کو بند کرنے یا تباہ کرنے کی کوشش کی گئی میں ان کی معلومات کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ تحصیل لیول اور سب تحصیل لیول اور ٹاؤن کمیٹی لیول میں مختلف جگہوں پر ریسکیو 1122 سنٹرز بنے ہیں اور یہ جو کہتے ہیں کہ اس سروس کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے انہیں کہیں کہ آپ کے دور میں جو سنٹر بنے تھے اور اُس کے بعد کتنے نئے سنٹرز بنے ہیں ایک ایک تحصیل میں دو دو سنٹرز بنائے گئے ہیں service structure جب یہ ادارہ بن رہا تھا اُس وقت انہوں نے بنانا تھا وہ اگر دس سال ہم نہیں بنا سکے وہ غلطی ہے لیکن ہم نے اس کی extension نہیں روکی یہ بالکل غلط بات ہے یہ یوٹرن کے ماسٹر ہیں آپ نے پروڈکشن آرڈر میں اتنا اچھا کمال کیا کہ ہم آپ کے جدی پشتی مخالف ہونے کے باوجود آپ کو مبارکباد دیتے تھے۔ انہوں نے اُس کا یوٹرن مار کے آپ کے کریڈٹ کو کم کرنے کی کوشش کی ہے ریسکیو 1122 کے جو ڈی جی وغیرہ آرہے ہیں یہ جو اس ادارے کا حال کرنے والے ہیں یہ میں آپ کو چھ ماہ بعد بتاؤں گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر میرے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ سوال حکومتی بنچز کی طرف سے نہیں آیا یہ سوال میں نے نہیں کیا یہ سوال اپوزیشن کی طرف سے آیا ہے اور اس سروس پر عدم اعتماد کا اظہار اپوزیشن کی طرف سے کیا جارہا ہے اگر اپوزیشن کی معزز ممبر خود مطمئن نہیں ہیں تو کون سی دس سال میں آپ کی کارکردگی تھی کہ وہ معزز ممبر آپ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! وزیر قانون ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں ریسکیو 1122 سروس سے متعلقہ تفصیلات

*1119: **جناب گلریز افضل گوندل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری کب دی گئی تھی؟

(ب) اب تک اس کا کتنا کام مکمل کر لیا گیا ہے، اگر کام مکمل نہیں ہوا تو کب تک اس کو مکمل کیا جائے گا؟

(ج) کام کے مکمل نہ کرنے کا ذمہ دار کون ہے اس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تحصیل بھیرہ (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی منظوری 21۔ جولائی 2016 کو ہوئی۔

(ب) محکمہ تعمیرات کے مطابق عمارت کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ تعمیراتی کام 30۔ دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) تعمیراتی کام کو مکمل کرنے کا ذمہ دار محکمہ تعمیرات ہے جس کے مطابق کام کو 30۔ دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب گلریز افضل گوندل: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کا جواب دیا ہے کہ 90 فیصد اس کا کام مکمل ہو چکا ہے اور جو بقیہ کام ہے 30۔ دسمبر 2019 تک مکمل کر لیا جائے گا اور اُس کی جو تمام ذمہ داری ہے وہ محکمہ تعمیرات کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا سوال ہے کہ کام پچھلے سات آٹھ ماہ سے بند پڑا ہے اور وہ تحصیل ایک مستطیل شکل کی ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا یہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ فنڈز کی وجہ سے کام بند تھا۔ کل جب میں نے سوال کی بریفنگ لی تو ہم نے باقاعدہ ڈی جی ریسکیو 1122 کو یہ ہدایت جاری کی ہے کہ اس سنٹر پر کام مکمل کیا جائے اور اس کو اسی مالی سال کے اندر مکمل کر کے چالو کیا جائے۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اسی سوال کے جواب کے جز (د) میں یہ بھی کہا ہے اور اب پھر وہی بات آتی ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے۔

جناب سپیکر! میں دس سال کی بات نہیں کرتا میں کئی سال کہہ دیتا ہوں کہ کئی سالوں سے اس میں بھرتی نہیں کی گئی یہ پہلی بار ہو رہا ہے کہ موجودہ حکومت بھرتی کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بھرتی کرنے کے بعد یہ تمام سنٹرز جو اس وقت تک چالو نہیں ہو سکے ان کو باقاعدہ functional کیا جائے گا اور سٹاف بھی بھرتی کیا جا رہا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! چونکہ تحصیل بھیرہ میرا حلقہ بنتا ہے۔ وزیر صاحب نے اس وقت بھی بڑی مہربانی کی تھی جب میں نے دو مرتبہ questions put up کئے تھے انہوں نے کام شروع کروا دیا تھا اب میں اُسی سوال کو آگے لے کر چلتا ہوں کیونکہ ابھی تک سٹاف کی بھرتیوں کا کسی بھی اخبار میں کوئی اشتہار نہیں دیا گیا ہے۔ اگر یہ 30۔ دسمبر 2019 میں اس کو انشاء اللہ مکمل کرتے ہیں تو پھر یہ سٹاف کی کیسے بھرتی کریں گے انہوں نے اس کا کوئی طریق کار سوچا ہے براہ مہربانی ہاؤس کو بتا دیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ process شروع ہو چکا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے سمری move کی تھی جو Standing Committee on Legislative Business کے پاس آئی اور ہم نے clear کر کے کیبنٹ کے پاس بھیج دی ہے۔ جیسے ہی کیبنٹ approval دے گی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو تین ماہ میں بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا اور جیسا کہ میں نے commit کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں اس کو functional کیا جائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! kindly یہ ensure کر دیں کہ جب یہ ان کی کیبنٹ میں آ جائے تو as early as possible اس کو فائنل کر دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے 30۔ دسمبر 2019 کی deadline دی ہے، جب میرے حلقہ بھیرہ کا 1122 مکمل ہو جائے تو اس وقت تک سٹاف آ جائے تا کہ یہ functional ہو سکے۔ شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل! آپ کی کمیٹی کی طرف سے توسیع کی تحریک آئی ہے آپ اس کو پیش کر دیں۔

مسودہ قانون پنجاب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارمز 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Medical Teaching Institution Reforms Bill 2019

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! ان کا سوال pending کر دیا جائے وہ بیمار ہیں۔

جناب سپیکر: کل تو وہ ٹھیک ٹھاک تھے اور ادھر بیٹھے ہوئے تھے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! بیماری اور موت کا کوئی پتا نہیں لگتا۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کا نمبر پڑھ دیں۔

میاں عبدالرؤف جناب سپیکر! سوال نمبر 1160 ہے اور اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 1160 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: تھانہ کہنہ میں فروری 2016 میں اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***1161: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ کہنہ خانیوال میں یکم فروری 2016 تا 28۔ فروری 2016 زیر دفعہ 302 ت۔ پ اور 149 ت، پ کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے، ان مقدمہ جات کے نمبر اور نامزد ملزمان کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات کے ملزمان مفرور ہیں یا پولیس ان کو گرفتار نہیں کر رہی ہے؟

(ج) ان مقدمہ جات کے تفتیشی افسران کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ملزمان گرفتار نہ کرنے پر کن کن پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

(ہ) کیا ڈی پی او خانیوال ان مقدمہ جات کے مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ کہ تھانہ کہنہ خانیوال میں از مورخہ 01.02.16 تا 28.02.16 تک زیر دفعہ 302/149 ت، پ کے تحت درج شدہ مقدمات کی بابت ریکارڈ چیک کیا گیا ہے، بمطابق ریکارڈ تھانہ کہنہ خانیوال میں اس عرصہ کے دوران جرائم مذکورہ کا کوئی مقدمہ درج نہ ہے لہٰذا سوال ہذا کی بابت جواب nil تصور کیا جائے۔

(ب) Nil

(ج) Nil

(د) Nil

(ہ) Nil

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ اس کا جواب پڑھ کر ذرا ہاؤس کو سنا دیں پھر اس کے بعد میں ضمنی سوال کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے خود ہی کہا کہ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے تو پڑھ لیا ہے میں ہاؤس کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس کو چھوڑیں اب سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ خانیوال میں یکم فروری 2016 تا 28۔ فروری 2016 زیر دفعہ 302 ت،پ اور 149 ت،پ کے تحت کتنے مقدمہ جات درج ہوئے؟

جناب سپیکر! جس کے جواب میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل میں یہ کہا گیا ہے کہ اس عرصہ کے دوران جرائم مذکورہ کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ میں آپ کی توسط سے وزیر قانون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ تسلی کر کے بتا دیں کہ آیا کہ کوئی مقدمہ درج ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ سوال پرانا pending چلا آ رہا تھا میں خود اس کے جواب سے مطمئن نہیں تھا۔ کل جب میں نے اس سوال کی بریفنگ لی تو پھر میں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا اور جو اس وقت مجھے latest report دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ 302 کا کوئی مقدمہ نہیں ہے جبکہ جرم 149 کے تحت اس عرصہ میں ایک مقدمہ جس کا نمبر 16-02-15،17 بجرم 148, 149, 506, 337 تھانہ کہنہ عبدالجبار جاوید فجری کی مدعیت میں درج ہوا جس میں تین کس ملزمان مرشد علی، ساجد علی اور ماجد علی کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کیا گیا۔ چالان مکمل برائے سماعت عدالت میں بھجوایا جا چکا ہے اور یہ اس کی latest position ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کو pending کر لیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس کا latest اور confirm جواب دے رہا ہوں اور اگر اس میں کوئی irregularity یا غلطی ہے تو پھر معزز ممبر point out کریں انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب حال یہ ہے کہ وزیر قانون کے نیچے سوالوں کے جواب آ رہے ہیں لیکن وزیر قانون خود مطمئن نہیں ہیں۔ آپ اندازہ کر لیں اس چیز کا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کو چھوڑیں اور اصل issue پر آجائیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب مجھے یہ بتائیں کہ اگر ہم اس ہاؤس میں آپ کے سامنے نہیں روئیں گے تو پھر یہ رونا ہم کہاں پر جا کر روئیں؟

جناب سپیکر: اگر اس سے متعلقہ آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پاس بالکل اس کی انفارمیشن ہے اور کوئی بھی معزز ممبر جب اسمبلی کے floor پر سوال اٹھاتا ہے تو وہ بغیر انفارمیشن کے نہیں اٹھا سکتا۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس کو بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے پاس ایک ایف آئی آر موجود ہے۔ یہ اسی تھانہ میں درج ہوئی ہے، اسی تھانہ کے اندر قتل ہوا ہے، وہاں پر ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے اور وہ ایک سال بعد درج کی گئی۔ ظلم کی بات یہ ہے کہ وہاں پر جو 302 کے بندے تھے ان کو پکڑا گیا اور بعد میں چھوڑ دیا گیا۔

جناب سپیکر! یہاں پر وزیر قانون on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی ایف آئی آر ہی درج نہیں ہوئی۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں یا محکمہ جھوٹ بول رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایف آئی آر کا نمبر ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بالکل میرے پاس ایف آئی آر کا نمبر موجود ہے اور یہ مقدمہ 302ت پ، 148ت پ، 149ت پ کے تحت درج ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ صرف مقدمہ نمبر اور تاریخ بتا دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مقدمہ نمبر 306 ہے اور اس کی تاریخ 2016-02-21 ہے اس کی ایف آئی آر ایک سال بعد درج کی گئی۔

جناب سپیکر: 2016 میں تو آپ کی حکومت تھی تو کیا مقدمے اس طرح درج ہوتے رہے ہیں؟

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات حکومت کی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، وزیر قانون! آپ اس کا پتا کرا دیں۔ بے شک یہ اُس دور کا ہے اور اس سے قطع نظر کہ انہوں نے اُس وقت کچھ نہیں کیا لیکن ایک جرم ہوا ہے اگر اُس وقت کچھ نہیں ہوا تو اِس دور میں ان کی دادرسی ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں تھا پھر میں نے باقاعدہ محکمہ سے بریفنگ لی پھر میں مطمئن ہوا تو میں نے جواب دیا ہے۔ اگر سوال دیکھیں تو یہ تقریباً 27 دن کا ایک پیریڈ بنتا ہے جس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس پیریڈ کے بارے میں بتایا کہ کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا ہے لیکن اس کے باوجود اگر معزز ممبر کے پاس کوئی انفارمیشن ہے، اس دوران کوئی واقعہ ہوا تو اجلاس کے بعد میں ان کے ساتھ بیٹھوں گا۔ نہ صرف یہ کہ متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی بلکہ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کو باقاعدہ suspend کیا جائے گا اور اس کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اصل بات تو پھر گول ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: گول نہیں ہوئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو اندر کی بات ہے وہ بھی کر لیں اور جو گول ہے وہ بھی کر لیں۔ مقصد تو یہ ہے کہ ان کی داد رسی ہو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری جو بات تھی وہ یہ تھی کہ وہاں جو ملزمان کو گرفتار کیا گیا ان کو چھوڑ دیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ان details پر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پھر ایسا کریں کہ یہ سوال pending کر دیں جب اس کا فیصلہ ہو گا تو وہ ہاؤس کو بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ یہ سوال pending کرنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ آپ کی اصل spirit ان لوگوں کی داد رسی ہونی چاہئے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے کہ آپ انہیں مل کر بتا دیں۔ وہ صرف داد رسی نہیں ہو گی بلکہ جنہوں نے یہ غلط کام ہے ان کو suspend بھی کریں گے۔ انہوں نے on the floor of the House کہا ہے آپ انہیں مل لیں۔ ان کا فائدہ یا بھلا کرنا ہے تو پھر اس طرح کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد بشارت راجا مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

The Punjab Land Revenue amendment Bill 2019. (Bill No. 17 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب وزیر قانون مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں

"مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1193 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*1193: **چودھری افتخار حسین:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کی سہولت کب سے میسر ہے؟

(ب) اس تحصیل میں ریسکیو 1122 کی کل کتنی ایمبولینسز شہریوں کو سہولیات فراہم کر رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کا سنٹر ابھی تک فنکشنل نہ ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 عملہ اور دیگر سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 کا ریسکیو سٹیشن زیر تعمیر ہے اور ریسکیو 1122 کی سہولت ابھی میسر نہیں ہے۔

(ب) تحصیل شاہ پور (سرگودھا) میں ریسکیو 1122 ایمبولینس پچھلے دو سال سے خریدی نہ جا سکیں ہیں تاہم عارضی Patient Transfer Service کی ایک ایمبولینس عوام کو سہولت فراہم کر رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کا سٹیشن ابھی تک فنکشنل نہیں ہوا ہے کیونکہ محکمہ تعمیرات نے تعمیراتی کام مکمل نہیں کیا ہے جو کہ تقریباً تین ماہ کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔

(د) تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 کے سٹاف کی بھرتی کا عمل تیزی سے جاری ہے جسے تقریباً ایک ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! تحصیل شاہ پور میں ریسکیو 1122 کی سہولت میسر نہ ہے، وہاں عمارت بن چکی ہے اور تین سال سے عمارت مکمل ہے لیکن اس میں کوئی سہولت موجود نہیں ہے، کوئی ایمبولینس نہیں اور کچھ بھی نہیں ہے تو بتایا جائے کہ اسے کیسے چلایا جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم ان کے سٹاف کے لئے بھی کام کر رہے ہیں سٹاف بھی بھرتی کیا جائے گا، انشاءاللہ تعالیٰ نئی گاڑیاں بھی خریدیں گے اور اس سٹیشن کو functional بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ نئی گاڑیاں بھی خریدیں گے اور سٹاف کے لئے اشتہار بھی دے رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! میرا تعلق تحصیل ساہیوال ڈسٹرکٹ سرگودھا سے ہے۔ 1122 کی بلڈنگ وہاں پر تیار ہے لیکن ابھی تک کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات صحیح ہے، ساری تحصیلوں کا یہی حال ہے۔ کل وہی بات ہوئی تھی کہ فوری طور پر اشتہار بھی دیں، بھرتی بھی کریں اور ان کو چالو کریں۔

جناب غلام علی اصغر خان لاہڑی: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1221 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1230 جناب محمد وارث شاد کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔

(اذان ظہر)

جناب منان خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب منان خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب محمد وارث شاد کا سوال نمبر 1230 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جناب محمد وارث شاد کا سوال dispose of ہو گیا ہے۔ یہ چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا جو سوال ہے اسی پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! چلیں، میں اگلا سوال کر لیتا ہوں، اگر چودھری اشرف علی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات اور اس کے گرد و نواح میں منشیات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

***1243: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات اور اس کے گرد و نواح میں چرس، شراب، ہیروئن اور آئس نشہ کا مکروہ و گھناؤنا دھندہ سرعام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مکروہ و گھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بُری طرح ناکام ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ضلع گجرات اور اس کے گردونواح میں چرس، شراب، ہیروئین اور آئس نشہ کا مکروہ گھناؤنا دھندہ سرعام ہو رہا ہے۔ بلکہ منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ مزید برآں منشیات کے مقدمات کی تفتیش کے لئے ایک سپیشل Narcotics Investigation Unit سرکل کی سطح پر قائم ہو چکا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع گجرات میں منشیات کے خلاف سال 2018 میں 942 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 4.848 کلو گرام ہیروئین، 344.559 کلو گرام چرس، 7424 بوتل شراب اور 710 لیٹر لہن برآمد کی گئی جبکہ سال 2019 میں اب تک 278 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے جن میں 5.865 کلو گرام ہیروئین، 74.579 کلو گرام چرس، 4253 بوتل شراب اور 765 لیٹر لہن برآمد کی گئی۔

علاوہ ازیں منشیات کے رجحان کو روکنے کے لئے سکول، کالجز اور یونیورسٹی وغیرہ کے سربراہان سے سپیشل میٹنگز کی جاتی ہیں اور سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ نوجوان نسل کو منشیات جیسی لعنت سے محفوظ رکھا جا سکے۔

(ج) ضلع گجرات میں منشیات فروشوں کے خلاف پہلے سے ہی سخت قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اور تمام دستیاب ذرائع بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں تھانہ کی سطح پر مؤثر گشت کے ذریعے بھی ایسے عناصر کے خلاف گھیرا تنگ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں اس میں نارووال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں وہاں پر شاہ غریب پولیس سٹیشن ہے۔ یہ ہر بات پر دس سال لے جاتے ہیں کہ دس سال میں یہ ہوا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دس سال پر امن گزرے تھے اور کوئی ڈکیتی چوری نہیں ہوتی تھی۔ میں ابھی آپ کو ایف آئی آر نمبر بتادیتا ہوں۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سوال نمبر 1243 جو ہے یہ specifically گجرات سے متعلق ہے، منشیات کے حوالے سے ہے کہ وہاں پر پولیس نے کیا کارروائی کی ہے؟ نارووال سے متعلق میرے پاس جواب نہیں ہو گا کیونکہ آپ نارووال سے متعلق fresh question کریں اور میں جواب دے دوں گا۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں لاءاینڈ آرڈر پر بات کرتا ہوں۔۔۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ لاءاینڈ آرڈر سے متعلق general discussion میں بات کر لیں لیکن یہ سوال specific گجرات سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1303 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال 1305 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ تھانہ مرادپورہ میں جون 2018 تا جنوری 2019 تک مختلف وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

***1390: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ چھ ماہ میں مورخہ یکم جون 2018 سے لے کر 22۔ جنوری 2019 تک ڈکیتی، راہزنی قتل اور اغواء کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ تمام ملزمان کے نام و پتا کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کتنے ملزمان کو اشتہاری قرار دیا گیا کتنے ملزمان کے چالان کئے گئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تھانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ میں جون 2018 تا 22۔ جنوری 2019 تک ڈکیتی کی کل چار وارداتیں ہوئیں جن پر چار مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ راہزنی کی کل پندرہ وارداتیں ہوئیں۔ جن پر پندرہ مقدمات درج ہوئے جن میں اٹھارہ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا۔ قتل کے کل دو مقدمات درج ہوئے جن میں پانچ کس ملزمان کو نامزد کیا گیا اور گیارہ کس اشخاص اغواء ہوئے جس پر گیارہ مقدمات درج ہوئے جن میں 17 کس ملزمان نامزد کئے گئے۔ نامزد ملزمان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا ہیڈز میں 49 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ایک کس ملزم کو اشتہاری کروایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ بتا دیں گے کہ اس عرصہ میں ڈکیتی اور راہزنی کے جو واقعات ہوئے ہیں اس میں ریکوری کتنی ہوئی ہے اور کتنے لوگوں کو ریکوری واپس ملی ہے؟ مزید کیا وزیر قانون مطمئن ہیں کہ یہ جو ڈکیتی کے متعلق پولیس نے تفصیل دی ہے کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا اور میں نے جو جواب میں عرض کیا ہے اس سے ہٹ کر جو اس وقت تک مقدمات درج ہوئے، جتنی recoveries ہوئیں۔ یہ باقاعدہ details میں ایوان کی میز پر رکھ رہا ہوں اور معزز ممبر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہ کافی لمبی details ہے وہ پڑھی نہیں جا سکتی۔ اگر کوئی confusion ہو تو میں انشاءاللہ تعالیٰ حاضر ہوں اور میں اس کی آگے explain کر دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا last question کہ آپ کو جو ڈکیتی کے متعلق پولیس نے جواب دیا ہے تو کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو اس معزز ایوان میں سوال کیا جاتا ہے اس کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ ذمہ داری کے ساتھ دیا جاتا ہے اور اگر اس میں کہیں کوئی غیر ذمہ دارانہ بات ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یا جواب دینے والے کی طرف سے آئی تو باقاعدہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہے وہ میں عرض کر رہا ہوں اور میں اس بات کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے غلط جواب دیا تو اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے جناب محمد بشارت راجا سے عرض ہے کہ یہ نوٹ فرمالیں کہ کیس ایف آئی آر نمبر 695 اور اس کی تاریخ 04-12-2018 ہے جو اس سوال سے related ہے۔ آپ کے اس جواب میں کسی جگہ ان ملزمان کا ذکر ہے اور نہ ان کے متعلق ذکر ہے کہ ان کا کیا ہوا ہے اور کیس کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرے پاس لسٹ ہے اور میں یہ ابھی معزز ممبر کو فراہم کر دیتا ہوں اگر اس کے متعلق اس لسٹ میں ذکر نہیں ہے تو پھر میں اس حوالے سے fresh انفارمیشن لے کر آپ کو مطمئن کر دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے اس لسٹ کو چیک کیا ہے اور یہ اس میں نہیں ہے اسی لئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ آپ بھی اس لسٹ کو چیک کر لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں آفیشل گیلری میں ایڈیشنل آئی جی پولیس تشریف فرما ہیں اور انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔ میں اس حوالے سے معزز ممبر کو پوری انفارمیشن دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس سے متعلقہ تفصیلات

*1022: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس دوبارہ بحال کر دیئے ہیں؟

(ب) موجودہ حکومت کی جانب سے کتنے لوگوں کو ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے ہیں ان کی مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر اسلحہ لائسنسوں کے اجراء پر 2013 سے پابندی عائد ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ داخلہ پنجاب نے بمطابق ریکارڈ کسی بھی شخص کو ممنوعہ بور کا اسلحہ لائسنس جاری نہیں کیا۔

ضلع سیالکوٹ میں 2018 میں قتل وڈکیتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1082: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2018 ضلع سیالکوٹ میں قتل وڈکیتی کے کتنے واقعات ہوئے؟

(ب) کیا ان وارداتوں کے مقدمات درج کرکے ملزمان کو گرفتار کر کے چالان کیا گیا؟

(ج) کتنے مقدمات زیر تفتیش ہیں کیا برآمدگی ہوئی ہے اور کتنے مقدمات کے چالان کئے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سال 2018 ضلع سیالکوٹ میں قتل کے 160 اور ڈکیتی کے 36 واقعات ہوئے ہیں۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں قتل کے 160 واقعات اور ڈکیتی کے 36 مقدمات درج کئے گئے اور قتل کے مقدمات میں 164 ملزمان کو چالان کیا گیا جبکہ ڈکیتی کے 70 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان کیا گیا ہے۔

(ج) ضلع سیالکوٹ میں مقدمات قتل میں سے 22 مقدمات زیر تفتیش ہیں جبکہ ڈکیتی کے چھ مقدمات زیر تفتیش ہیں اور ڈکیتی کے مقدمات میں -/26345000 روپے کی برآمدگی ہوئی ہے۔ مقدمات قتل میں 105 مقدمات کا چالان عدالت میں بھجوایا جاچکا ہے جبکہ ڈکیتی میں بیس مقدمات کا چالان عدالت میں بھجوایا جاچکا ہے۔

فرانزک سائنس لیبارٹری میں

بیرون ملک ٹریننگ یافتہ افسران واہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*1083: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فرانزک سائنس لیبارٹری لاہور کے کتنے ملازمین بیرون ملک سے ٹریننگ کر کے آئے ہیں؟

(ب) ان کی ٹریننگ پر کتنا خرچہ آیا؟

(ج) کیا تربیت حاصل کرنے والے ملازمین ابھی تک لیبارٹری میں ملازمت کر رہے ہیں یا چھوڑ کر جاچکے ہیں؟

(د) جو تربیت یافتہ ملازمین ابھی تک ملازمت میں ہیں ان کے نام وپتا سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جب پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا وجود عمل میں آیا تو ابتدائی بھرتی کئے جانے والے ملازمین کو بیرون ملک سے ٹریننگ کروائی گئی کیونکہ پاکستان میں فرانزک سائنس کا concept ہی نہیں تھا۔ اس وجہ سے پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور کے 32 ملازمین (فرانزک سائنٹسٹ) کو مالی سال 10-2009 میں امریکہ سے تربیت کروائی گئی ہے۔

(ب) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور کے 32 ملازمین نے جو ٹریننگ امریکہ سے حاصل کی اس پر کل خرچہ 86.860 ملین روپے ہے

(ج) بیرون ملک تربیت حاصل کرنے والے 32 ملازمین میں سے 16 ملازمین اس وقت بھی پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ بقیہ ملازمین پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کا حصہ نہیں ہیں۔

(د) بیرون ملک سے تربیت یافتہ ملازمین جو اس وقت بھی پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کے نام و پتا کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ سے جرائم میں کمی سے متعلقہ تفصیلات

***1090: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے شروع ہونے سے اب تک جرائم میں کتنی کمی آئی؟

(ب) سال 19-2018 میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس میں سے کتنا استعمال ہوا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی:

ادارہ ہذا کے پاس ایسا کوئی ریکارڈ میسر نہ ہے جو کہ معزز ایوان میں پیش کیا جا سکے۔ جس سے معزز ایوان کو جرائم کی روک تھام میں کمی کے تناسب کا درست علم ہو سکے۔ ادارہ ہذا قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے بطور مددگار، معاون اور سہولت کار کے طور پر بنایا گیا ہے، جس کا واضح ثبوت اس ایوان ہذا سے منظور اور جاری شدہ قانون پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی ایکٹ 2016 ہے۔ ادارہ ہذا اپنے کارہائے منصبی اور خدمات انتہائی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہا ہے جس سے نہ صرف عوام الناس بلکہ معزز ایوان بھی بخوبی واقف ہے جس کا منہ بولتا ثبوت لاہور میں ٹریفک کی مسلسل روانی اور لوگوں کا ٹریفک قوانین کی سختی سے پابندی اور پاسداری ہے۔ مختلف جائزوں میں کئی اداروں اور تنظیموں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ادارہ ہذا میں موجود جدید کیمروں کی مدد سے نہ صرف سرراہ جرائم کی تعداد

میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے بلکہ دہشت گردی میں مطلوب اور مشکوک افراد کی نشاندہی اور کامیاب گرفتاری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔ ہم معزز ایوان کو یہ بتاتے ہوئے بہت فخر محسوس کر رہے ہیں کہ ادارہ ہذا نہ صرف ٹریفک کے قوانین کی پاسداری بلکہ قانون سے مفرور ملزمان، گھر سے لاپتہ افراد اور جرائم میں استعمال اور چوری شدہ گاڑیوں کی نشاندہی کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کر رہا ہے اور لاتعداد مقدمات میں جدید آلات اور کیمرہ جات کی مدد سے واضح شہادت فراہم کر چکا ہے جو کہ جرائم میں صحیح اور واقعی مجرم کی نشاندہی میں معاون اور مددگار رہا ہے کیونکہ تنظیم ہذا نئی بنی ہے اس لئے تاحال یہ بتانا ممکن نہیں کہ مکمل جرائم میں کس حد تک کمی واقع ہوئی ہے تاہم سٹی پولیس اس بارے میں بہتر تجزیہ فراہم کر سکتی ہے۔ ادارہ ہذا میں 15 کی کل کالز سال 2017 میں 3,539,198 موصول ہوئیں جبکہ 2018 میں اب تک موصول ہونے والی کالز کی تعداد 3,801,513 جن میں سے 2017 میں 309,269 اور 2018 میں 384,330 کالز کو متعلقہ محکموں کو بابت کارروائی بھیجا گیا۔ لوگوں کا اس ادارہ کی طرف رجوع اس بات کی عکاسی ہے کہ لوگ اس ادارہ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی مشکلات پر بروقت قابو پانے کے لئے 15 پر کال کرتے ہیں جس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

دنیا میں جہاں بھی سیف سٹیز طرز کے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ان شہروں میں ابتدائی سالوں میں جرائم میں کمی دیکھنے میں آتی ہے، ادارہ ہذا پُرعزم ہے کہ آنے والے سالوں میں نہ صرف لاہور بلکہ دیگر شہروں میں بھی اللہ کی مدد عوامی حکومت کی راہنمائی اور تعاون سے اس پراجیکٹ کے باعث جرائم میں خاطر خواہ کمی دیکھی جائے گی تاہم جس وقت تک ایف آئی آر کا اندراج یقینی نہیں بنایا جاتا حتمی طور پر کمی کی بابت یقینی رائے دینا ممکن نہیں ہوگا۔

مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

لاہور میں لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے شروع ہونے سے کرائم میں کافی کمی آئی ہے۔ کیونکہ لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی طرف سے شاہراہوں پر لگائے گئے کیمرہ جات کی مدد سے ملزمان کی فوٹیج حاصل ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے ملزمان کو پکڑنے میں کافی مدد مل جاتی ہے۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی روک تھام کے لئے کافی مفید پراجیکٹ ہے جرائم کی روک تھام کے لئے اس پراجیکٹ سے استفادہ کیا جارہا ہے جس سے جرائم کی روک تھام اور مقدمات کی سراغ براری میں کافی مدد مل رہی ہے جس سے ناقابل شناخت ملزمان کی شناخت ممکن ہو پائی ہے اور دوران واردات استعمال ہونے والی وہیکلز کی شناخت کرنا اور ان میں سوار ملزمان کی شناخت میں کافی مدد مل رہی ہے نیز ان کی نمبر پلیٹس کی مدد سے ملزمان کو ٹریس کرنا ممکن ہو پایا ہے جس سے سنگین نوعیت کے مقدمات کو ٹریس کرنے میں کافی کامیابیاں مل رہی ہیں۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کی مدد لیتے ہوئے ڈویژن ہذا میں سال 2018 میں کل بائیس مقدمات ٹریس کر کے یکسو کئے گئے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے متعلق ہے، برائے کارروائی دفتر سٹی اتھارٹی قربان لائن بھجوایا جائے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے جرائم میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے مزید جرائم میں کمی کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جارہی ہے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

لاہور سیف سٹی پراجیکٹ شروع ہونے سے جرائم میں کمی واقع ہو رہی ہے نیز لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے کیمرہ جات سے استفادہ کرتے ہوئے جرائم پیشہ افراد کی نشاندہی اور وقوعہ جات کی تصدیق وغیرہ کی جارہی ہے۔

(ب) مالی سال 2018 سے 2019 میں پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے لئے 306 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 102 ملین روپے جاری کئے گئے۔

لاہور PPIC3 سنٹر کو 3000 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 997 ملین روپے جاری کئے گئے۔

قصور: سیف سٹی اتھارٹی کے کیمروں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1221: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے سیف سٹی اتھارٹی کیمرے نصب کر رہی ہے؟

(ب) یہ کیمرے کہاں کہاں نصب کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کتنے کیمرے کس کس رینج / کمپنی / ماڈل کے نصب کئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں اس کام کے لئے جگہ جگہ کھدائی کروائی ہوئی ہے اور شہر کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے؟

(ہ) حکومت / محکمہ یہ کام کب تک مکمل کرے گا اور جو کھدائی کروائی گئی ہے وہ کب تک بہتر ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کے تدارک، روک تھام، ٹریفک کی بہتر نگرانی اور تسلسل کے لئے سیف سٹیز اتھارٹی کیمرے نصب کر رہی ہے۔ پراجیکٹ کا آغاز 2018 میں ہوا تھا۔

(ب) سیف سٹیز کی طرف سے قصور شہر کی اہم سرکاری و نیم سرکاری عمارات، شاہراہوں، چوراہوں، شہر کے داخلی و خارجی راستوں اور دیگر اہم مقامات پر کیمرہ جات نصب کئے جا رہے ہیں۔

(ج) قصور شہر میں کل 116 مقامات پر تقریباً 450 کیمرے نصب کئے جا رہے ہیں جو کہ لاہور شہر میں نصب شدہ کیمرہ جات کی طرز اور معیار کے ہیں۔

(د) جی، یہ درست نہیں ہے۔ کیمروں کے کھمبے اور فائبر کی تار کی تنصیب کے لئے کھدائی ضرور کی جاتی ہے جو کام کی تکمیل کے بعد دوبارہ پہلے کی سی حالت میں ٹھیک کر دی جاتی ہے اور اس کام میں بالکل کوتاہی نہیں کی جاتی۔

(ہ) سیف سٹی پراجیکٹ قصور کے تحت، قصور سٹی کا تقریباً98فیصد کام مکمل کیا جاچکا ہے۔ تمام قسم کی کھدائی اور شہر کے اندر تعمیراتی کام آخری مراحل میں ہے۔بقیہ کام ہنگامی بنیادوں پر جاری ہے جو کہ قلیل عرصہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

خوشاب:پی پی۔84میں ریسکیو کے دفتر کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1230:**جناب محمد وارث شاد:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی۔84خوشاب میں ریسکیو 1122 کا دفتر کا کام مکمل ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز محکمہ اس کا کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ان کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

محکمہ تعمیرات کے مطابق پی پی۔84 خوشاب (نورپور تھل)میں ریسکیو1122کی بلڈنگ کا تعمیراتی کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جبکہ باقی ماندہ کام محکمہ تعمیرات کے مطابق تقریباًدوماہ کے اندر مکمل کرلیا جائے گا۔

ضلع ساہیوال:کمیر میونسپل کمیٹی میں1122کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1303: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال2016-17میں ریسکیو1122کمیر کاPC-1بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کی منظوری محکمہ داخلہ کی ڈیپارٹمنٹل سب کمیٹی (DDSC)نے مورخہ 20.02.2017 کو دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ DDSCنے مذکورہ منصوبہ کو ADP 2017-18 میں شامل کیا تھا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 17۔2016 میں ریسکیو 1122 کمیر کا PC-I بنایا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ کی منظوری محکمہ داخلہ نے DDSC میٹنگ مورخہ 2017۔02۔20 کو دی۔

(ج) جی ہاں! DDSC نے اپنی میٹنگ مورخہ 2017۔02۔20 میں مذکورہ منصوبہ کو سال 18۔2017 ADP میں شامل کرنے کا کہا۔

(د) محکمہ داخلہ نے ریسکیو 1122 کمیر کو مجوزہ سال 20۔2019 ADP میں شامل کیا جس کی حتمی منظوری محکمہ منصوبہ بندی سے درکار ہے اور اس کے بعد منصوبہ پر کام شروع کرنے کے دو سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

ساہیوال میں پٹرولنگ چیک پوسٹ پر عملہ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***1305: جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں کس کس جگہ پر پٹرولنگ چیک پوسٹ قائم ہیں ان کے انچارج کون ہیں اور ہر چیک پوسٹ پر کتنا عملہ تعینات ہے ان کے عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال تا 111/9-L, 117/9-L,124/9-L, 123/9-L, 112/9-L, 116/9-L, 78/5-L,72/4-R, 80/5-R, 81/5-R, 80/5-R, 78/5-R, 79/5-R, 80/5-L, 122/9-L, 81/5-L, 119/5-L اور 188/9-L عارف والا روڈ اور پاکپتن روڈ پر پٹرولنگ چیک پوسٹ نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت تمام سڑکوں اور چکوک کی حدود میں، چیک پوسٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل گیارہ پوسٹس آپریشنل ہیں اور ایک پوسٹ ابھی تعمیر ہونے والی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) PHP کی گاڑیاں صرف مین روڈ پر گشت کرتی ہیں، مین روڈ کے دونوں اطراف 220 فٹ کا ایریا PHP کے دائرکار میں آتا ہے۔ ساہیوال عارف والا روڈ پر PHP پوسٹ EB/34 کمیر بمقام نزد چک نمبر EB/34 واقع ہے۔ اس بیٹ میں متعلقہ PHP چیک پوسٹ کی گاڑیاں گشت کرتی ہیں۔ چک نمبر L-9/118 اور L-9/119 برلب سڑک ہیں جہاں PHP کی پٹرولنگ ہوتی ہے جبکہ باقی ذیل چکوک کا فاصلہ مین روڈ سے ذیل ہے:

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا PHP پوسٹ EB/34 (ساہیوال عارف والا روڈ) سے کتنے کلومیٹر دور واقع ہے
1۔	116/9-L	دو کلومیٹر
2۔	122/9-L	تین کلومیٹر
3۔	123/9-L	تین کلومیٹر
4۔	124/9-L	چار کلومیٹر
5۔	117/9-L	چار کلومیٹر

(ii) ساہیوال پاکپتن روڈ پر PHP پوسٹ L-9/92 بمقام بائی پاس واقع ہے، چک نمبر L-9/11 اور L-5/8 برلب سڑک واقع ہے جہاں پر PHP کی پٹرولنگ ہوتی ہے جبکہ باقی چکوک ہائی وے سے مندرجہ ذیل فاصلہ پر واقع ہے:۔

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا PHP پوسٹ 92/9-L (ساہیوال پاکپتن روڈ) سے کتنے کلومیٹر سے دور واقع ہے
1	112/9-L	دو کلومیٹر
2	79/5-L	دو کلومیٹر

(iii) PHP پوسٹ 45/5-L بونگہ حیات روڈ پر واقع ہے جس کے بیٹ ایریا میں ذیل چکوک ہائے واقع ہے جن کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام چکوک	بیٹ ایریا 92/9-L (ساہیوال پاکپتن روڈ) سے کتنے کلومیٹر سے دور واقع ہے
1۔	80/5-L	تین کلومیٹر
2۔	81/5-L	پانچ کلومیٹر

(iv) ذیل چکوک ہائے کسی PHP پوسٹ یا اس کے بیٹ ایریا کے نزدیک نہ ہیں اور اڈا یوسف والا واقع جی ٹی روڈ کے نزدیک واقع ہیں۔

نمبر شمار	نام چکوک
1۔	81/5-R
2۔	80/5-R
3۔	72/5-R
4۔	78/5-R

(ج) چیچہ وطنی روڈ پر واقع چک نمبر 176/9-L کے قریب PHP Post کی تعمیر حکومتی منصوبہ میں شامل ہے اس منصوبہ کو جلد ہی APD میں شامل کیا جائے گا۔

تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کی از سر نو تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1457: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کا کچھ حصہ اورنج ٹرین کی وجہ سے گرا دیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کرائے کی بلڈنگ لے کر وہاں منتقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) تھانہ کسی اور جگہ منتقل ہونے کی وجہ سے بلڈنگ کا بقایا حصہ ویران پڑا ہے؟

(د) تھانہ ہذا کی پرانی بلڈنگ خالی ہونے کی وجہ سے نشئیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت تھانہ کی دوبارہ تعمیر کرنے اور اس میں تھانے کا عملہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ تھانہ باغبانپورہ کی بلڈنگ کو اورنج ٹرین کی وجہ سے گرادیا گیا ہے۔

(ب) اب تھانہ کرایہ کی بلڈنگ میں منتقل ہے۔

(ج) تھانہ کرایہ کی بلڈنگ پر منتقل ہونے کی وجہ سے سرکاری بلڈنگ کا بقایا حصہ ویران پڑا ہے۔

(د) تھانہ کی پرانی بلڈنگ میں سرکاری ریکارڈ پڑا ہے جس وجہ سے دن رات ڈیوٹی پر دو کانسٹیبلان لگائے گئے ہیں۔

(ہ) اگر تھانہ کی بلڈنگ مکمل درست حالت میں تعمیر ہو جائے تو عملہ تھانہ کا تعینات رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور میں سیف سٹی کیمروں اور ان کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*1501: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت لاہور میں سیف سٹی کیمرے کتنے درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ یا خراب ہیں ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) مذکورہ کیمروں کی مدد سے جرائم میں کس قدر کمی واقع ہوئی ہے ان کیمروں سے کیا کیا معلومات حاصل کی جارہی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) مذکورہ کیمروں کی مانیٹرنگ کتنے محکمے کر رہے ہیں کیا یہ درست ہے کہ ابھی بھی لاہور کے اکثر مقامات پر مذکورہ کیمرے نصب نہ ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خراب کیمروں کو جلد از جلد ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی نے لاہور شہر کو محفوظ اور پُرامن بنانے کے لئے پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ کنٹرول اینڈ کمیونیکیشن سنٹر (PPIC3) لاہور کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ اس منصوبہ کے تحت لاہور شہر میں 7464 کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔

نصب شدہ کیمروں میں تقریباً950 کیمرے دیگر محکمہ جات کی تنصیبات، تعمیراتی کام بشمول اورنج لائن، NHA، تعمیراتی کام اور بجلی کی بندش کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں جن کو فوری مرمت کا ایک مؤثر نظام موجود ہے۔

(ب) محکمہ پولیس کی حالیہ رپورٹ کے مطابق کیمروں کی مدد سے مالی جرائم کے واقعات کے متعلق کالز میں 43 فیصد کمی واقع ہوئی ہے مکمل کوائف کے لئے پولیس بہتر راہنمائی کر سکتی ہے، کیمروں کی مدد سے لاہور شہر کی ہمہ وقت نگرانی کی جارہی ہے اور تفتیشی افسران اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مقدمات میں ویڈیو شہادت، آڈیو شہادت، تصوری شہادت، گمشدہ یا مطلوبہ گاڑیوں کی شناخت اور مجرمان / لاپتہ افراد کے چہروں کی شناخت کے ذریعہ سے مدد کی جارہی ہے۔ انہیں کیمروں کی مدد سے شہر لاہور کی ٹریفک کو نظم وضبط میں لانے میں مدد ملی ہے الیکٹرانک چالان سسٹم کو نافذ العمل کیا گیا ہے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹریفک قوانین کو نافذ کیا جارہا ہے۔

(ج) ان کیمروں کی نگرانی PPIC3 کے افسران کے ساتھ سپیشل پولیس یونٹ، سی ٹی ڈی، انٹیلی جنس بیورو، سپیشل برانچ، رینجر، ٹریفک ڈیپارٹمنٹ، ڈولفن اور ڈسٹرکٹ پولیس کے افسران کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ کوئی دیگر ادارہ بھی ان کیمرہ جات سے راہنمائی لے سکتا ہے جیسا کہ مطلع کیا گیا ہے کہ تقریباً آٹھ ہزار کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں جو کہ تمام اہم مقامات پر موجود ہیں۔ تاہم اگر وسائل مہیا ہوں تو مزید کیمرے بھی نصب کئے جاسکتے ہیں جس کے لئے حکومت وقت بہتر معاونت کر سکتی ہے۔

(د) سیف سٹیز پراجیکٹ کے تحت متعلقہ فیلڈ افسران اور ٹیمیں ہر وقت آلات کی بحالی اور سروس کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔ سیف سٹیز کی تمام تر توجہ اس امر پر مرکوز ہے کہ کیمرے اور جدید آلات کی مدد سے مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ اس مقصد کے لئے کسی بھی قسم کی خرابی کو ایک مقررہ مدت کے اندر اندر مرمت کرنے کا نظام موجود ہے۔

فیصل آباد میں اشتہاری مجرمان کی تعداد و منشیات فروشی کے مقدمات کا اندراج

*1544: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں روز بروز بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد کے اشتہاری مجرمان کی تعداد کتنی ہے اور ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج) گزشتہ تین ماہ کے دوران منشیات فروشی کے کتنے مقدمات اس ضلع میں درج ہوئے اور ان میں سے کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر لئے گئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع فیصل آباد میں جرائم پر قابو پانے کے لئے گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا جس میں ایلیٹ / ڈولفن فورس کو مین روڈز پر جرائم پر قابو پانے کے لئے تکنیکی بنیادوں پر ہدایات جاری کی گئی ہیں اور مین روڈز کے علاوہ گلی محلوں کو بیٹ کی صورت میں تقسیم کر کے سپیشل موٹر سائیکل سکواڈ کو مامور کیا گیا ہے جس سے جرائم کے تناسب میں خاطر خواہ کمی آئی۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں مجرمان اشتہاری کی تعداد 14452 ہے۔ ان کی گرفتاری کے لئے مختلف ہدایات کے علاوہ ضلع بھر میں روزانہ کی بنیاد پر مجرمان اشتہاری کی ممکنہ موجودگی پر ریڈز، مخبران کی خدمات، سپیشل ٹیم کی تشکیل، موبائل فون کے ذریعہ ٹریس کرنے کے لئے CDU برانچ کا استعمال، بیرون ممالک فرار ہونے والے مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ نوٹس کے اجراء PSRMS میں شناختی کارڈ کے ذریعہ مختلف سافٹ ویئر ہوٹل آئی (Hotel Eye)، چیک کرایہ داران (Tenant Registeration) چیکنگ پرائیویٹ ملازمین (Registration of Private Employees) اور اس کے علاوہ شہر کے داخلی و خارجی مقامات پر بائیو میٹرک مشین کے ذریعے مشکوک افراد کی چیکنگ کے دوران مجرمان اشتہاری گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

(ج) گزشتہ تین ماہ میں ضلع فیصل آباد میں منشیات کے کل 1199 مقدمات درج ہوئے جن میں 1199 ملزمان کو گرفتار کرکے جوڈیشل بھجوایا گیا۔ 1199 مقدمات کے چالان عدالتوں میں جمع کروائے گئے ہیں تاکہ ملزمان کو سزا دی جا سکے۔

اوکاڑہ: سیف سٹی کے کیمروں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***1557: جناب منیب الحق:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت اوکاڑہ میں سیف سٹی کیمرے کتنے درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے ناکارہ ہیں، ان کی تعداد بتائیں؟

(ب) سیف سٹی کیمروں سے کیا کیا معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور ان کی مدد سے جرائم میں کس قدر کمی واقع ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اکثر مقامات پر کیمرے نصب نہ ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ شہر میں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں سیف سٹی کیمروں کی تنصیب کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اوکاڑہ میں خراب کیمروں کو ٹھیک کروانے اور جہاں کیمرے نصب نہ ہیں وہاں کیمرے لگوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی شہر اوکاڑہ میں کسی بھی پراجیکٹ پر کام کر رہی اور نہ ہی اوکاڑہ شہر میں تاحال اتھارٹی ہذا کے تحت کسی قسم کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) -do-

(ج) -do-

(د) -do-

(ہ) -do-

تھانہ شرقپور کے سٹاف کی تعداد

اور 2018 سے اب تک اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*1580: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ) میں کل کتنی نفری تعینات ہے؟

(ب) مذکورہ تھانے کے سٹاف کے لئے کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانے میں اکتوبر 2018 سے اب تک کتنے پرچے درج ہوئے اور ان پر کیا پیشرفت ہوئی ہے؟

(د) کل کتنے واقعات پر پرچے نہیں ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ شرقپور شریف میں ذیل نفری تعینات ہے:

عہدہ	تعداد
انسپکٹر	01
سب انسپکٹر	03
اسسٹنٹ انسپکٹر	08
ہیڈ کانسٹیبل	06
کانسٹیبل	39
ڈرائیور کانسٹیبل	10
لیڈی کانسٹیبل	02
ٹوٹل	69

(ب) تھانہ ہذا میں برائے کار سرکار پانچ موبائل وین (دو تھانہ + تین چوکیات) اور چار موٹر سائیکل زیر استعمال ہیں۔

(ج)

کل رپورٹ	چالان	خارج	عدم پتہ	زیر تفتیش
489	328	54	25	82

(د) علاقہ تھانہ شرقپور میں تمام جرائم قابل دست اندازی پولیس جس میں کوئی شکایت کنندہ شخص آیا ہے تو اس کی ایف آئی آر درج کر دی گئی۔

سیف سٹی اتھارٹی کی جانب سے پولیس کو
اشتہاریوں کا ڈیٹا فراہم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1603: محترمہ خدیجہ عمر:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیف سٹی اتھارٹی کو لاہور پولیس کی جانب سے 10 ہزار اشتہاریوں کی تصاویر اور ڈیٹا فراہم کرنے کے باوجود سیف سٹی اتھارٹی نے پولیس کی کوئی مدد نہ کی حالانکہ سیف سٹی اتھارٹی کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کی مدد سے کیمروں نے شناخت کرنا تھا لیکن کیمروں نے صحیح کام نہ کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقادور حکومت میں 18۔ارب روپے کی لاگت سے کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت سیف سٹی اتھارٹی کے اس پراجیکٹ لگانے والی کمپنی کے لگائے سسٹم کی ناکامی پر ایکشن لیتے ہوئے کمپنی مذکورہ سے اس سسٹم کو اس کے خرچے پر تبدیل کروائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی نہیں! یہ بالکل درست نہ ہے اب تک پولیس کی طرف سے دس ہزار مطلوبہ اشخاص کی تصاویر دفتر ہذا موصول نہ ہوئی ہیں۔ تاہم اب تک سیف سٹی اتھارٹی کو چہرے کی شناخت کے لئے دی جانے والی تصاویر میں سے سی ٹی ڈی کی طرف سے تیرہ سو ستر تصاویر، سی آر او کی طرف سے 245اشتہاریوں کی تصاویر اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گمشدہ اور مطلوب افراد کی کل ایک سو ایک تصاویر فراہم کی گئی ہیں جو کہ ہمارے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ ہمارا سسٹم ہر وقت چہرے کی شناخت کرتا رہتا ہے جس کی بناء پر روز کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ الرٹ حاصل ہوتے ہیں جن کو سیف سٹی میں موجود ماہرین تصدیق کے بعد متعلقہ ادارہ کو اس کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں جس سے پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مطلوبہ افراد تک رسائی میں بہت مدد ملتی ہے۔ سیف سٹی اتھارٹی کی طرف سے تنصیب کئے گئے تمام کیمرہ جات میں چہرہ شناخت

کرنے کی صلاحیت نہ ہے اور یہ ایک حساس نوعیت کی معلومات ہیں جس کی تفصیل معزز ممبران اسمبلی کی خواہش پر در پردہ فراہم کی جاسکتی ہیں۔

(ب) سیف سٹیز اتھارٹی کے تحت بننے والے PPIC3 پراجیکٹ کی کل تخمینہ لاگت 14.52۔ ارب روپے تھی جو کہ ڈالر ریٹ بڑھنے کی وجہ سے اب 18.31۔ارب روپے ہو چکی ہے جو کہ پنجاب پولیس انٹیگریٹڈ کمانڈ، کنٹرول اینڈ کیمونیکیشن سنٹر کے تعمیر و تکمیل، اخراجات اور ملازمین کی تنخواہوں پر استعمال کئے گئے۔

(ج) سیف سٹیز اتھارٹی کے تحت PPIC3 پراجیکٹ غیر ملکی ماہرین ، مختلف سرکاری و غیر سرکاری اعداد و شمار کی روشنی میں ایک کامیاب پراجیکٹ ہے جو کہ نہایت احسن طریقہ سے اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ متعلقہ کمپنی روزانہ کی بنیاد پر پراجیکٹ کی دیکھ بھال کر رہی ہے جو کہ بروئے معاہدہ متعلقہ کمپنی کی ذمہ داری ہے جو کہ آئندہ پانچ سال تک بغیر کسی اضافی اخراجات کے سرانجام دے گی۔ موجودہ حکومت پراجیکٹ ہذا کی مکمل معاونت اور سربراہی کر رہی ہے جو کہ اس کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1624: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں سال 18۔2017 کے دوران کتنے بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا؟

(ب) کیا حکومت نے بڑھتے ہوئے جنسی زیادتی کے واقعات کی روک تھام کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا اس حوالے سے کوئی قانون سازی کی گئی، اگر نہیں تو کیا حکومت قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے پاس اس وقت جنسی تشدد کے چار بچے موجود ہیں جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاروں بچوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے 2018 میں 5157 بے آسرا، نادار، عدم توجہی اور تشدد کا شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا اور 26 نومولود بے سہارا بچوں کو مختلف جگہوں سے ریسکیو کیا ان میں سے 16 بچوں کو صاحب استطاعت شادی شدہ جوڑوں کو بہتر نشوونما کے لئے چائلڈ پروٹیکشن کورٹ نے دیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو PDNC Act 2004 کے تحت بچوں کے حقوق کو پامال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتا ہے۔ سال 2018 میں بچوں کے خلاف جسمانی تشدد، جنسی استحصال اور جرائم میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی گئی۔ سال 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے پانچ گھریلو تشدد کا شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا اور بچوں کے خلاف جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث 22 افراد کے خلاف FIRs درج کروائی گئیں۔ نادار مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ان بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر رکھتا ہے جہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست ہے اور ان کو صحت مندانہ سرگرمیوں سے مستفید کیا جاتا ہے۔ دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPunjab Destitute & Neglected Children Act 2004 کے تحت نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان عالمی معاہدہ برائے تحفظ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہار اعدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔

مزید بر آں Criminal Law (Second Amendment) Act 2016 بچوں کے خلاف جنسی تشدد اور جسمانی تشدد کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق منشیات کا مکروہ دھندہ سے متعلقہ تفصیلات

*1719: **محترمہ رابعہ احمد بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی اداروں اور میڈیا رپورٹس کے مطابق منشیات کا دھندہ صوبہ بھر میں عروج پر پہنچ گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سکولوں، کالجوں کے ارد گرد پان سگریٹ کی دکانیں، بسوں کے اڈوں پر ڈرائیور، گارڈ، چوکیدار، خوانچہ فروشوں کا بہت بڑا نیٹ ورک منشیات کے دھندے میں ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ منشیات کے دھندے نے کئی گھرانوں کو برباد کر دیا ہے کئی خاندانوں کو بیٹے، بیٹیوں اور کفیلوں سے محروم کر دیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نیٹ ورک پورے صوبہ میں پھیل چکا ہے۔ کیا یہ نیٹ ورک اتنا منظم اور مضبوط ہے کہ منشیات کی بکنگ سوشل میڈیا کے ذریعے ہوم ڈیلیوری تک پہنچ چکی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا داتا دربار، لاری اڈا، گڑھی شاہو، لکشمی چوک، صدر کینٹ، دھرم پورہ، تاجپورہ، فتح گڑھ اور ان کے ساتھ ساتھ لاہور کے پوش علاقے بھی اس مکروہ دھندہ کی گرفت میں آ گئے ہیں؟

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جامع پالیسی بنا کر منشیات جیسے مکروہ دھندے کو بالکل ختم کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے ملزمان کے کیس زیر تفتیش ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب کے تمام اضلاع سے حاصل کردہ رپورٹس کے مطابق ہر ضلع میں منشیات فروشوں کے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(ب) پنجاب کے کسی ضلع میں بھی کوئی منظم گروہ یا نیٹ ورک موجود نہ ہے۔ البتہ پنجاب کے چند اضلاع جہاں سکول اور کالجز کے ارد گرد منشیات فروشی کا دھندہ ہو تا تھا ان کے خلاف 73 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور 77 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے۔

(ج) منشیات کے دھندے میں ملوث افراد کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔

(د) منشیات فروشوں کا کوئی منظم گروہ رپورٹ نہ ہوا ہے اور نہ ہی سوشل میڈیا کے ذریعے کوئی بکنگ ہونا رپورٹ ہوئی ہے۔

(ہ) گڑھی شاہو کے علاقہ میں منشیات کے 13، لکشمی کے علاقہ میں تین، داتا دربار کے علاقہ میں 107، گوالمنڈی کے علاقہ میں 78 اور لاری اڈا کے علاقہ میں 171 مقدمات درج کر کے چالان عدالت کئے گئے۔

(و) منشیات کے خاتمے کے لئے حکومت کے احکامات اور قانون پر مکمل عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ جنوری 2018 سے اب تک منشیات کے کل 47998 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور ان میں ملوث 48607 ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ 295 مقدمات زیر تفتیش ہیں اور 46703 مقدمات چالان عدالت کئے گئے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں تھانوں کی تعداد اور دسمبر2018سے
یکم مارچ2019تک سنگین مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*1867: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں کل کتنے تھانہ جات ہیں اوران میں دسمبر2018سے یکم مارچ2019تک کتنے مقدمات، اغواء، ڈکیتی، قتل و دیگر سنگین جرائم کا اندراج ہوا، اس کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں لاتعداد اشتہاری ہیں اور ان میں سے اکثر اشتہاری بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ ڈویژن جرائم کے لحاظ سے سرفہرست ہے اوراکثر اشتہاری بیرون ملک سے کال کر کے تاوان لے رہے ہیں حکومت ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان اشتہاریوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل30تھانہ جات ہیں جن میں دسمبر2018سے یکم مارچ2019تک قتل، اغواء برائے تاوان، ڈکیتی، راہزنی اور وہیکل چوری کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کرائم ہیڈ	درج مقدمات	چالان	ملزم گرفتار
1۔	قتل	42	38	61
2۔	اغواءبرائے تاوان	1	1	1
3۔	ڈکیتی	10	6	22
4۔	راہزنی	270	219	431
5۔	موٹروہیکل چوری	236	174	237

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں مجرمان اشتہاری کی تعداد 5429 ہے جن میں سے 159 مجرمان اشتہاری بیرون ملک فرار ہوگئے ہیں۔ بیرون ملک فرار ہونے والے مجرمان اشتہاریوں میں سے 56 مجرمان اشتہاری گرفتار ہو چکے ہیں۔ 159 مجرمان اشتہاری جو بیرون ملک فرار ہیں میں سے 37 کی extradition کا تحرک کیا جا چکا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ لقمان عرف ہلا کو خان نے بذریعہ فون تین افراد سے بھتہ / تاوان وصول کرنے کی کوشش کی لیکن بھتہ / تاوان اس وقت تک مذکورہ اشتہاری کو ادا نہ کیا گیا ہے نیز مذکورہ اشتہاری کا ریڈ نوٹس جاری ہو چکا ہے اور ضلع پولیس انٹرپول سے رابطہ میں ہے جونہی مذکورہ اشتہاری انٹرپول سے گرفتار ہوتا ہے تو مذکورہ کو پاکستان لاکر فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) ضلع گوجرانولہ میں رواں سال 3512 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بجھوایا گیا اور باقی مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے کریک ڈاؤن جاری ہے۔

لاہور میں ٹریفک وارڈن کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1983: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کل کتنے ٹریفک وارڈن ڈیوٹی پر مامور ہیں؟

(ب) ٹریفک وارڈن کی لاہور کے لئے آخری بھرتی کب کی گئی تھی؟

(ج) کیا حکومت مزید ٹریفک وارڈن کی بھرتیوں کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور میں منظور شدہ نفری 3400 ہے جبکہ اس وقت 2441 ٹریفک وارڈنز و لیڈی وارڈنز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں َ مزید یہ کہ 134 ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز لاہور رنگ روڈ پولیس میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) لاہور میں ٹریفک وارڈنز کی آخری بھرتی 24.09.2012 کو ہوئی تھی۔

(ج) نہیں۔ پنجاب پولیس ٹریفک وارڈن سروس رولز2017 کے تحت ٹریفک وارڈنز کی مزید بھرتی نہیں ہو سکتی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ : رجانہ ٹاؤن میں ریسکیو1122 کے سٹیشن کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2029: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریسکیو1122 کے کتنے سٹیشن کہاں کہاں قائم ہیں اور فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی جھنگ روڈ جو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود سے گزرتا ہے وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر حادثات رونما ہوتے ہیں لیکن ریسکیو1122 کے سروس سٹیشن کم ہونے کی وجہ سے Proper Emergency Service فراہم کرنے میں کافی مشکلات درپیش ہیں؟

(ج) رجانہ ٹاؤن جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سنٹرل اور بڑا ٹاؤن ہے کیا حکومت وہاں حادثات میں کمی لانے اور Proper Emergency Service مہیا کرنے کے لئے ریسکیو 1122 کا سٹیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ریسکیو 1122 کے چار سٹیشنز قائم ہیں جن میں سے ریسکیو 1122 سٹیشن رجانہ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ مکمل طور پر فعال ہے اور اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے جبکہ باقی ماندہ تین سٹیشنز واقع تحصیل کمالیہ، پیر محل اور گوجرہ ابھی فعال کرنا باقی ہے جس کے لئے بھرتی کا عمل جاری ہے جبکہ ایمبولینسز کی خریداری زیر غور ہے تاکہ جلد از جلد ان تحصیلوں سے ملحقہ ریسکیو1122 سٹیشنز کو فعال کیا جا سکے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی جھنگ روڈ پر حادثات زیادہ ہیں اور ریسکیو 1122 کو رسپانس میں دشواری کا سامنا ہے تاہم ریسکیو 1122 سٹیشن تحصیل کمالیہ کے فعال ہونے کی صورت میں رسپانس مزید بہتر ہو جائے گا۔

(ج) جی ہاں! رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بڑا ٹاؤن ہے جہاں پر ایمر جنسی سروس نے پہلے ہی اپنا Key Point قائم کر رکھا ہے جہاں سے حادثات کو 24 گھنٹے رسپانڈ کیا جاتا ہے تاہم اس Key Point کو مزید مستحکم کرنے کے لئے پیر محل اور کمالیہ میں ریسکیو 1122 سٹیشنز قائم کر دیئے گئے ہیں جن کے فعال ہوتے ہی رجانہ میں ایمر جنسی سروس کی فراہمی کو مزید بہتر بنایا جاسکے گا۔

فیصل آباد: پنجاب پولیس کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد، ان کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2433: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پنجاب پولیس کے پاس کتنی اور کون کون سی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل، کمپنی اور سی سی کی تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ گاڑیاں کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(د) کیا ان گاڑیوں کی repairing کروائی جاتی ہے؟

(ہ) ان گاڑیوں کی مرمت پر کتنی رقم مالی سال 19-2018 میں خرچ کی گئی ہے؟

(و) ان کے لئے تیل کس کس پٹرول پمپ سے خرید کیا گیا تھا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) کل وہیکلز 853 گاڑیاں 319، موٹر سائیکل 429، ڈولفن بائیک 105 بقیہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) چالو گاڑیاں 833، خراب گاڑیاں 20

(د) جی ہاں!

(ہ) کل رقم-/2,76,82,598روپے

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان ڈویژن میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت
نفرت آمیز تقاریر کرنے کے خلاف اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*2468: **نوابزادہ وسیم خان بدوزئی:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے ملتان ڈویژن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) نفرت آمیز تقاریر کرنے پر گزشتہ تین برس میں ملتان ڈویژن کے اضلاع میں کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو اس بابت سزائیں دی گئی ہیں؟

(ج) ملتان ڈویژن کے اضلاع، تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس کے تحت کیا کارروائی ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ملتان میں نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے یونین کونسل کی سطح پر عوامی نمائندوں کی کمیٹیاں بنائیں گئی ہیں جن میں علماء کرام اور ذاکرین شامل ہیں تاکہ مفاہمتی طریقے سے عوام کو دین سے آگاہی ہو سکے۔ تاہم کسی بھی قسم کی نفرت آمیز تقریر کی اطلاع ملنے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) ضلع ملتان میں نفرت آمیز تقاریر کرنے پر گزشتہ تین برس میں دو مقدمات درج ہوئے ہیں جن میں چوبیس افراد نامزد اور نامعلوم افراد ملوث تھے مقدمات تاحال زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) ضلع ملتان کی تحصیل اور یونین کونسلوں کی سطح پر نفرت آمیز تقاریر کے خاتمہ کے لئے باقاعدگی سے میٹنگ ہائے منعقد کرائی جاتی ہیں علاوہ ازیں عوامی نمائندوں کی کمیٹیاں بھی بنائیں گئی ہیں جس کو ضلع ملتان کی عوام نے کافی سراہا ہے اور نفرت آمیز تقاریر میں کافی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ تاہم کسی بھی قسم کی نفرت آمیز تقریر کی اطلاع ملنے پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں جاتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: مذہبی جماعتوں کے دھرنے

کے دوران نقصانات اور مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

318:جناب نصیر احمد: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مورخہ 31۔اکتوبر2018 کو مذہبی جماعتوں کی طرف سے دیئے جانے والا دھرنا کتنے دن جاری رہا؟

(ب) اس دھرنے کے دوران کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ج) سرکاری املاک کو کس کس جگہ پر نقصان پہنچایا گیا؟

وزیر اعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

31۔اکتوبر2018 کودیاجانے والادھرنا8/10یوم جاری رہا۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

تین یوم تقریباً

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں مذہبی جماعتوں کی طرف سے کوئی دھرنا نہ دیا گیا بلکہ تحریک لبیک یارسول اللہ کی جانب سے بابوصابوانٹرچینج تھانہ شیراکوٹ پر احتجاج کیا گیا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

31۔ اکتوبر 2018 کو فیصل چوک میں تحریک لبیک نے دھرنا دیا تھا یہ دھرنا تین دن جاری رہا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

31.10.2018 کو شنگھائی پل مین فیروز پور روڈ پر اجتماع تحریک لبیک پاکستان ہوا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

مذہبی جماعتوں کی طرف سے دیئے جانے والا دھرنا تین چار روز جاری رہا تھا۔

(ب) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

اس دھرنے کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں دو مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

1. مقدمہ نمبر 722 مورخہ 30.11.2018 بجرم 291/290/149/144/188/186 ت پ تھانہ داتا دربار

2. مقدمہ نمبر 498 مورخہ 30.11.2018 بجرم 149/147/353/186/427 ت پ تھانہ ٹبی سٹی

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں دوران دھرنا سات مقدمات درج ہوئے

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں مذہبی جماعت تحریک لبیک یارسول اللہ کی طرف سے بابو صابو انٹر چینج تھانہ شیراکوٹ پر احتجاج کیا گیا اور روڈ بلاک کیا گیا جس پر مقدمہ نمبر 998/18 مورخہ 01-11-18 بجرم 291/290/188/149/147/147/506 ت پ MPO-16 تھانہ شیراکوٹ درج رجسٹر ہوا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

دھرنے کے شرکاء کے خلاف مقدمہ نمبر 954/18 مورخہ 31.10.18 بجرم 291/290/125A/120B/37L2/1493/147/427/186/353 ت پ MPO16، ATA7 تھانہ سول لائن درج رجسٹر کر کے تفتیش بذریعہ انوسٹی گیشن عمل میں لائی جارہی ہے۔ دو کس نامزد ایف آئی آر ملزمان 1۔ خادم حسین

رضوی،2 ۔ پیر افضل قادری کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے جبکہ 500/600ملزمان نامعلوم ہیں۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

نامعلوم بلوایوں نے عوام الناس میں خوف وہراس پھیلا کر پولیس کو محبوس رکھ کر سرکاری گاڑی کو آگ لگا کر وائرلیس سیٹ توڑ کر پولیس پارٹی پر حملہ کر کے کار سرکار میں مزاحمت کر کے دفعہ 144 ض ف کی خلاف ورزی کر کے روڈ بلاک کر کے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے کر اور دو عدد موٹر سائیکلیں چوری کر کے ارتکاب جرم ATA7 ت پ 353/186/342/188/149/148/B/506/427/291/290/A/38 کا کیا ہے جس پر استغاثہ مرتب کر کے مقدمہ درج کیا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

اس دھرنے میں سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ج) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

سرکاری گاڑی نمبری LZR/9285 کو نقصان پہنچا۔

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

رنگ روڈ علاقہ تھانہ نارتھ کینٹ بجلی/لائٹ کے پول اکھاڑے گئے جبکہ اسی جگہ پر ٹریفک پولیس کی بس کی توڑ پھوڑ کی گئی اور پولیس ملازمین کی ایک موٹر سائیکل کو جلا دیا گیا۔ تھانہ ڈیفنس سی کے علاقے میں سیف سٹی اتھارٹی کے CCTV کے دو عدد کیمرے اور تین پول گرا دیئے گئے تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقے میں پولیس ملازمین نے انٹی رائٹ کا سامان چھین لیا گیا جس کی تعداد 26 تھی اور سرکاری گاڑی کو نقصان پہنچایا گیا۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

دوران احتجاج حکومت کے خلاف نعرے بازی اور تقاریر وغیرہ کی گئیں روڈ بلاک کیا گیا جبکہ کسی بھی سرکاری املاک کو نقصان نہ پہنچایا گیا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

دھرنے کے شرکاء نے SDPO ریس کورس سرکل کی سرکاری گاڑی LEG/715 کی فرنٹ سکرین توڑ دی تھی اور ڈرائیور واجد علی 804/C کو بھی زخمی کیا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

سرکاری گاڑی LEG-695 موجود وائر لیس سیٹ توڑ دیا اور گاڑی کو پٹرول چھڑک کر آگ لگادی اور قریب کھڑی ہوئی ملازمین کی دو موٹر سائیکلیں ہنڈا125 برنگ سرخ ماڈل 2018 انجن نمبر R191459 چیسی نمبر EA873637 اور LEL/3620 ہنڈا125 چوری کرکے لے گئے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

اس دھرنے کے دوران ڈویژن ہذا میں کسی سرکاری املاک کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچایا گیا ہے۔

لاہور میں اغواء برائے تاوان کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

326: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اگست 2018 سے آج تک اغواء برائے تاوان کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے واقعات میں مغوی افراد کو بازیاب کروایا گیا؟

(ج) کتنے مغوی تاوان کی ادائیگی کے بعد رہا ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف)

1. مقدمہ 533 مورخہ 15.09.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ سمن آباد لاہور (ٹریس)
2. مقدمہ 466 مورخہ 27.09.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ شادمان لاہور (خارج)
3. مقدمہ 877 مورخہ 24.10.2018 جرم 365-A ت پ تھانہ گلشن راوی لاہور (چالان)

(ب) 04

(ج) 02

فیصل آباد: تھانہ سمن آباد کے ملازمین اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

330: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ سمن آباد فیصل آباد میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ب) اس تھانہ کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے اور اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟
(ج) اس تھانہ کے پاس کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں؟
(د) اس تھانہ کے ماہ اگست 2018 تا14۔نومبر 2018 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟
(ہ) اس تھانہ کی بلڈنگ اور گاڑیاں جو ناکارہ اور خستہ حالت میں ہیں ان کو کب تک تبدیل کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تھانہ سمن آباد میں کل 65 ملازمین تعینات ہیں:
تفصیل : SI/3, ASI/12, HC/4, FC/46
(ب) تھانہ ہذا کی بلڈنگ کل گیارہ کمرے، تین بارک ہائے ملازمین اور ایک کچن پر مشتمل ہے جو کہ درست حالت میں ہے۔
(ج) تھانہ ہذا میں تین سرکاری گاڑیاں اور آٹھ موٹر سائیکل جس میں سے پانچ موٹر سائیکل آن روڈ اور تین آف روڈ ہیں۔
(د) پڑتال ریکارڈ تھانہ سمن آباد کی گئی تھانہ سمن آباد کی بلڈنگ بالکل نئی ہے تھانہ ہذا میں ماہ اگست تا نومبر 2018 عرصہ کے دوران کوئی بھی سرکاری اخراجات / ویلفیئر سے کام نہ ہوا ہے۔
(ہ) تھانہ کی بلڈنگ درست حالت میں ہے اور آف روڈ سرکاری موٹر سائیکل ہائے کو ایک ہفتہ میں مرمت کروا کر آن روڈ کیا جائے گا۔

ڈولفن فورس کے اہلکاروں کے تبادلہ
اور اس پولیس کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

390: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سکیورٹی اور امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے بھرتی ہونے والے ڈولفن پولیس کے 70 اہلکاروں کے ڈیرہ غازی خان تبادلے کردیئے گئے ہیں؟

(ب) مذکورہ تبادلے کس قانون کے تحت اور کس بناء پر کئے گئے؟

(ج) ڈولفن پولیس کی تشکیل کے قانون اور پالیسی / ایس او پی کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مجاز اتھارٹی کی منظوری سے بحوالہ چٹھی نمبری C-II/31-24527مورخہ 6۔دسمبر 2018 مجاریہ جناب اے آئی جی لاجسٹکس،CPO پنجاب کے تحت ڈولفن سکواڈ ضلع ڈیرہ غازی خان کی تشکیل کے لئے ضلع لاہور کی ڈولفن نفری میں سے 34 ڈولفن اہلکاروں کو انتظامی بنیادوں پر عارضی طور پر ڈیوٹی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بحوالہ چٹھی نمبری AD/E-II/VII/67-7064 مورخہ 21.12.2018 مجاریہ جی آئی جی اسٹیبلشمنٹ۔I اور بحوالہ چٹھی نمبری AD5-III/20624/II مورخہ 21۔دسمبر 2018 مجاریہ ڈی آئی جی اسٹیبلشمنٹ۔CPO،II پنجاب کے تحت ڈولفن سکواڈ لاہور کے اہلکاروں کو انتظامی بنیادوں پر عارضی ڈیوٹی کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈولفن پولیس کی تشکیل کے لئے سٹینڈنگ آرڈر نمبر 07/2016 مورخہ 29۔اگست 2016 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں قتل، ڈکیتی اور چوری کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

402:رانا محمد افضل: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جولائی 2018 سے اب تک قتل، ڈکیتی اور چوری کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں؟

(ب) کتنے مقدمات کا چالان بھیجا جا چکا ہے اور کتنے ملزمان گرفتار ہوئے، کتنے بے گناہ ہوئے اور کتنا مال مسروقہ برآمد کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں جولائی 2018 سے اب تک کل 93 مقدمات قتل کے درج ہوئے جبکہ 21 مقدمات ڈکیتی اور 441 مقدمات چوری کی وارداتوں پر درج کئے گئے ہیں۔

(ب)

(i) ضلع سیالکوٹ میں 93 مقدمات قتل میں 47 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے جبکہ پانچ مقدمات میں رپورٹ اخراج مرتب ہو چکی ہیں اور ایک مقدمہ عدم پتا ہے 40 مقدمات زیر تفتیش ہے ان مقدمات میں 85 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور 30 ملزمان بے گناہ ہوئے اور آٹھ ملزمان برضمانت ہیں۔

(ii) 21 مقدمات ڈکیتی 12 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے تین مقدمات عدم پتا ہو چکے ہیں جبکہ چھ مقدمات زیر تفتیش ہیں ان مقدمات میں 37 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور آٹھ ملزمان برضمانت عبوری ہیں ان مقدمات میں کل -/9305000 برآمدگی ہوئی ہے۔

(iii) 441 مقدمات چوری میں 223 مقدمات کا چالان عدالتوں میں بھجوایا جا چکا ہے 31 مقدمات خارج ہو چکے ہیں اور 70 مقدمات میں رپورٹ عدم پتا مرتب ہوئی ہے جبکہ 117 مقدمات زیر تفتیش ہیں ان مقدمات میں 315 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے 35 ملزمان بے گناہ ہوئے جبکہ 67 ملزمان برضمانت ہیں ان مقدمات میں کل -/ 25629670 برآمدگی ہوئی ہے۔

ضلع نارووال میں تھانہ جات،
پولیس چوکیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

424: جناب منان خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں کتنی چوکیاں اور تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان میں پولیس ملازمین کی کتنی تعداد ہے، کتنی اسامیاں خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہذا میں کل 14 تھانہ جات اور پانچ چوکیاں ہیں۔

(ب)

	انسپکٹر	سب انسپکٹر	ASI	HC	FC
منظوری نفری	27	63	103	96	978
موجودہ نفری	19	63	87	110	976
کمی نفری	8	0	16	0	72

نوٹ: گورنمنٹ کی جاری کردہ پالیسی / شیڈول کے مطابق آئندہ بھرتی کی جائے گی۔

صوبہ میں اسلحہ لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

437: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ہر قسم کے اسلحہ کا لائسنس بنانے کی اجازت ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو عوامی مفاد میں ایسے کام کرنے کی اجازت ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ سال 2013 سے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلحہ لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد ہے لیکن مندرجہ ذیل لوگوں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ صرف NPB اسلحہ کے اجراء کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس کمیٹی کو 2017 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ کی مشروط اجازت سے تشکیل دیا گیا۔

ایف) پارلیمنٹیرین

ب) سول / آرمی آفیسرز (BS-17 & above)

ج) ججز

د) مشہور کاروباری شخصیات

ز) سینئر وکلاء۔

مزید بیان کیا جاتا ہے کہ اسلحہ لائسنس کے لئے Form-I جاری کیا گیا ہے جس کے ذریعے نئے لائسنس کے لئے درخواست دی جاسکتی ہے۔ آرمز رولز 2017 کے مطابق نجی طور پر درخواست دینے والے افراد کے لئے پولیس رپورٹ ضروری ہے۔

(ب) مزید برآں متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہر قسم کے اسلحہ لائسنس کے اجراء کے لئے وصول ہونے والی درخواستیں ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور بھیجنے کا مجاز / پابند ہے۔

ساہیوال: پولیس چوکی محمد پور سے متعلقہ تفصیلات

444: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ پولیس کے زیر انتظام چوکی محمد پور قائم ہے اگر ہاں تو چوکی ہذا کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور اس کی بلڈنگ کہاں واقع ہے علیحدہ سے بلڈنگ تعمیر کی گئی یا کسی دیگر بلڈنگ میں واقع ہے؟

(ب) چیک پوسٹ محمد پور کے علاقہ میں 17۔2016 اور 18۔2017 کے دوران ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) چیک پوسٹ محمد پور میں کتنی ایف آئی آرز درج کیں کتنے سائلین کی درخواستیں برائے اندراج مقدمہ موصول ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا 18۔2017 میں ناجائز اسلحہ و آتشی ہوائی فائرنگ کے واقعات رپورٹ ہوئے اگر ہاں تو ان پر کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) چیک پوسٹ ہذا میں تعینات تا حال انچارج ایس ایچ اوصاحبان ودیگر عملہ و ملازمین کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز موجودہ ایس ایچ اوصاحب کب سے تعینات ہیں ماہ اکتوبر و نومبر 2018 میں علاقہ ہذا میں ڈکیتی وراہزنی کا کوئی واقعہ پیش آیا اگر ہاں تو اس پر کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چوکی محمد پور ابتدائی تھانہ ہڑپہ کا حصہ تھی۔جو سال 2007 میں محمد جہانگیر خان مردانہ (مرحوم) کے ناظم منتخب ہونے پر تھانہ ہڑپہ کی چوکی محمد پور کے نام سے قائم ہوئی اور اس کی تاحال بلڈنگ سرکاری طور پر تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ یونین کونسل نمبر 43 محمد پور میں پولیس چوکی بنائی گئی ہے جو سال 2010 میں تھانہ بہادر شاہ بننے پر چوکی محمد پور کو تھانہ بہادر شاہ کا حصہ بنادیا گیا ہے۔

(ب) محمد پور چوکی کے علاقہ میں سال 2016 میں کل 109 مقدمات درج ہوئے جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے چار مقدمات درج ہوئے ہیں جبکہ سال 2017 میں کل 107 مقدمات درج ہوئے ہیں جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے ہیں۔ سال 2018 میں 79 مقدمات درج ہوئے جس میں ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے اور راہزنی کے تین مقدمات درج ہوئے ہیں جس میں ملزمان چالان ہو کر عدالت بھجوائے گئے جو تاحال زیر سماعت عدالت ہیں۔

(ج) عرصہ دورانیہ میں کل 295 مقدمات درج ہوئے ہیں جبکہ 250 درخواست ہائے موصول ہوئیں جن کو حقائق کی روشنی میں یکسو کیا گیا ہے۔

(د) سال 18-2017 میں ناجائز اسلحہ کے کل 30 مقدمات درج ہوئے جبکہ آتشیں اسلحہ سے ہوائی فائرنگ کا کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

(ہ) چوکی محمد پور 2007 میں قائم ہونے پر ابتدائی انچارج رانا محمد رستم ASI تعینات ہوئے اور اس کے بعد موجودہ محمد لقمان SI مورخہ 25.12.18 کو تعینات ہوا ہے اور محمد نواز ASI، ریاض احمد 367/HC محرر چوکی بہادر شاہ، نور محمد 280/C ندیم نور 289/C محمد اکرم 653/C اور محمد ساجد شریف 279/C ڈرائیور تعینات ہیں جو فرائض منصبی کار سرکار سر انجام دے رہے ہیں جبکہ موجودہ ایس ایچ او ذیشان بشیر SI/SHO مورخہ 15.11.18 کو تعینات ہوا ہے۔ماہ اکتوبر نومبر 2018 میں ڈکیتی

کی کوئی واردات نہ ہوئی۔ راہزنی کی دو وارداتیں ہوئی ہیں جس پر مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے جن کے مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

ساہیوال شہر میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں کی تعداد و ایس ایچ اوز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

446: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، عہدہ اور گریڈ وار مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) اس شہر میں روزانہ کی بنیاد پر کتنی چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ وار تفصیل بتائیں؟

(د) اس شہر میں بڑھتی ہوئی جرائم کی وارداتوں وجوہات کیا ہیں کیا حکومت شہریوں کے تحفظات کے لئے کوئی اقدامات اُٹھا رہی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) کیا حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے انسپکٹرز کو تھانہ میں ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے اگر ہاں تو کن کن تھانوں میں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ساہیوال شہر میں کل پانچ تھانہ جات اور دو چوکیاں ہیں:۔

1۔ تھانہ فرید ٹاؤن 2۔ تھانہ سول لائن

3۔ تھانہ سٹی ساہیوال 4۔ تھانہ فتح شیر

5۔ تھانہ غلہ منڈی

چوکیات:۔

1۔ چوکی کوٹ خادم علی شاہ علاقہ تھانہ فرید ٹاؤن

2۔ چوکی بائی پاس علاقہ تھانہ غلہ منڈی

(ب) ساہیوال شہر تھانہ جات میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

	انسپکٹر	سب انسپکٹر	اسسٹنٹ سب انسپکٹر	ہیڈ کانسٹیبل	کانسٹیبل
منظور شدہ نفری	08	17	31	22	185
تعینات نفری	04	21	39	15	130
کمی نفری	04	04	07	07	55

(ج) ساہیوال شہر میں بابت ماہ فروری سال2019 کے مطابق جرائم کی شرح تھانہ وار درج ذیل ہے:

تھانہ جات	چوری	ڈکیتی	دیگر جرائم	کل جرائم	روزانہ کی بنیاد پر
فرید ٹاؤن	12	-	49	61	2.1
سول لائن	01	-	17	18	0.6
سٹی ساہیوال	08	-	51	59	2.1
غلہ منڈی	13	-	62	75	2.6
فتح شیر	08	-	39	47	1.6
ٹوٹل	42	-	218	260	9.2

(د) ساہیوال شہر میں جرائم کی وارداتوں میں اس وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے شہر کی آبادی بڑھ رہی ہے اور شہر کے گرد و نواح میں نئی کالونیاں آباد ہو رہی ہیں جن میں اکثر جرائم پیشہ لوگ پناہ لیتے ہیں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(ہ) حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تھانہ فرید ٹاؤن اور تھانہ غلہ منڈی میں انسپکٹر کو ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے اور بقایا تین تھانہ جات تھانہ سٹی ساہیوال، تھانہ سول لائن، تھانہ فتح شیر میں میرٹ اور کارکردگی کی بنیاد پر سب انسپکٹر صاحبان کو ایس ایچ او تعینات کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور کی حدود میں

پولیس مقابلے و ہلاکتوں اور گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

456: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنوری 2017 سے آج تک ضلع لاہور کی حدود میں کتنے پولیس مقابلہ کس کس تھانہ کی پولیس نے کئے؟

(ب) ان پولیس مقابلوں میں کن کن پولیس افسران وجوانوں نے حصہ لیا؟

(ج) کیا مذکورہ پولیس مقابلوں کے اصلی یا جعلی ہونے کی انکوائری کروائی گئی تو کتنے مقابلے جعلی ثابت ہوئے؟

(د) مذکورہ پولیس مقابلوں میں کتنے افراد مارے گئے، کتنے زخمی حالت میں گرفتار ہوئے اور کتنے فرار ہوئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1. مقدمہ نمبر 714 مورخہ 26-06-17 بجرم 186/324/353 ت پ 13(2a)/20/65 AO تھانہ شادباغ

2. مقدمہ نمبر 1334 مورخہ 13-07-17 بجرم 186/324/353 ت پ 13(2a)/20/65 AO تھانہ اسلام پورہ

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

کینٹ ڈویژن لاہور میں جنوری 2017 آج تک کل 9 مقدمات پولیس مقابلہ کے ہوئے۔ تھانہ برکی(1)، تھانہ مناواں(1)، تھانہ ہیر(1)، تھانہ شالی چھاونی(1)، تھانہ فیکٹری ایریا(2) ہربنس پورہ(2) تھانہ ڈیفنس اے(1) کے علاقہ میں درج ہوئے۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

اقبال ٹاؤن ڈویژن میں 2017 جنوری سے لے کر آج تک کل پانچ پولیس مقابلے ہوئے ایک پولیس مقابلہ CIA صدر، ایک پولیس مقابلہ CIA اقبال ٹاؤن، ایک تھانہ گلشن راوی دو تھانہ اقبال ٹاؤن۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

سال 2017 تا 18.2.19 تک ڈویژن ہذا میں تھانہ گجر پورہ کی حدود میں ایک پولیس مقابلہ ہوا تھا جس پر مقدمہ نمبر 279/30-03-17 جرم 354/186/353 ت پ تھانہ گجر پورہ درج رجسٹر کیا گیا ہے مقدمہ ہذا کی تفتیش بذریعہ لیاقت علی SI/inv عمل میں لائی گئی ہے تفتیشی افسر نے تین کس ملزمان 1۔ عامر، 2۔ مزمل 3۔ عدنان کو مقدمہ ہذا میں

حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا ہے جبکہ مورخہ 17-04-07 کو مقدمہ ہذا کا چالان مرتب کر کے بغرض سماعت جمع کروادیا ہے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں جنوری سال 2017 سے لے کر آج تک کل پانچ پولیس مقابلے ہوئے ایک پولیس مقابلہ تھانہ نشتر کالونی۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ کاہنہ۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ شادمان۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ فیصل ٹاؤن۔ ایک پولیس مقابلہ تھانہ گلبرک۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

صدر ڈویژن لاہور میں جنوری 2017 سے اب تک کل چھ مقدمات پولیس مقابلہ کے ہوئے تھانہ ہنجروال (ایک)، تھانہ سندر (دو)، تھانہ سبزہ زار (دو)، تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن (ایک) کے علاقہ میں درج ہوئے۔

(ب) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1۔ تھانہ شادباغ:

1۔	دانش 13077	2۔	عثمان 20097
3۔	ساجد 15609	4۔	مظہر شاہ 19278

ڈولفن سکواڈ نمبر 03 شادباغ

2۔ تھانہ اسلام پورہ:

1۔	ASI خالد امین	2۔	عباداللہ 13522
3۔	بشیر احمد 10630		

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

1. افتخار عالم SI (برکی پولیس اسٹیشن) مع ٹیم
2. نوید اسلم ASI (شمالی چھاونی پولیس سٹیشن) مع ٹیم
3. حافظ محمد انیق انسپکٹر CIA کینٹ (مناواں پولیس سٹیشن) مع ٹیم
4. احسان اشرف بٹ انسپکٹر (ہربنس پورہ پولیس سٹیشن) مع ٹیم
5. افتخار حسین ASI (فیکٹری ایریا پولیس سٹیشن) مع ٹیم
6. محمد احسان اللہ SI سی آئی اے کاہنہ (فیکٹری ایریا پولیس سٹیشن) مع ٹیم
7. محمد افضل SI/SHO (ہیر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
8. احسان اشرف بٹ انسپکٹر (ہربنس پورہ پولیس سٹیشن) مع ٹیم
9. محمد رضا SI/SHO (تھانہ ڈیفنس اے پولیس سٹیشن) مع ٹیم۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر17/39 میں چھ پولیس افسرو ملازمین شامل تھے ، مقدمہ نمبر 17/601 میں 09 پولیس افسر و ملازمین شامل تھے، جبکہ مقدمہ نمبر18/539 میں چار پولیس آفیسر وملازمین تھانہ سے اور چار ڈولفن سکواڈ ملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر 18/1292 میں آٹھ کس افسر وملازمین +ڈولفن و پیرو سکواڈ مع SHO تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور، مقدمہ نمبر18/880 میں چار کس افسر و ملازمین شامل تھے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

اس پولیس مقابلہ میں سعید اختر ASI، غلام فرید 20957/C محمد ندیم 13980/C، محمد یاسین 5434/D، محمد سیلم 15498/C عامر علی 15957/C، تنویر احمد 13855/C محمد ناظم 8172/C نے حصہ لیا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/987 تھانہ فیصل ٹاؤن میں چار کس پولیس آفیسر و ملازمین شامل تھے مقدمہ نمبر17/331 تھانہ شادمان میں 16 کس پولیس افسران و ملازمین شامل تھے مقدمہ نمبر17/759 تھانہ کاہنہ میں چار کس پولیس آفیسر وملازمین شامل تھے۔ مقدمہ نمبر17/459 تھانہ کاہنہ میں چار کس پولیس آفیسر وملازمین شامل تھے ۔ مقدمہ نمبر 17/417 تھانہ گلبرک میں چھ پولیس افسران و ملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر17/54 گلبرک میں پانچ کس پولیس افسران وملازمین شامل تھے، مقدمہ نمبر 17/54 تھانہ نشتر کالونی میں پانچ کس پولیس افسران وملازمین شامل تھے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

1. احسان اللہ SI (ہنجروال پولیس سٹیشن) مع ٹیم
2. مجاہد حسین ملک انسپکٹر (سندر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
3. محمد بلال ڈولفن آفیسر (سندر پولیس سٹیشن) مع ٹیم
4. محمد ندیم SI (سبزہ زار پولیس سٹیشن) مع ٹیم
5. گھمن خان ASI (مصطفیٰ ٹاؤن پولیس سٹیشن) مع ٹیم
6. خالد حسین HC(سبزہ زار پولیس سٹیشن) مع ٹیم۔

(ج) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1. تھانہ شادباغ: جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا گیا ہے۔

2. تھانہ اسلام پورہ: کوئی ملزم ہلاک نہیں ہوا تھا اس لئے

3. جوڈیشل انکوائری کا تحرک نہ کیا گیا ہے

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/79 جرم 186/353/324/302 ت پ ATA7 تھانہ مناواں لاہور کی انکوائری ہوئی جو کہ فائل ہو چکی ہے۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/79 جرم 17/39, 17/601, 18/1292, 18/539 میں پولیس کی طرف سے جوڈیشل انکوائری کا تحرک ہوا جو تاحال پینڈنگ کورٹ میں ہے جبکہ مقدمہ نمبر 18/880 میں جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا جا رہا ہے۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

مقامی پولیس کے مطابق کوئی انکوائری نہ ہوئی ہے۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/331 کی انکوائری کروائی گئی جو اصلی ہے۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17-06-16/235 تھانہ ہنجروال کوئی ملزم ہلاک نہ ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 17-05-29/547 تھانہ سندر ملزم نادر عباس اپنے ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 17-08-13/120 تھانہ سندر، جوڈیشل انکوائری کا تحرک کیا گیا ہے، مقدمہ نمبر 407/ 07.04.18 تھانہ سبزہ زار ملزمان کی فائرنگ سے راہ گیر عبدالمالک ہلاک ہوا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی، مقدمہ نمبر 18-05-04/238 تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن کوئی ملزم ہلاک نہ ہوا ہے اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی ہے، مقدمہ نمبر 19.06.18/746 تھانہ سبزہ زار ملزم زخمی ہوا تھا اس لئے جوڈیشل انکوائری نہ ہوئی ہے۔

(د) مہتمم پولیس سٹی ڈویژن آپریشن لاہور

1۔ تھانہ شادباغ: (2 کس ہلاک) 1۔ محمد علی 2۔ افتخار

2۔ تھانہ اسلام پورہ: (2 کس مفرور) 2 کس نامعلوم

مہتمم پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

تعداد ہلاک ملزمان 14 کس، کوئی بھی ملزم زخمی حالت میں گرفتار نہ ہوا، تعداد مفرور ملزمان 16 کس نامعلوم۔

مہتمم پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/39 میں دو ملزمان ہلاک ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/601 میں تین ملزمان ہلاک ہوئے۔ مقدمہ نمبر 18/539 میں دو ملزمان گرفتار ہوئے جن میں سے ایک زخمی ہوا۔ مقدمہ نمبر 18/1292 میں ایک ملزم ہلاک (ایک) گرفتار ہوا۔ مقدمہ نمبر 18/880 میں ایک ملزم ہلاک ہوا۔

مہتمم پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

اس پولیس مقابلہ میں کوئی شخص ہلاک نہ ہوا تھا جبکہ ایک ملزم عدنان اپنے ہمراہی ملزمان کی فائرنگ سے زخمی ہو کر گرفتار ہوا تھا۔

مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

مقدمہ نمبر 17/987 میں دو ملزم فرار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/331 میں چار ڈاکو ہلاک ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/759 میں ایک ملزم گرفتار ہوا اور دو ملزم فرار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/417 میں دو کس ملزم زخمی حالت میں گرفتار ہوئے۔ مقدمہ نمبر 17/54 میں ایک کس ملزم ہلاک ہوا اور ایک فرار ہوا۔

مہتمم پولیس صدر ڈویژن لاہور

تھانہ ہنجروال مقدمہ نمبر 235/16-03-17 میں پانچ کس فرار ہوئے جبکہ کانسٹیبل شوکت 1485/C زخمی ہوا تھانہ سندر مقدمہ نمبر 547/29-05-17 میں نادر عباس عرف لکھا ہلاک ہوا نازیہ بی بی دختر محمد حنیف گرفتار جبکہ مقدمہ نمبر 120/13-02-18 میں ایک کس وقار ہلاک ہوا ایک کس ریحان جمیل زخمی ہوا، تھانہ سبزہ زار میں مقدمہ نمبر 407/07-04-18 میں ایک کس محمد قاسم گرفتار ایک کس محمد جاوید فرار ہوا جبکہ مقدمہ نمبر 746/19-06-18 میں ایک کس گرفتار عدیل زخمی جبکہ ایک کس عابد علی گرفتار ہوا، تھانہ مصطفیٰ ٹاؤن مقدمہ نمبر 238/04-05-18 میں دو کس نامعلوم فرار۔

ضلع سرگودھا میں جھوٹی ایف آئی آر کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

463:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ صدر ضلع سرگودھا میں 14۔دسمبر2018 کوPunjab prohibition of expressing matters on walls act 1995 کے تحت ایف آئی آر درج ہوئی اگرہاں تو کن دفعات کے تحت درج ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو ایف آئی آر درج ہوئی ہے وہ جھوٹ کی بنیادوں پر درج کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جھوٹ پر مبنی ایف آئی آر کو خارج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تووجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیراعلیٰ(جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) تحریر ہے کہ مورخہ 14.12.2018 کو تحریری درخواست ازان احسان اللہ ولد امیر رجب خان قوم پٹھان سکنہ مقام حیات سرگودہابر خلاف حامد نواز ولد انصار حیدر قوم اعوان سکنہ چک 39 شمالی گزاری جس پر محمد ریاض ASI نے مقدمہ نمبر 557 مورخہ 14.12.2018 بجرم 2 وال چاکنگ ایکٹ1995 تھانہ صدر درج رجسٹر کر کے تفتیش مقدمہ لیاقت علی ASI بھجوائی جس نے ملاحظہ موقع گواہان کے بیانات تحریر کئے۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے کہ دوران تفتیش حالات وواقعات جھوٹے پائے گئے۔

(ج) مقدمہ جھوٹا ثابت ہونے پر لیاقت علی ASI نے مورخہ 24.12.18 کو رپورٹ اخراج مرتب کی جس کی تصدیق محمد الیاس I/SHO نے کی۔بعد ازاں مدعی مقدمہ احسان اللہ نے تفتیش تبدیلی کے لئے درخواست گزاری جو ڈسٹرکٹ سٹینڈنگ بورڈ کی میٹنگ مورخہ 30.1.2019 میں پیش کی گئی۔سٹینڈنگ بورڈ کے ممبران نے تفتیش تبدیلی کے لئے مدعی کی درخواست recommend کی جس پر مقدمہ ہذا کی تفتیش بحوالہ حکم نمبری CMO/501/498 مورخہ 19-02-04 تبدیل ہوکر غلام

عباس DSP/SDPO بھلوال سرکل کے سپرد ہو چکی ہے جہاں پر تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

لاہور شہر میں گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی بڑھتی ہوئی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

484: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ہر روز اوسطاً تین شہری کار اور پندرہ موٹر سائیکل سے محروم ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گیارہ ماہ میں لاہو شہر سے 6 ہزار 10 گاڑیاں و موٹر سائیکل چوری ہو گئیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جنوری 2018 سے آج تک لاہور شہر میں کتنے موٹر سائیکل و کاریں چوری ہوئیں یا چھینی گئیں، کتنی بر آمد ہوئیں اور کتنی شہریوں کے حوالے کی گئیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) ماہ جنوری 2018 سے آج تک مورخہ 06.03.2019 لاہور شہر میں کار چھیننے کے 16 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جبکہ ان درج شدہ مقدمات میں سے سات کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی بائیس کاریں بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر اضلاع کی چھ کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں ٹوٹل بر آمد شدہ کاریں 35 ہیں۔

موٹر سائیکل چھیننے کے 482 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 207 موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی 82 موٹر سائیکلز بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کے مقدمات

کی دو موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ سائیکلز 291ہیں۔دیگر وہیکل چھیننے کے 33 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 12 بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چھینی گئی سات دیگر وہیکلز بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کی دو وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں ٹوٹل بر آمد شدہ دیگر وہیکلز 21ہیں۔

کار چوری کے 505 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں درج شدہ مقدمات میں سے 175 کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ 520 کاریں بر آمد ہوئیں علاوہ ازیں دیگر ضلع کی چوری شدہ 155 کاریں بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ کاریں850ہیں۔

موٹر سائیکل چوری کے 6844 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 138 2موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ 1138 موٹر سائیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ٹوٹل بر آمد شدہ موٹر سائیکلز 3276ہیں۔

دیگر وہیکل چوری کے 507 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان درج شدہ مقدمات میں سے 150 دیگر وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں جبکہ اسی عرصہ کے دوران پچھلے سالوں کی چوری شدہ 133 دیگر وہیکلز بر آمد کر کے حوالے اصل مالکان ہوئیں۔ ٹوٹل بر آمد شدہ دیگر وہیکلز 283ہیں۔

گجرات میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

486:چودھری اشرف علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات کی حدود میں کتنے تھانہ جات اور پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں؟

(ب) گجرات میں امن عامہ کے لئے کون کون سی پولیس فورسز کام کر رہی ہیں؟

(ج) گجرات میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں اور ان پر قابو پانے میں کیا مشکلات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گجرات کی حدود میں 23 تھانہ جات اور 25 پولیس چوکیاں قائم کی گئی ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گجرات میں امن عامہ کے لئے پنجاب پولیس، ایلیٹ فورس، سپیشل برانچ، CTD، ٹریفک پولیس اور پٹرولنگ پولیس کام کر رہی ہیں۔

(ج) ضلع گجرات کی کل آبادی تقریباً 28 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جبکہ پولیس فورس کی تعداد 4452/- افسران وملازمین ہیں اس کے باوجود بہترین حکمت عملی کی وجہ سے ضلع گجرات کے کرائم میں پچھلے سالوں کی نسبت واضح کمی آئی ہے گجرات پولیس امن عامہ اور لاء اینڈ آرڈر کو مزید مؤثر بنانے کے لئے موجودہ وسائل میں مزید کوشاں ہے۔

ساہیوال ضلع اور تحصیل میں تھانہ جات وچوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

509: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال تحصیل اور ضلع میں کتنے تھانہ جات وچوکیاں ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ تھانہ جات / چوکیاں اس ضلع کی علاقائی ضروریات کے مطابق کافی ہیں؟

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر حکومت اس ضلع میں مزید تھانہ وجات وچوکیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ضلع ہذا حکومت کی پالیسی کے مطابق کتنے تھانہ جات میں انسپکٹرز اور کتنے تھانہ جات میں پالیسی کے برعکس سب انسپکٹرز تعینات ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) ضلع کی پولیس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان میں کتنی درست اور کتنی خراب / ناکارہ ہیں سال 17-2016 اور سال 18-2017 میں ان کے POL مرمت پر کتنے اخراجات آئے؟

(و) ضلع میں مزید کتنے افسران / نفری کی ضرورت ہے نیز کتنے تھانہ جات / چوکیاں کرایہ وقبضہ کی جگہ پر ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ہذا میں اس وقت 17 تھانے اور چار چوکیاں ہیں۔

(ب) موجودہ آبادی کے لحاظ سے موجودہ تھانہ جات اور چوکیاں ناکافی ہیں۔ موجودہ آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید تھانہ جات اور چوکیاں بنانے کی ضرورت ہے۔

(ج) بڑھتے ہوئے جرائم اور آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید تھانہ جات اور چوکیوں کا قیام ضروری ہے۔

(د) اس وقت ضلع ہذا کے تھانہ جات میں 12 انسپکٹر تعینات ہیں۔
حکومت کی پالیسی کے برعکس کوئی بھی سب انسپکٹر تھانہ جات میں تعینات نہ ہے۔

(ہ)

کل گاڑیاں ضلع ہذا	=	126
کنڈم	=	12
آف روڈ	=	6
ورکنگ کنڈیشن	=	108

سال17-2016میں-/8865743مرمت پر خرچ ہوئے۔
سال18-2017میں-/9526987مرمت پر خرچ ہوئے۔
سال17-2016میں-/POL 86031611پر خرچ ہوئے۔
سال18-2017میں-/POL 81755725 پر خرچ ہوئے۔

(و) ضلع ہذا میں ذیل نفری کم ہے:

DSP/Legal	=	02
Inspr: Legal	=	05
Inspector	=	03
SI:	=	09
ASI	=	11
Constable	=	44

ذیل تھانہ جات اور چوکیاں کرایہ پر ہیں

1۔ تھانہ کیر

2۔ تھانہ غلہ منڈی

3۔ تھانہ اوکانوالہ

1۔ چوکی گیمبر

2۔ چوکی کوٹ خادم علی شاہ

3۔ چوکی شریں

سی ٹی ڈی کے صوبہ میں اب تک کئے گئے آپریشنز سے متعلقہ تفصیلات

525: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سی ٹی ڈی نے اب تک صوبے بھر میں کتنے آپریشن کئے ہیں؟

(ب) ان آپریشن کے دوران کتنے افراد ہلاک ہوئے اور کتنے گرفتار کئے گئے؟

(ج) یہ آپریشنز کن بنیادوں پر کئے گئے اس کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سی ٹی ڈی ملک دشمن عناصر اور دہشت گردوں کے خلاف اب تک 16963 انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز عمل میں لا چکی اور 81263 combined آپریشنز میں لوکل پولیس کی راہنمائی کر چکی ہے۔

(ب) دوران آپریشنز 179 افراد ہلاک ہوئے اور 24212 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

(ج)

1. (Intelligence Based Operations) خفیہ معلومات کی بنیاد پر کئے گئے۔
2. کومبنگ آپریشنز assessment کی بنیاد پر کئے گئے۔

اوکاڑہ: پی پی۔189 میں تھانہ جات کی تعداد و نفری سے متعلقہ تفصیلات

538: جناب منیب الحق: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ میں تھانہ جات کے نام علاقہ وار بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں جن کی آبادی بہت زیادہ ہے اور تھانہ جات آبادی کے حساب سے ناکافی ہیں؟

(ج) مذکورہ تھانہ جات میں کتنی نفری موجود ہے نفری کی تعداد عہدہ وار بیان فرمائیں اور ہر تھانہ جات میں کتنی گاڑیاں ہیں؟

(د) مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کتنی ہے نیز 2018 سے اب تک کتنے اشتہاری گرفتار کئے گئے اور کتنے گرفتار کرنے ابھی باقی ہیں جو گرفتار نہیں کئے گئے ان کے گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ کی آبادی کے تناسب سے تھانہ جات کی تعداد بڑھانے اور گرفتار نہ ہونے والے اشتہاریوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پی پی۔189 کی حدود میں تین تھانہ جات (اے ڈویژن، بی ڈویژن اور صدر اوکاڑہ) ہیں۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ ایک تھانہ کی حدود میں کافی چکوک ہیں اور آبادی کے تناسب کے لحاظ سے تھانہ جات کی تعداد ناکافی ہے۔

(ج) تھانہ اے ڈویژن میں نفری کی کل تعداد 78 ہے جن میں ایک انسپکٹر، چار سب انسپکٹر، سات اسسٹنٹ سب انسپکٹر، دو ہیڈ کانسٹیبل، 63 کانسٹیبل اور ایک لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ تھانہ بی ڈویژن میں کل نفری کی تعداد 55 ہے جن میں چار سب انسپکٹر، سات اسسٹنٹ سب انسپکٹر، پانچ ہیڈ کانسٹیبل، 37 کانسٹیبل اور دو لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں، تھانہ صدر اوکاڑہ میں کل نفری کی تعداد 85 ہے جن میں سے ایک انسپکٹر پانچ سب انسپکٹر، آٹھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، آٹھ ہیڈ کانسٹیبل، 61 کانسٹیبل اور دو لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ ہر تھانہ میں دو عدد گاڑیاں ہیں جن میں ایک موبائل اور دوسری موبائل۔II ہے۔

(د) ان تھانہ جات میں اشتہاریوں کی کل تعداد 1716 ہے جن میں سے 1185 اشتہاری گرفتار ہو چکے ہیں اور 531 اشتہاریوں کی گرفتاری تاحال بقایا ہے۔ بقایا اشتہاری روپوش ہیں اور اکثر سکونت ترک کر چکے ہیں مقامی پولیس ان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے اور تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔

(ہ) آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں اضافہ حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے۔ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے مقامی پولیس ان کے مسکن ہائے پر ریڈ کر رہی ہے اور اس حوالہ سے ہفتہ وار میٹنگ بھی کی جاتی ہے۔

لاہور شہر میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک
ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

539: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک کتنی ڈکیتی کی وارداتیں تھانوں میں رجسٹر ہوئیں؟

(ب) کتنی FIR رجسٹر ہونے کے بعد ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں؟

(ج) کتنی وارداتوں کا مال مسروقہ ڈکیتی واپس دلوایا جا چکا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) بروئے رپورٹ جملہ ڈویژنل SSP انوسٹی گیشن لاہور تحریر ہے کہ شہر لاہور میں جنوری 2019 سے فروری 2019 تک ڈکیتی کے کل سات مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا مقدمات میں کل 25 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔

(ج) ان مقدمات میں ملزمان سے کل -/9520000 روپے برآمدگی ہو چکی ہے

لاہور میں پتنگ بازی کی روک تھام
کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

541: محترمہ کنول پرویز چوہدری: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پتنگ بازی پر پابندی کے حوالہ سے محکمہ کیا حکمت عملی اپنائے ہوئے ہے؟

(ب) لاہور شہر خصوصاً اور صوبہ بھر میں بالعموم پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کر رہا ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے کوئی compaign چلا رکھی ہے تو تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

بروئے رپورٹ جملہ SDPO/SHO صاحبان اقبال ٹاؤن ڈویژن میں پتنگ بازی پر پابندی کے قانون پر سختی سے عملدرآمد کیا جاتا ہے اور ایسی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

پتنگ بازی پر پابندی کے حوالے سے پتنگ سازوں، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جارہا ہے اس سلسلہ میں خصوصی ٹیمیں آؤٹ کی جاتی ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام SDPOs اور SHOs کینٹ ڈویژن لاہور کو دوران میٹنگ ہدایات دی گئی ہیں کہ پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کوئی کسر اُٹھانہ رکھیں جو شخص یا کوئی بچہ پتنگ بازی جیسے جان لیوا کھیل میں پایا جائے تو اس کے خلاف بلاامتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

تمام وسائل کو بروئے کار لایا جارہا ہے اس معاملہ میں زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور

پتنگ بازی پر پابندی کے حوالہ سے ہر ممکن عملدرآمد کروایا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کے حوالے سے کڑی نگرانی کی جارہی ہے ۔ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف رواں سال کے دوران 200 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا میں پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے تمام پولیس فیلڈ سٹاف کو بریف کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں weekend پر سپیشل ٹیمیں آؤٹ کی جاتی ہیں اور اونچی بلڈنگز پر OP ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو آس پاس کے علاقہ میں نظر رکھتے ہوئے پتنگ بازی کرنے والوں کی نشاندہی کرتے ہیں جس پر سپیشل ٹیم ریڈ کرکے قانونی کارروائی کرتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

سال رواں میں پتنگ سازوں ، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 144 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔SDPO صاحبان کو پتنگ سازوں، پتنگ فروشوں اور پتنگ بازوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو شخص پتنگ بازی کرتا ہوا پایا جاتا ہے اس کے خلاف حسب ضابطہ قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

رواں سال کے دوران 800 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ تمام وسائل کو بروئے کار لایا جارہا ہے اس معاملہ میں زیرو ٹالرنس پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ جو بھی پتنگ بازی کرتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور

رواں سال کے دوران ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 548 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں گرفتار ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور ملزمان کے قبضہ سے بھاری مقدار میں پتنگیں اور ڈور برآمد کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور

ڈویژن ہذا کے زیر انتظام تھانہ جات میں پتنگ بازی پر پابندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف رواں سال کے دوران 200 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور

عوام الناس میں پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے سلسلہ میں کیبل ٹی وی پر اشتہار چلائے جاتے ہیں۔ علاقے میں بینرز اور پوسٹر لگائے جاتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے سوشل میڈیا، کیبل اور ٹی وی پر اشتہارات نشر کروائے جارہے ہیں۔ مساجد اور اجتماعات میں اعلانات کروائے جارہے ہیں شہریوں میں پمفلٹ اور بینر تقسیم کئے جارہے ہیں اہم مقامات، سڑکوں اور چوراہوں میں پمفلٹ اور بینر آویزاں کئے جارہے ہیں تعلیمی اداروں میں منعقدہ سیمینار میں بھی اس حوالے سے طلباء کو خصوصی طور پر بریف کیا جارہا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور

پتنگ بازی ایک جان لیوا کھیل ہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے اور جان سے بھی گئے پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے کہ یہ ایک جان لیوا کھیل ہے اپنے بچوں کو اس جان لیوا کھیل سے بچائیں۔ شہر کی مشہور جگہوں پر بینر لگے ہوئے ہیں اور اس سلسلے مساجد میں اعلانات بھی کروائے جاتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور

پتنگ بازی کی روک تھام کے لئے آگاہی مہم کی بابت مسجد ہائے میں اعلانات، مقامی کیبل پر اشتہار پمفلٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور
پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے کیبل پر اشتہارات چلائے جاتے ہیں مساجد میں اعلانات کروائے جاتے ہیں اور سرکاری گاڑیوں پر انسداد پتنگ بازی کے بارہ میں فلیکس اور علاقہ میں بینر لگائے جاتے ہیں۔ مزید اس بارہ میں تمام SHO، SDPO صاحبان کو پتنگ بازی و پتنگ فروشی کے انسداد کے لئے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور
پتنگ بازی کے نقصانات سے آگاہی کے لئے عوام والناس میں پمفلٹ تقسیم کروائے جا رہے ہیں مارکیٹ ہائے میں بینر لگوائے جا رہے ہیں اور ٹی وی کیبل پر اشتہارات چلوائے جا رہے ہیں۔

چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں
بچوں کی کفالت و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

546: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 18-2017 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں کتنے بچے زیر کفالت رہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو نے ان بچوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کیں؟

(ج) کیا چائلڈ پروٹیکشن بھکاری بچوں کی بھی کفالت کرتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) 18-2017 کے دوران چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں اوسطاً 820 بچے زیر کفالت رہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ، لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 مفلس اور مشکل حالات کا شکار بچوں کو قانون کے مطابق مدد فراہم کرتی ہے۔

نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو ان بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کی ہدایت پر رکھتا ہے جہاں ان بچوں کی تعلیم وصحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست ہے اور ان کو صحت مندانہ سرگرمیوں ملوث کیا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے انسٹیٹیوٹس میں مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

1. چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے گھریلو تشدد اور جنسی استحصال اور مشکل حالات کا شکار بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔
2. چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے انسٹیٹیوٹس میں قیام پذیر بچوں کو مفت قانونی مشاورت دی جاتی ہے۔
3. انسٹیٹیوٹ میں رہائش پذیر بچوں کو مناسب خوراک، لباس اور علاج معالجے کی سہولت دی جاتی ہے۔
4. انسٹیٹیوٹ میں رہائش پذیر بچوں کے لئے رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیوروPunjab Destitute and Neglected Children Act 2004 بچوں کا بھیک مانگنا خلاف قانون ہے کوئی فرد ادارہ یا گروہ بچوں سے بھیک منگواتا ہے تو اس کی کم از کم سزا تین سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ ہے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی ریسکیو ٹیموں کو سڑکوں، ہسپتالوں، مصروف چوراہوں، ریسکیو آپریشنز کرتی ہیں اور بھیک مانگنے والے بچوں کو اپنی حفاظتی تحویل میں لیتی ہیں اور قانونی چارہ جوئی کی جاتی ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس خاندانوں کے بچے جن کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں ہے اور والدین یا ان کے لواحقین انہیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے بچوں کو PDNC Act کے تحت حفاظتی تحویل میں لیتا ہے گھروں سے بھاگے ہوئے گمشدہ لاوارث یا ایسے بچے جن کے والدین یا لواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تا کہ وہ معاشرے کے کار آمد شہری بن سکیں۔

ضلع گجرات میں مویشی چوری کے درج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

553: چودھری اشرف علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2018 سے آج تک مویشی چوری کے کتنے مقدمات درج کئے گئے، تھانہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج ہونے والے مقدمات میں کتنی وارداتوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے اور کتنی وارداتوں کا سراغ لگانا ابھی باقی ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں جن وارداتوں کا سراغ لگایا گیا ہے ان میں کتنے مویشی چوری ہوئے تھے اور کتنے مویشی بر آمد کئے گئے؟

(د) کیا بر آمد شدہ مویشی اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے۔ اگر ہاں تو کب، کن افسران کی موجودگی میں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2018 تا 14.06.2019 تک مویشی چوری کے کل 117 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں درج ہونے والے مقدمات میں 104 وارداتوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے جبکہ 13 مقدمات کا سراغ براری کی جارہی ہے۔ انشاء اللہ جلد از جلد ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمات کو یکسو کیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں جن وارداتوں کا سراغ لگایا گیا ہے ان میں کل 261 مویشی چوری ہوئے اور ان میں سے 184 مویشی برآمد کئے جاچکے ہیں۔

(د) برآمد شدہ مویشی زیر نگرانی پولیس افسران اصل مالکان تک پہنچا دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع پاکپتن میں تھانہ جات وچوکیوں کے قیام کے لئے سرکاری اراضی اور کرایہ کی عمارتوں سے متعلقہ تفصیلات

555:**جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں کتنے تھانہ جات / چوکیوں کی عمارات سرکاری اراضی میں واقع ہیں اور کتنے کرایہ جات کی عمارت پر ہیں اور کتنی عمارتیں زیرقبضہ پولیس ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان تھانہ جات / چوکیوں پر کون کون سے ایس ایچ او انچارج انوسٹی گیشن آفیسر تعینات ہیں ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) ان تھانہ جات کا سال 18-2017 کا کرائم ریٹ کیا تھا اور سال 19-2018 کا کیا کرائم ریٹ ہے تھانہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں مزید برآں کرائم ریٹ میں تبدیلی کی کیا وجوہات ہیں تعینات عملہ کی کارگردگی کیا ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع پاکپتن شریف میں 9 تھانہ جات محکمہ پولیس کی الاٹ شدہ اراضی میں واقع ہیں اور دو تھانوں اور تین چوکیوں کی عمارت کرایہ پر ہیں جبکہ تھانہ سٹی عارف والا، چوکی دربار بابا فرید چوکی لاری اڈا عارف والا، چوکی EB/50 اور چوکی رحم کوٹ سرکاری اراضی میں واقع ہیں اور زیر استعمال محکمہ پولیس ہیں۔

محکمہ پولیس کی الاٹ شدہ اراضی میں واقع تھانہ جات کی تفصیل:۔

1۔ تھانہ فرید نگر 2۔ تھانہ سٹی پاکپتن

3۔ تھانہ صدر پاکپتن 4۔ تھانہ چک بیدی

5۔ تھانہ ملکہ ہانس 6۔ تھانہ قبولہ شریف

7۔ تھانہ صدر عارف والا 8۔ تھانہ احمد یار

9۔ تھانہ قبولہ شریف

جو کرایہ پر ہیں۔

1۔ تھانہ کلیانہ 2۔ تھانہ رنگ شاہ

3۔ چوکی ترکھنی 4۔ چوکی سکندر چوک

5۔ چوکی فرید کوٹ

(ب) تھانہ جات / چوکیوں پر تعینات ایس ایچ او اور انچارج انوسٹی گیشن کی تفصیل تھانہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ضلع پاکپتن میں سال 18-2017 میں 6310 مقدمات درج رجسٹر ہوئے اور سال 19-2018 میں 5863 مقدمات درج رجسٹر ہوئے لہٰذا کرائم ریٹ کو کافی حد تک کنٹرول کیا گیا ہے اور تعینات عملہ کو اس بابت حتی المقدور کوشاں رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ تھانہ وار کرائم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سود کے غیر شرعی کاروبار
کے خاتمہ سے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

585: چودھری اشرف علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سود کے غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے The Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 اور The Punjab Usurious Loans Ordinance 1959 موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قوانین کی موجودگی کے باوجود سود کا کاروبار عروج پر ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سود کے کاروبار کی وجہ سے غریب، غریب تر ہوتا جارہا ہے اور آخر میں لوگ حالات سے تنگ آکر خودکشی کر لیتے ہیں کیونکہ مجوزہ رقم ادا کر کے بھی وہ ایک غیر قانونی معاہدہ کی وجہ سے غلامی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سود کے غیر قانونی اور غیر شرعی کاروبار کو روکنے کے لئے متذکرہ قانون موجود ہے۔

(ب) سال 2018 میں سود خوروں کے خلاف کل 175 مقدمات رجسٹر ہوئے جن میں صرف دو مقدمات زیر تفتیش ہیں جبکہ 39 مقدمات جھوٹے ہونے کی بناء پر خارج ہوئے۔124 مقدمات میں ملوث 209 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں جمع کروائے جبکہ سال 2019 میں کل 29 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے دو خارج جبکہ پانچ چالان ہوئے۔ بقیہ 22 مقدمات زیر تفتیش ہیں چالان شدہ مقدمات میں کل گیارہ ملزمان چالان عدالت ہوئے۔

(ج) سود نہ دے پانے کی وجہ سے خودکشی کا کوئی وقوعہ پنجاب میں نہ ہوا ہے۔

(د) صوبہ بھر میں سود خوروں کے خلاف مؤثر طریقے سے کارروائی جاری ہے، اس مکروہ کھیل کے تدارک کے لئے صوبہ بھر میں The Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 کے نام سے قانون نافذ العمل ہے۔ محکمہ پولیس کو جب بھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر مقدمہ درج کر کے ملوث ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: میاں شفیع محمد مجلس استحقاقات کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14 اور 15 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

میاں شفیع محمد: جناب سپیکر! بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ حنا پرویز بٹ کی تحریک استحقاق نمبر 16 ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

لاہور پولیس کا معزز ممبر کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 21۔اگست 2019 کو مسلم لیگ(ن) کے راہنماؤں کی احتساب عدالت میں پیشی کے لئے احتساب عدالت لاہور میں جگہ جگہ پرناکے لگائے ہوئے تھے اور پولیس اہلکاروں نے ہمیں عدالت کے احاطہ میں جانے سے روکا، وہاں پر تعینات پولیس اہلکاروں نے بہت بدتمیزی کی، دھکے دیئے اور خاموشی سے کھڑے ہونے کو کہا۔

جناب سپیکر! میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایک ایم پی اے ہوں تو وہاں پر موجود پولیس اہلکاروں نے کہا کہ ہم کسی ایم پی اے کو نہیں جانتے۔ آپ ایم پی اے ہو تو کیا کریں؟

جناب سپیکر! عدالت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد جب ہم باہر نکلے تو پارٹی ورکرز نعرے لگا رہے تھے، یکایک پولیس اہلکاروں نے تشدد کرنا شروع کر دیا، گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور سب کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے رہے۔

جناب سپیکر! اس سارے واقعہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ جب آپ پہلے سپیکر تھے اُس وقت بھی اور جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت بھی میں نے کبھی کسی ممبر کی طرف سے پیش کی جانے والی

تحریک استحقاق کو oppose نہیں کیا کیونکہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس ایوان میں موجود تمام ممبران کا استحقاق برابر ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ حنا پرویز بٹ نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں انہوں نے specifically کسی کے متعلق نہیں لکھا۔ اب وہاں پر پولیس کے دو ہزار اہلکار تعینات ہوتے ہیں۔ اب دو ہزار اہلکاروں میں سے میں کس کے خلاف کارروائی کروں؟

جناب سپیکر! اگر محترمہ نے اپنی تحریک میں specifically کسی کے متعلق یہ لکھا ہوتا کہ اس نے بدتمیزی کی ہے تو اسے بُلا کر پوچھا جا سکتا تھا اور اس تحریک کو مجلس استحقاقات کے سپرد بھی کیا جا سکتا تھا لیکن اس میں specifically کسی کا ذکر نہیں ہے اس لئے میں عرض یہ کروں گا کہ محترمہ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں۔ اگر ان کے ذہن میں specifically کوئی نام ہے تو بتا دیں میں ان کو بُلا کر پوچھ لیتا ہوں اور ان کی تسلی بھی کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے قطعی طور پر کوئی ایسی ہدایت نہیں ہے کہ کسی کے ساتھ بدتمیزی کی جائے۔ یہ ایک مبہم سی تحریک استحقاق ہے اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس تحریک استحقاق کو dispose of فرمایا جائے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! احتساب عدالت میں ہمارے راہنماؤں کی کل بھی پیشی ہے اور ہم لوگوں نے کل بھی جانا ہے۔ میں گزارش کروں گی کہ آپ ہدایت کر دیں کہ وہاں پر کسی ایم پی اے کے ساتھ misbehave نہ کیا جائے۔ میرے پاس specific نام بھی موجود ہے اور وہاں پر کیمرے لگے ہوئے ہیں اور پولیس کے اعلیٰ افسران کو معلوم ہوتا ہے کہ کون کون ڈیوٹی پر ہیں۔ وہاں پر سب ایم پی ایز کے ساتھ بہت زیادہ misbehave ہوتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بھی اسی حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں کل کے لئے آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ ہمیشہ ہم بات کرتے رہے ہیں کہ اس ہاؤس کے اندر اعلیٰ روایات کو اپنایا جائے اور ہر ایک معزز ممبر کی بات کو یہاں پر سُنا جائے اور

اس پر عمل کیا جائے۔ کل آپ اور وزیر قانون کی طرف سے جو gesture دکھایا گیا اس کو میں معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بہت زیادہ appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم سب parliamentarians ہیں۔ ہماری leadership اور ہمارے ساتھی گرفتار ہیں۔ جس طرح آج خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق کی پیشی تھی۔ کل محترمہ مریم نواز شریف اور جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے پیش ہونا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہاں پر جانا چاہئے۔ جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا ہے کہ وہاں پر پولیس کے بہت سے اہلکار ڈیوٹی دیتے ہیں لہٰذا آپ specifically کسی کا نام لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں پر پولیس کا جو انچارج ہے اسے حکومت کی طرف سے یہ پیغام جانا چاہئے کہ یہ لوگ دہشت گرد نہیں ہیں، یہ لوگ ووٹ لے کر آئے ہوئے ہیں، منتخب نمائندے ہیں اور یہ پنجاب اسمبلی میں پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جب معزز ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی جاتی ہے تو پھر عام لوگوں کے ساتھ پولیس کا کیسا برتاؤ ہو گا؟

جناب سپیکر! میں نے بھی اسی issue کے اُوپر ایک تحریک استحقاق دی ہوئی ہے کہ پولیس نے وہاں پر manhandle کیا۔ وہاں پر معزز ممبران کے ساتھ بدتمیزی کی جاتی ہے اور انہیں روکا جاتا ہے۔ جب لاہور کے اندر لاہور کی عدالتوں میں یہ سلوک ہو رہا ہے تو پھر پنجاب کے دُور اُفتادہ علاقوں میں پولیس کیا کر رہی ہو گی؟ خدارا اس پولیس کلچر کو جو ہم نے بڑی مشکل سے ٹھیک کیا تھا دوبارہ خراب کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے اللہ اکبر، واہ واہ کی آوازیں آئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔

Order please. Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر انہوں نے اس طرح کرنا ہے تو پھر ہم بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ چھیڑا نہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب آپ نے نکتہ طرح دے دیا ہے۔ دو دن پہلے ہائیڈ پارک لندن کے اندر جناب سلمان شہباز کو جنرل پرویز مشرف ملے تھے۔ جناب سلمان شہباز نے یہ کہا کہ

میں نے چلتے ہوئے کسی بزرگ کو دیکھا جسے وہیل چیئر پر لے کر جا رہے تھے۔ مجھے ایسے لگا کہ وہ جنرل پرویز مشرف ہیں چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا۔ میں جب ان کو ملا تو وہ رونا شروع ہو گئے اور انہوں نے وہاں پر بہت زیادہ معذرت کی۔ کہنے کا مطلب ہے کہ وقت اور حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ آج جن حوالاتوں یا جیلوں کے اوپر آپ پہرے لگا رہے ہیں کل وہیں پہرے آپ پر لگیں گے کیونکہ اب جیل جانے کا وقت آپ کا آ چکا ہے۔ آپ نے اس ملک کے اندر جو کرپشن کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ کافی تفصیل سے بات کر چکے ہیں اب آپ تشریف رکھیں۔ سب سے پہلے میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا! یہ ہدایت جاری کریں کہ جہاں پر ہمارے معزز ایم پی اے صاحبان جائیں تو ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اب صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ سیاست کرنے کے لئے ہائیڈ پارک لندن کا رُخ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر جنرل پرویز مشرف نے وہیل چیئر پر پہنچ کر معذرت کر لی ہے تو آپ وہیل چیئر پر آئے بغیر ماڈل ٹاؤن کی معذرت کر لیں۔ ضروری نہیں ہے کہ معذرت کرنے کے لئے وہیل چیئر پر آنے کا انتظار کیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے میرے ایک معزز ممبر نے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ 2016 میں ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی تھی۔ اب پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں کر رہے۔ 2013 میں ہمارے ساتھ ایک ظلم ہوا تھا، ہم اتنے سال بول نہیں سکے لیکن کیا موجودہ حکومت بھی اس کا ازالہ نہیں کر سکتی؟ کل ہم نے حزب اختلاف کی بہت زیادہ سمع خراشی برداشت کی ہے لہٰذا اب وہ میری بات بھی تحمل سے سُن لیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دور حکومت میں یہ شدید دباؤ میں رہے ہیں۔ کوئی معاملہ 15-2014 یا 2016 کا ہو ہم ان کو بالکل یہ یاد نہیں کرائیں گے کہ اُس وقت کے حکمرانوں کے خلاف بات کرنے کی آپ میں ہمت اور نہ ہی پہنچ تھی۔ رائیونڈ کی طرف جاتے ہوئے تو آپ کے پَر جلتے تھے۔ پچھلے دس سالوں میں آپ کے ساتھ جتنی زیادتیاں ہوئی ہیں انشاءاللہ تعالیٰ موجودہ حکومت ان کا ازالہ کرے گی۔ اس ہاؤس کے کسٹوڈین یعنی جناب پرویز الٰہی، جناب عثمان احمد خان بُزدار اور جناب عمران خان کے حکم سے آپ کے ساتھ ہونے والی ساری زیادتیوں کا ازالہ کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے جو direction دی ہے اس پر حزب اختلاف کے سب ممبران آپ کے شکر گزار ہیں لیکن اس حوالے سے وزیر قانون کی طرف سے ہاؤس میں کوئی assurance آجانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جناب محمد بشارت راجا نے کہہ دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

رورل ہیلتھ سنٹر 93/D نور پور پاکپتن
کے انچارج کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگہ): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 31۔ اگست 2019 بروز ہفتہ بوقت دن 00-11 بجے میرے حلقہ میں رورل ہیلتھ سنٹر 93/D نُور پور میں صحت کارڈ تقسیم کرنے کی تقریب تھی جہاں پر تقریباً 500 سے زائد افراد نے شرکت کرنا تھی۔

جناب سپکر!میں نے صبح 9:00 بجے RHC کے انچارج ڈاکٹر شیخ مجیب کے پاس اپنے پرسنل اسسٹنٹ کو بھیجا کہ اُن کی مشاورت سے ٹھنڈے پانی اور دیگر سہولیات کا خود مناسب انتظام کریں تاکہ پروگرام میں شرکت کرنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ میرے پرسنل اسسٹنٹ نے ڈاکٹر موصوف سے کہا کہ ہمیں پلاسٹک کا پائپ دے دیں تاکہ ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جا سکے لیکن ڈاکٹر موصوف نے صاف انکار کر دیا اور سٹور کو تالا لگا دیا۔ میرے پرسنل اسسٹنٹ نے کہا کہ اس پروگرام کے مہمان خصوصی پارلیمانی سیکرٹری جناب احمد شاہ کھگہ ہیں لہٰذا آپ مہربانی کر کے ایسا نہ کریں۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف نے سخت لہجے میں کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا اور میرا آپ کے ایم پی اے سے کیا تعلق ہے؟ ڈاکٹر موصوف تضحیک آمیز الفاظ استعمال کر کے فوراً چلے گئے۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف کا میری ذات کے حوالے سے بدتمیزی یا ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا تو میں برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنے حلقے کی عوام کی عزت اور اُن کے استحقاق پر میرا فرض بنتا ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کے ایوان کے ذریعے اُن کی دادرسی کرواؤں۔

جناب سپیکر!ڈاکٹر موصوف کے روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جناب احمد شاہ کھگہ کی اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ جناب محمد ارشد کی تحریک التوائے کار نمبر 19 / 525 ہے وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

بہاولنگر کی ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی اور وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہاکڑہ برانچ نہر ضلع بہاولنگر کی بحالی rehabilitation کے لئے تقریباً 77 کروڑ روپے منظور ہوئے اور اس میں سے 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اس نہر ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ پانی 3100 کیوسک ہے اور ہاکڑہ برانچ نے ہیڈ جھال والا سے 3100 کیوسک پانی لے کر down stream نہروں کو تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ ہاکڑہ برانچ کی capacity کم ہونے کی وجہ سے یہ 2600 کیوسک پانی لیتی ہے جس کا نقصان یہ ہے کہ ہیڈ جھال والا سے آگے ہاکڑہ برانچ میں سے جتنی نہریں نکلتی ہیں 500 کیوسک جو ہاکڑہ برانچ پانی کم لیتی ہے وہ کمی ہاکڑہ برانچ سے نکلنے والی نہروں پر تقسیم کر دی جاتی ہے اور اس تقسیم کا نام وارابندی ہے جس کا کاشتکاروں کو نقصان ہے۔ اس وارابندی کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے 77 کروڑ روپے منظور کئے ہیں اور کام شروع ہو چکا ہے تاکہ ہاکڑہ برانچ اپنا پورا 3100 کیوسک پانی لے اور اس میں سے نکلنے والی نہروں کی وارابندی ختم ہو سکے لیکن اب تک سابقہ تین ماہ سے لے کر تقریباً 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ رقم خرچ ہونے کے بعد یہ حالت ہے کہ ہاکڑہ برانچ نے پہلے سے بھی کم پانی لینا شروع کر دیا ہے یعنی 2600 کی بجائے 2400 کیوسک پر آ گئی ہے۔ حکومت ہماری ہاکڑہ برانچ کی rehabilitation سکیم پر پوری توجہ دے اور یہ 77 کروڑ روپے کی رقم خرچ ہونے کے بعد بھی اگر ہماری وارابندی ختم نہ ہوئی تو عوام و کاشتکار ہمیں اور حکومت کو معاف نہیں کریں گے اور علاقہ پھر 50 سال پیچھے چلا جائے گا کیونکہ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لے کر اب تک ہر نمائندے نے حکومت سے وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا جواب پورا ہو رہا ہے اور رقم ملی ہے۔ اس سے وارابندی ختم ہو جائے گی اور کاشتکار خوشحال

ہو جائیں گے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب محمد ارشد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اہم issue کے حوالے سے تحریک التوائے کار پیش کی ہے۔ بدقسمتی سے canals کی maintenance or rehabilitation کبھی ہماری ترجیحات میں شامل نہیں رہی۔ ہمارے پورے نہری نظام کی maintenance کے لئے ہمیں سال میں تقریباً 6۔ارب روپے ملتے ہیں جبکہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو کوڑا اُٹھانے کے لئے 15۔ارب روپے دیئے جاتے ہیں۔ پچھلی حکومتوں کی ترجیحات ایسی ہی رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میری نظر میں اس صوبے کا سب سے اہم محکمہ آبپاشی یعنی نہری نظام کا ہے جس سے ہماری زراعت چلتی ہے اور دیہی علاقوں کے اندر خوشحالی آتی ہے۔ یہ محکمہ کبھی بھی ہماری ترجیحات میں شامل نہیں رہا۔ جناب محمد راشد نے اپنی تحریک التوائے کار میں کہا ہے کہ ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی کے لئے 77 کروڑ روپے منظور ہو چکے ہیں جبکہ میری معلومات کے مطابق اس کے لئے 87 کروڑ روپے منظور ہوئے ہیں۔ اس کے اُوپر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کے لئے ٹھیکیدار کو 15 فیصد mobilization advance دیا گیا تھا اور اُس نے اب تک 4 کروڑ روپے کا کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد ارشد نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ نہر 3100 کیوسک کے لئے ہے لیکن rehabilitation کے کام پر توجہ نہیں دی گئی جس کی وجہ سے اس کی capacity کم ہوئی ہے۔ انشاءاللہ 2021 تک اس ہاکڑہ برانچ نہر کی rehabilitation کا کام مکمل ہو جائے گا، پھر یہ اپنی designed capacity کے مطابق پانی لے سکے گی اور وارابندی ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اسی موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس پورے ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ میرا ساتھ دیں کیونکہ ہمارے نہری نظام کے اندر ہی ہمارے ملک اور دیہی علاقوں کی خوشحالی کا راز پنہاں ہے۔ ہم اس نہری نظام کو صحیح طریقے سے چلائیں گے تو پھر ہی ہماری ایگریکلچر out put بڑھے گی اور ہمارے لوگوں کو باعزت روزگار ملے گا۔

جناب سپیکر! یہ پورا ایوان میرا ساتھ دے اور ہم اس نہری نظام کو وہ اہمیت دیں کہ جس کا یہ مستحق ہے۔ اگر ہم تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو اس نہری نظام کا سب سے امیر علاقہ ریاست بہاولپور ہوا کرتی تھی۔ نواب صاحب نے 1920 میں یہ نہریں بنوائی تھیں۔ جن غیر آباد علاقوں میں یہ نہریں بنائی گئیں وہاں پر خوشحالی آئی ہے۔ اسی طرح ہمارے Colony Districts میں انگریزوں نے نہریں بنوائی تھیں۔ فیصل آباد، سرگودھا، خانیوال اور اسی طرح کے دوسرے علاقوں کے اندر انہی نہروں کی وجہ سے خوشحالی آئی ہے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس ایوان سے یہ آواز اُٹھائیں گے اور ہم سب اس پر متحد ہوں گے کہ نہری نظام کی دیکھ بھال کے لئے، اس کی maintenance کے لئے، اس کو بڑھانے کے لئے اور پرانے نہری نظام کی rehabilitation کے لئے ہمیں وسائل کا رُخ اس طرف موڑنا ہے۔ میں تو اس بات کو ہر جگہ اُٹھاتا ہوں اور اب مجھے اس معزز ایوان کی support کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس ایوان میں ایک دن نہری نظام پر سیر حاصل بحث کی جائے۔ اس کی کمیوں اور کوتاہیوں کو سامنے لایا جائے اور ایک لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور منصوبہ بنایا جائے کہ ہم نے اس نہری نظام کو کس طرح rehabilitate کرنا ہے اور پھر اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار کے حوالے سے مزید کوئی بات کرنی ہے؟

جناب محمد ارشد: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے جواب سے اس لئے اتفاق نہیں کرتا کہ ان کے پاس current knowledge نہیں ہے۔ ان کے پاس لکھا ہوا جو جواب آیا ہے وہ ہے جبکہ موجودہ صورتحال اور ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں پوائنٹ آف آرڈر پر اسی نہر کے متعلق بات کی تھی کہ یہ نہر 3100 کیوسک پانی کی بجائے 2600 کیوسک پانی لے رہی ہے۔ اس پر 20 کروڑ روپیہ خرچ ہونے کے بعد بھی 2600 کیوسک پانی ہے جبکہ اتنا خرچہ ہونے کے بعد اس کا پانی 2800، 2900 تک جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! آپ نے میری یہ تحریک التوائے کار منظور کی ہے اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ ہماری نسلوں کا معاملہ ہے یہ میرے اکیلے کا معاملہ نہیں ہے یہ تمام سیاسی پارٹیوں کے ایم پی ایز / ایم این ایز کا معاملہ ہے اور اس معاملے میں ہم سب اکٹھے ہیں۔ یہاں پر جناب اعجازالحق نے بھی point scoring کی بات کی، ڈاکٹر صاحب نے بھی، میں نے بھی کی اور لوگوں نے بھی point scoring کی بات کی لیکن یہ point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بات ہماری روزی کی ہے، یہ بات ہمارے بچوں کی پڑھائی کی ہے، یہ بات ہماری بچیوں کی شادیوں کی ہے اور یہ پورے ضلع کا معاملہ ہے۔ ہمارے تمام سابقہ نمائندگان کی مہربانی، میاں محمد شہباز شریف کی مہربانی اور ہمارے متعلقہ وزیر صاحب کی خاص مہربانی سے 77 کروڑ روپیہ کی sanction ہوئی ہے تو 22/20 کروڑ روپیہ خرچ ہو کر اس نہر کی capacity بڑھنی چاہئے تھی یا کم ہونی چاہئے تھی ہمارے لئے یہی مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے اس معاملے کو serious لیا جائے اور اس مسئلے کو عام بحث میں لایا جائے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے ایک دن مقرر کر کے اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کیونکہ ہمارے ضلع کی کپاس کی whiteness پوری دنیا میں مشہور ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات آگئی ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں نے تو اس تحریک التوائے کار کو oppose ہی نہیں کیا۔ تحریک التوائے کار میں یہ ہوتا ہے کہ اس پر بحث کرنی ہے یا نہیں کرنی میں تو پہلے کہہ رہا ہوں کہ اس پر بحث کرنی ہے تو معزز ممبر اس بات کو آگے کیوں لے کر چل رہے ہیں؟ آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کرنے کے لئے ایک دن مقرر کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جیسے وزیر موصوف اس تحریک کو oppose بھی نہیں کر رہے تو اس کا natural outcome یہ ہوتا ہے کہ اس پر دو گھنٹے بحث کی جاتی ہے چونکہ آج وقت کم ہے آپ اس تحریک کو accept فرما کر کوئی دن رکھ کر اس پر بحث کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک accept ہو گئی ہے تو اس پر ایک گھنٹے کی بحث رکھ لیتے ہیں اس پر جناب محمد ارشد بھی بات کر لیں گے، چودھری مظہر اقبال بھی اس پر بات کر لیں گے اور وزیر موصوف اُس کا جواب دیں گے اور اُس پر کوئی لائحہ عمل لے کر آئیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 613 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے لیکن جناب مناظر حسین رانجھا یہ تحریک پیش کریں گے۔

پنجاب میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں میں تبدیل

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 5۔ ستمبر 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب کے آٹھ اضلاع میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں کا منظر پیش کرنے لگے۔ رہائش پذیر بچوں پر بدترین تشدد کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے کئی بچے بھاگنے پر مجبور ہو گئے، بیوروز میں رہائش پذیر بچوں سے مشقت بھی لی جاتی ہے جبکہ بچوں کی تعداد کے حوالے سے بھی تضاد سامنے آیا ہے۔ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان میں کئی کنال رقبے اور کروڑوں روپے کی لاگت سے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں لیکن ان میں بچوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اور جو بچے رہائش پذیر ہیں وہ بھی انتہائی کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ رحیم یار خان اور بہاولپور میں واقع چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش رکھنے والے بچوں کی دل دہلا دینے والی ویڈیوز سامنے آئی ہیں جس میں بچوں کا کہنا ہے کہ انہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں دیا جاتا بلکہ کھانا مانگنے اور غلطی کرنے پر بیلٹوں سے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے کئی بچے وہاں سے فرار بھی ہو چکے ہیں۔ بہاولپور چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں رہائش پذیر بچوں کے خارش سمیت دیگر امراض میں بھی مبتلا ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ بچوں نے بتایا کہ ان سے کچن اور صفائی ستھرائی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ ذرائع کے مطابق چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش پذیر بچوں کے اخراجات کی مد میں لاکھوں روپے کے اخراجات ظاہر کئے جاتے ہیں لیکن ان چائلڈ پروٹیکشن بیوروز میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد میں بھی تضاد سامنے آیا ہے۔ رحیم یار خان بیورو میں رہائش پذیر دو بچوں کو موٹر سائیکل ورکشاپ اور

ٹیلرنگ کے کام پر بھی بھجوائے جانے کا انکشاف ہوا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! I oppose it. میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خبر میری نظر سے بھی گزری تھی اور کل جب ہم اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے briefing لے رہے تھے تو میں نے اس concern کا اظہار کیا تھا جس concern کا معزز ممبر نے اظہار کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری یہ نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی ذمہ داری بھی ہے کہ جو بچے چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں ہیں اُن کو سہولیات فراہم کی جائیں اور اگر اُن کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے تو اُس کا ازالہ بھی کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر بھی اس کو prove کرنا چاہ رہا تھا تو میری استدعا ہو گی کہ اس پر کمیٹی بنا لی جائے، معزز محرک کو بھی اُس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے تو انشاءاللہ ان تمام معاملات کو دیکھ کر نہ صرف چائلڈ پروٹیکشن بیورو، رحیم یار خان یا لاہور بلکہ تمام چائلڈ پروٹیکشن بیوروز سے متعلق ہم ایک comprehensive report جناب کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جیسے وزیر قانون و پارلیمانی امور نے بھی کہا ہے اور میرے خیال میں بھی اس کی کمیٹی بنانی ضروری ہے کہ اتنا بڑا اور اتنا اچھا ادارہ بربادی کی طرف جا رہا ہے اور اس حوالے سے بہت ساری شکایات بھی آئی ہیں۔ اس معزز ہاؤس سے سپیشل کمیٹی بنا دیتے ہیں اُس کمیٹی میں حزب اختلاف کی طرف سے تحریک کے محرک جناب مناظر حسین رانجھا اور محترمہ رابعہ نسیم فاروقی ممبر ہوں گی اور باقی معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ہوں گے تو یہ تحریک التوائے کار dispose of ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! محترم رانا محمد اقبال خان بھی یہی بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ کل یہاں پر آپ نے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز کے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے مہربانی کی اور حکومت نے assurance دی تھی کہ حکومتی بنچز کو اعتماد میں لے کر ہاؤس کو apprise کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے تمام ممبران کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب تک آپ کی طرف سے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے کوئی چیز سامنے نہیں آتی ہم اُس کے اوپر روزانہ احتجاج کریں گے کیونکہ حزب اختلاف کی آواز کو دبانے کی یہ کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مؤقف ہے کہ جب تک قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود نہیں ہوں گے اور ہم نے کل بھی بات کی تھی کہ ہم کسی معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈرز کی بات نہیں کر رہے خواجہ سلمان رفیق کا بھی پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے اُتنا ہی right ہے، جناب محمد سبطین خان کا بھی اُتنا ہی right ہے لیکن چونکہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف حزب اختلاف کو represent کرتے ہیں آپ نے خود جو قانون پاس کیا ہے اُس کے مطابق ہم یہ سمجھتے کہ اس ہاؤس کو جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈرز کے حوالے سے فوری طور پر فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ کسی فرد کی بات نہیں ہے یہ قائد حزب اختلاف کی بات ہے۔ یہ ایک precedent set ہونا ہے جو آئندہ بھی لاگو ہوتا رہے گا۔

جناب سپیکر! میری اس پر آپ سے گزارش ہے کہ آپ وزیر قانون سے اس پر ہونے والی ڈویلپمنٹ کے بارے میں پوچھ کر kindly ہمیں apprise کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ سے یہ بات ہوئی تھی لیکن اس پر میں نے یہی کہا تھا کہ آپ کچھ وقت بھی دیں۔ آپ تھوڑا وقت دیں۔ آپ کو جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا تھا کہ ہمیں تھوڑا وقت دیں۔ اس پر کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ اس میں اللہ بہتر کرے گا۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ نے ہی آرڈر کرنے ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں ورنہ ہمارے لئے مشکلات ہوں گی اور ہم ہاؤس میں نہیں آئیں گے تو پھر آپ کو بھی بُرا محسوس ہو گا۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! آپ کا بڑا احترام ہے۔ آپ قابل احترام سابقہ سپیکر ہیں۔ جی، جناب محمد بشارت راجا!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ کے ساتھ بیٹھ کر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اس میں تھوڑا سا وقت دیں۔ جناب محمد بشارت راجا اور ہم مل کر کر رہے ہیں اور باقی لوگوں سے بھی بات ہو رہی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان کے پاس ویسے ہی وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے جلد ہی فیصلہ کر لیں تو ان کے لئے اچھا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین ہمارا احتجاج اس اسمبلی کی writ منوانے کے لئے ہے اور جب تک ہمارا احتجاج ریکارڈ نہیں ہو گا۔ آج تک لیڈر آف اپوزیشن کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کئے گئے اور انہیں یہاں پر آنے سے روکا جا رہا ہے۔ ہم آج احتجاجاً اس پر یہاں سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے، گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو،
ڈونکی راجا کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی اور واٹس ایپ
کے ضابطے ہم نہیں مانتے کی نعرے بازی کی گئی)

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب چیئرمین: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون

(متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ،

کرسٹل آئس کی فروخت اور استعمال پنجاب 2019

MS SEEMABIA TAHIR: Mr Chairman! Thank You. I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Sheesha Smoking, Use and Sale of the Crystal ice Bill 2019."

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس بل کے حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ میری محترمہ سے بات ہو چکی ہے کہ یہ بل تھوڑا سا conflicting ہے کیونکہ Punjab Prohibition of Sheesha Smoking ایک علیٰحدہ چیز ہے اس کی حد تک تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن Use and Sale of the Crystal Ice Bill اس پر مجھے یہ اعتراض ہے کہ یہ چیز already Anti-Narcotics Act میں covered ہے so میں نے محترمہ سے یہ request کی ہے اس چیز کو بل میں سے delete کر دیا جائے تو Sheesha Smoking پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا محترمہ اس بل میں ترمیم کر کے لے آئیں تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ revise notice لے آئیں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

پی ایس ایف راولپنڈی کے نائب صدر کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! کل گلاس فیکٹری چوک، نزد سلطان کھوہ، راولپنڈی میں ہمارے پی ایس ایف کے نائب صدر راولپنڈی ڈویژن کو قتل کیا گیا ہے اس قتل کے ملزمان بھی نامزد ہیں لیکن ابھی تک کوئی ملزم بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔ سیاسی کارکنوں کا قتل بھی ایک روایت ہی بنتی جا رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ پی ایس ایف کے نوجوانوں کو ماں باپ اس لئے باہر بھیجتے ہیں کہ

جائیں اور وہ بے چارے سڑکوں پر قتل ہو جائیں۔ یہ نماز مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر گھر کی جانب جارہا تھا کہ چار مسلح افراد نے اس پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ کل سے اب تک اس بارے میں کوئی progress ہے اور نہ ہی کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے لہٰذا اس پر پاکستان پیپلز پارٹی شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ فی الفور ملزمان گرفتار کئے جائیں۔ ہم نے اس حوالے سے توجہ دلاؤ نوٹس بھی دیا ہے اور اس کا جواب بھی وزیر قانون منگوائیں کیونکہ یہ بڑی زیادتی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضٰی نے درست فرمایا ہے کہ کل یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ کل شام CPO راولپنڈی سے میری بات ہوئی تھی اور انہیں ہدایت کی تھی کہ اس سلسلے میں فوری طور پر گرفتاریاں عمل میں لائی جائیں۔ اب تک کافی وقت گزر چکا ہے تو میں یہاں سے فارغ ہو کر چیک کر لیتا ہوں کہ اس دوران کیا progress ہوئی ہے لیکن میں معزز ممبر کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ملزمان کو گرفتار کر کے فوری طور پر چالان عدالت میں submit کیا جائے گا۔ جب تک گرفتاریاں نہیں ہوتیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ملزمان کو گرفتار کروانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آپ تھوڑی سی مہلت دے دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو ہم result دیں گے۔ شکریہ

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ کل تک CPO سے رپورٹ منگوا لیں۔ پولیس کے لئے ملزم گرفتار کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ سابق ایم پی اے اشتیاق مرزا کا یہ بھتیجا ہے اور وہ اتنی unknown فیملی نہیں ہے۔ جب پولیس گرفتار کرنے پر آتی ہے تو لوگوں کے مال ڈنگر تک پکڑ کر لے آتی ہے۔ یہ CPO کو حکم دیں کہ کل تک وہ رپورٹ بھی پیش کریں اور ملزم بھی گرفتار کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! آپ کل اس کو take up کریں تو میں انشاء اللہ تعالیٰ کل باقاعدہ ایوان میں اس کی رپورٹ دوں گا کہ اس وقت تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔ شکریہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنا مسئلہ بول دیں۔

جعلی زرعی ادویات کی وجہ سے راجن پور میں کپاس کی فصل پر سفید مکھی کا حملہ

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئرمین! میرے ضلع میں ایک سفید مکھی کی صورت میں آفت آئی ہوئی ہے جس پر میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ زرعی ادویات انتہائی ناقص ہیں اور اس حوالے سے مافیاز کام کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ راجن پور کی پوری کاٹن کی فصل تباہ ہو چکی ہے۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے لیکن مافیاز نے اسے تباہ وبرباد کر دیا ہے لہٰذا کسانوں کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں کیونکہ ناقص بیج اور ناقص زرعی ادویات مل رہی ہیں جبکہ ڈیزل بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ راجن پور کی 80 فیصد فصل تباہ ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ نے سفید مکھی پر point raise کیا ہے جس پر منسٹر زراعت جواب دے دیتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب چیئرمین! یہ بات بالکل صحیح ہے کہ جس دن سے کاٹن کی sowing ہوئی ہے یہ آج تک چلی آ رہی ہے۔ ہمارے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہے لیکن climate change یعنی جس کی وجہ سے سفید مکھی کی پرورش بھی زیادہ ہے اور اس کا حملہ بھی زیادہ ہے۔ سفید مکھی کا issue آج کا نہیں بلکہ تقریباً پچھلے آٹھ دس سال سے چلا آ رہا ہے اور اس پر جو ادویات استعمال ہو رہی ہیں اُن کی resistance کم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے کیونکہ جس طرح موسم چل رہا ہے یہ ہماری کاٹن کے لئے مفید نہیں ہے۔ ہم اس کے لئے future planning پر ریسرچ کر رہے ہیں کہ ہم ایسے بیج introduce کریں جو white fly

resistance ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت کے ساتھ اس کو مزید بہتر کیا جائے گا۔ جہاں تک ادویات کی بات کر رہے ہیں تو میں ہاؤس میں یہ گارنٹی سے کہتا ہوں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کبھی رعایت دی گئی ہے اور نہ ہی ہم کسی کو رعایت دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ملتان میں ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی جعلی ادویات پکڑی ہیں جس پر ایف آئی آر درج کی گئی اور اُن ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ میں بیٹھ کر جو اپنے چھوٹے کسانوں کے لئے مخلص نہیں ہیں یا اُن کسانوں کا دھیان نہیں رکھتے اور خاص طور پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی لاپروائی کرے تو میں وہ ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہم انشاء اللہ اس گورنمنٹ میں کسانوں کے ساتھ کسی قسم کی دھوکا دہی نہیں ہونے دیں گے اور پوری کوشش کریں گے کہ جعلی ادویات آئیں، جعلی کھاد آئے اور نہ ہی مارکیٹ میں جعلی بیج آئیں۔ شکریہ

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: محترمہ مسرت جمشید توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون سزادہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Sentencing Bill 2019. (Bill No. 21 of 2019)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! بڑی اہم بات ہو رہی تھی جو ایگریکلچر سے ریٹائرڈ تھی۔ ہماری روزی روٹی کا مسئلہ ہے اور آپ نے اُس پر کہہ دیا ہے کہ وہ اہم مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے بڑی detail سے جواب دیا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! اُن کا جواب detail سے ہے لیکن وہ کارروائی تو کریں کیونکہ ایک ہی دن میں فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: میں خود کپاس کا کاشتکار ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! میں آپ کو کب کہہ رہا ہوں کہ آپ کاشتکار نہیں ہیں۔ آپ یقیناً کاشتکار ہیں لیکن آپ کو درد بھی رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل درد ہے لیکن انہوں نے detail سے بتا دیا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب چیئرمین! تفصیل سے بتانا نہیں بلکہ کارروائی کرنا مقصد ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہی کارروائی ہے کہ انہوں نے پانچ کروڑ روپے کی جعلی دوائی پکڑی ہے۔

سید حسن مرتضٰی: چلو، تسیں ٹھیک او جی۔

مسودات قانون

(متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)

(---جاری)

MR CHAIRMAN: Ms Mussarat Jamshed may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون (ترمیم) کریمنل لاء پنجاب 2019

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Chairman! I move:

> That leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> That leave be granted to introduce the Punjab Criminal Law (Amendment) Bill 2019.

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس میں تھوڑا سا ابہام ہے کیونکہ Federal Laws کے ساتھ یہ conflict ہے۔

جناب چیئرمین! میں نے محترمہ سے بات کی ہے لہٰذا اس کو pending فرمالیں کیونکہ اس میں ترمیم ہونے والی ہے۔ اگر اس میں نظر ثانی کرکے یہ لے آئیں گی تو اس کو انشاءاللہ take up کرلیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، اس کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب شہباز احمد! آپ تو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، یہ بزنس مکمل ہونے دیں۔

Ms Shamim Aftab may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون ممانعت پولی تھین بیگ
کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پنجاب 2019

MS SHAMIM AFTAB: Mr Chairman! I move:

> That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags Bill 2019.

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں یہ duplication ہو جائے گی کیونکہ

> The Punjab Prohibition on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags (black or any other Polythene Bag below fifteen micron thickness) Ordinance, 2002

پہلے ہی exist کرتا ہے اس لئے میں محترمہ سے یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ قانون already exist کر رہا ہے لہٰذا اس میں نیا قانون لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ مزید قانون سازی لے کر آئیں گی تو ہم welcome کریں گے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب چیئرمین! میں اس کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شمیم آفتاب نے اس کو withdraw کر لیا ہے۔

Ms Sadia Sohail Rana may move the motion for leave of the Assembly.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Chairman! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019."

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019."

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چونکہ وزیر ٹرانسپورٹ اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں تو میری استدعا ہو گی کہ اس بل کو ان کی موجودگی تک pending فرمالیں۔

جناب چیئرمین: چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس لئے اس بل کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اگر مجھے اس حوالے سے دو منٹ بات کرنے کا موقع دیا جائے تو میں اپنی وضاحت کر دوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ ترمیم گونگے بہرے لوگوں کو ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنے کے حوالے سے ہے جو کہ پوری دنیا میں سوائے پاکستان کے ایسے لوگوں کو لائسنس دیا جاتا ہے۔ سندھ حکومت بھی یہ کرنے جارہی ہے تو میں چاہتی ہوں کہ پنجاب حکومت اس میں initiative لے اور یہ کام کرے۔ میرے اپنے گھر میں پانچ گونگے بہرے لوگ موجود ہیں جبکہ اس بل کے پیچھے 50 ہزار گونگے بہرے لوگ کھڑے ہیں جو کہ پنجاب اسمبلی کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ایک تاریخی کام ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ متعلقہ وزیر آئیں گے تو انشاءاللہ جواب دیں گے۔

قراردادیں
(مفادعامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 23۔اپریل2019کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر وزیر ٹرانسپورٹ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وزیر ٹرانسپورٹ موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ دوسری زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس کا وزیر زراعت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ چونکہ محرک موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے اور وہ بھی اس وقت موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔

اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں جن میں پہلی قرارداد محترمہ مسرت جمشید کی ہے تو محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia(MMA) کا واحد علاج اور Life Saving Medicated دودھ یا خوراک (XMTVI Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور Packing پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia(MMA) کا واحد علاج اور Life Saving Medicated دودھ یا خوراک(XMTVI Maxamaid)بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی اور Packing پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! وزیر صحت موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ چونکہ متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں اس لئے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی request ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے ان کی طرف سے اسے pending کرنے کی request آئی ہے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النساء: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب صفدر شاکر کی ہے لیکن کورم کی نشاندہی کی گئی ہے تو گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے تو اب اجلاس 19۔ ستمبر 2019 بروز جمعرات 3:00 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 19۔ ستمبر 2019

(یوم الخمیس، 19۔ محرم الحرام 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ19۔ستمبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی2019

ایک وزیر آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس(ریفارمز)میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس(ریفارمز)میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

168

(بی) مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعرات، 19۔ ستمبر 2019

(یوم الخمیس، 19۔ محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 57 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِo

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

سورۃ الحُجُرات آیت 12

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کیا کرو) اور اللہ کا ڈر رکھو۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (12)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمت دو جہاں حامی بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں تاجدارِ شاہاں وہ کہاں میں کہاں
ان کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن تذکرے آپ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی ان کے رخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، خوش نوا، دلرُبا دلکشا، مجتبیٰ، مصطفیٰ راہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں ان گنت خوبیاں ہو سکیں نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طور سینا بنا ان کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بلائیں مجھے یاد آئیں مجھے تو اڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا ہیلتھ سے related بڑا valid پوائنٹ آف آرڈر ہے لیکن منسٹر صاحبہ ایک گھنٹہ تک آ رہی ہیں انہیں آلینے دیں تاکہ اس کا کوئی فائدہ بھی ہو۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑے اہم سوالات ہیں پہلے یہ take up کر لیں اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات مال وکالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مال وکالونیز سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1089 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ صبا صادق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔ ویسے آپ کا نام بھی محترمہ راحیلہ نعیم نہیں ہے۔ میں نے تو انہیں دعوت دی تھی لیکن محترمہ راحیلہ نعیم موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1138 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی میں پٹواریوں، قانونگو کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1138: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں پٹواریوں کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) ضلع وہاڑی میں قانونگو کی اسامیوں کی کتنی تعداد ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع وہاڑی کی تینوں تحصیلوں وہاڑی، بورے والا اور میلسی میں کتنے نائب تحصیلدار ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) وہاڑی میں پٹواریوں کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
264	134	130

(ب) ضلع وہاڑی میں قانونگو کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
30	05	25

(ج) ضلع وہاڑی میں تحصیل وار نائب تحصیلداروں کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	کل اسامیاں	خالی اسامیاں	پُر اسامیاں
وہاڑی	5	3	2
بورے والا	6	4	2
میلسی	7	5	2
NTOبرانچ	1	0	1

اس طرح ضلع میں کل 19 اسامیاں ہیں سات مع NTO برانچ میں کام کر رہے ہیں اور 12 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قانونگو، پٹواری، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی تقریباً نصف نصف اسامیاں خالی ہیں۔ ایسا کیوں ہے کہ اتنی اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! ضلع میں جتنی اسامیاں ہیں ان کی مکمل تفصیل یہاں پر دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر نے صرف یہ کہا ہے کہ تحصیلدار کی اسامیاں ابھی تک کیوں خالی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! چونکہ نئے تحصیلداروں کی بھرتی پر ban ہے اور یہ کافی عرصے سے چل رہا ہے پھر پچھلے دس سالوں کی بات آجائے گی۔ جب ban کھلے گا اور نئے تحصیلدار بھرتی ہوں گے تو انشاءاللہ ساری اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! پٹواری کی کل 264 اسامیاں ہیں جن میں سے 134 خالی ہیں۔ اگر 134 پٹواریوں کے بغیر ضلع چل سکتا ہے تو پھر ان سیٹوں کو abolish کر دینا مناسب نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ ہمارے بہت سارے مواضعات کمپیوٹرائزیشن میں چلے گئے ہیں اور ان کا کام کمپیوٹر پر چل رہا ہے اور جو non computerized مواضعات ہیں ان میں ابھی پٹواری کام کر رہے ہیں دوسرے مواضعات میں بھی ہیں مگر وہ مل جل کر کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ کو یاد ہو گا کہ کمپیوٹرائزیشن کا ایکٹ میرے دور میں پاس ہوا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ پٹواری کو اس سسٹم سے نکال دیا جائے، اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے اس پر پیشرفت کی اور ابھی بھی کئی جگہوں پر زیادہ سٹیشنز کھولنے کی ضرورت ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے یہ خود بخود ہی absorb ہو جائیں گے یا کوئی اور کام دیکھ لیں گے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اتنا بڑا خلا ہے کہ تقریباً نصف اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح وہاڑی میں نائب تحصیلداروں کی کل اسامیاں پانچ ہیں اور تین اسامیاں خالی ہیں اس طرح دو نائب تحصیلداروں کے ساتھ پوری تحصیل کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ پبلک سروس کمیشن کو لکھیں گے چونکہ اب تو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی بھرتیاں ہوتی ہیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ensure کرا دیں کہ پوری قانونگویوں میں یا نائب تحصیلداری کے حلقے میں خالی اسامیوں کو تبادلے کر کے پُر کر لیں تاکہ عوام کو سہولیات میسر آ سکیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید! آپ کی تو یہ request ہونی چاہئے کہ اراضی ریکارڈ کے سہولت سنٹر بڑھائے جائیں تاکہ عوام کو آسانی ہو۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ منیرہ یامین ستّی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستّی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1112 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: جیل خانہ کی زمین لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1112: **محترمہ منیرہ یامین ستّی:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی کچہری کے قریب واقع جیل کی زمین کس کو کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی گئی نیز کیا لیز ہولڈر یہ زمین آگے کسی کو لیز پر دے سکتا ہے؟
(ب) کس کس کمپنی کو یہ اراضی لیز پر دی گئی ہے کمپنی اور اس کے مالک کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ زمین بحوالہ وزیر اعلیٰ ڈائریکٹو نمبر 2976 مورخہ 1988-09-03 کو محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کے قبضہ میں دے دی گئی۔ بذریعہ انتقال نمبر 174 موضع سول لائن رقبہ تعدادی 16-85 کا قبضہ جوڈیشل کمپلیکس کو دے دیا گیا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں یہی اندراج ہے۔
(ب) محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق جیل کے رقبہ کا قبضہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دیا گیا لیز کی بابت کوئی اندراج نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ منیرہ یامین ستّی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ راولپنڈی کچہری کے قریب واقع جیل کی زمین کس کو کتنے عرصہ کے لئے لیز پر دی گئی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ سوال نہ پڑھیں بلکہ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستّی: جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق یہ جواب درست نہیں ہے کیونکہ وہاں پر مکڈونلڈ اور دوسرے ریسٹورنٹ بنائے گئے ہیں اور کچھ جگہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو بھی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو یہ جگہ کتنے عرصہ کے لئے دی گئی ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ زمین وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو پر 1988 میں محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دے دی گئی تھی۔ اس کے بعد اگر انہوں نے یہ جگہ sublet کی ہے تو اس کا ہمارے پاس ریکارڈ نہیں ہے اس کے لئے آپ

محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو fresh question بھجوا دیں تو وہ آپ کو اس کی تفصیل بتا دیں گے۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق یہ زمین جوڈیشل کمپلیکس کو جیل کے لئے دی گئی تھی جبکہ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ نے اس زمین کو آگے sublet کیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! کیا یہ پارک والی جگہ ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، ہاں یہ پارک والی جگہ ہے۔ یہ جگہ ہمارے محکمہ کی طرف سے جوڈیشل کمپلیکس کو جیل کے لئے دی گئی تھی جو کہ آگے انہوں نے sublet کی ہے لہٰذا یہ سوال ان سے متعلقہ ہے اور معزز ممبر انہی سے اس کا جواب پوچھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب میں لکھا گیا ہے کہ بذریعہ انتقال نمبر 174 موضع سول لائن رقبہ تعدادی 16۔85 کا قبضہ جوڈیشل کمپلیکس کو دے دیا گیا۔ جمع بندی اور گرداوری کا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے۔ جب جمع بندی کا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے تو اس کے اندر اندراج ہونا چاہئے کہ کیا یہ زمین acquisition کے تحت گئی ہے یا اس کو sale کیا گیا ہے، اگر یہ زمین sale کی گئی ہے تو اس کا کتنا ٹیکس لیا گیا اور کتنی ڈیوٹی لی گئی ہے؟ یہ سارا ریکارڈ محکمہ مال کے پاس ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس کام کو سمجھتے ہیں اور میں بھی تھوڑا بہت جانتا ہوں۔ ان خسرہ نمبروں کی جمع بندی مجھے ابھی دکھا دیں تو میں ابھی بتا دیتا ہوں کہ زمین کیسے آئی ہے اور کدھر گئی ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے جواب میں کہا ہے کہ یہ زمین ہمارے محکمہ نے ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دی تھی۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کا right ہے کہ وہ آگے اس زمین کو sublet کریں یا کرائے پر دے دے۔ اس حوالے سے اگر کوئی سوال پوچھنا مقصود ہے تو ان سے کیا جائے۔ معزز ممبر اس حوالے سے fresh question کر دیں تو وہ جواب دے دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جمع بندی میں اندراج کے بغیر انتقال نہیں ہو سکتا اور اگر یہ زمین ایک محکمہ سے دوسرے محکمہ کو shift ہوئی ہے تو اس کا اندراج لازماً ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ کس کے حکم سے ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین!1988 میں وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری عرض سُنیں۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے آپ سمجھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں1988 کی بات نہیں کر رہا۔ جب یہ زمین جوڈیشل کمپلیکس کو دی گئی تھی تو اس کا اندراج جمع بندی میں موجود ہو گا۔ مجھے وہ اندارج دکھادیں تو میں بتادوں گا کہ یہ زمین کس طرح سے آئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین!یہ زمین محکمہ ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ کو دی گئی ہے اگر آپfresh questionکرلیں تو پھر شاید اس کی ساری تفصیل مل جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اگر آپ محکمہ کوdefendکرناچاہتے ہیں تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین!مجھے محکمہ کوdefendکرنے کی کیاضرورت ہے اور اس میں میرا کیا لینادیناہے؟اُس وقت تووزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میرا کوئی ضمنی سوال نہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد صفدر شاکر کا ہے۔جی،سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر1370 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماموں کانجن میں اراضی ریکارڈ سنٹر کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

***1370: جناب محمد صفدر شاکر:** کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں کوئی سہولت سنٹر موجود نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اراضی ریکارڈ سنٹر کی سہولت حاصل کرنے کے لئے پچاس کلومیٹر دُور تاندلیانوالہ جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماموں کانجن کی آبادی90چکوک پر مشتمل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے جب گنّے کی کرشنگ کا وقت ہوتا ہے تو روڈ بلاک ہو جاتا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ماموں کانجن میں سہولت سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! اراضی ریکارڈ سنٹر ز تحصیل کی سطح پر قائم کئے گئے ہیں ماموں کانجن تحصیل تاندلیانوالہ کا حصہ ہے۔

(ب) جی ہاں! اراضی ریکارڈ سنٹر تاندلیانوالہ سے ماموں کانجن کا فاصلہ تقریباً 50 کلومیٹر ہی ہے۔

(ج) ماموں کانجن قانونگوئی 32 چکوک پر مشتمل ہے اس سے متصل قانونگوئی کلیانوالہ میں 23 مواضعات ہیں۔

(د) ضلعی انتظامیہ سے متعلقہ ہے۔

(ہ) حکومت ماموں کانجن میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے اس بابت منصوبہ منظوری اور فنڈز کے اجراء کے مراحل میں ہے اور سال 2019 میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ہ) میں منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے کہ دسمبر 2019 تک ماموں کانجن میں اراضی سنٹر قائم کر دیا جائے گا۔ میرے لئے یہ بڑی خوش آئند خبر ہے اور میں منسٹر صاحب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی یقین دہانی پر عملدرآمد کروائیں گے اور ماموں کانجن میں اراضی سنٹر قائم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر عمارت بن چکی ہے اور محکمہ نے صرف عملہ تعینات کرنا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ منسٹر صاحب کی کوشش سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ماموں کانجن میں اراضی سنٹر جلدی قائم کروا دیں۔ اگلا سوال جناب محمد ثاقب خورشید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی میں لمبرداران کو رقبہ کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1134: **جناب محمد ثاقب خورشید:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع وہاڑی میں لمبرداران کو پچھلے سالوں میں رقبہ الاٹ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ان کے بیع نامے بنا دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کن کن لمبرداران کو رقبہ کی الاٹمنٹ ہوئی ہے ان کے نام دیہات اور مزید تفصیل بتائی جائے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) لمبرداران کو لمبرداری گرانٹ کے تحت رقبہ جات مجوزہ لمبرداری گرانٹ تحت ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور مورخہ 17.01.2006 الاٹ کئے جاتے ہیں۔ عہدہ لمبرداری خالی ہونے پر نئے تعینات ہونے والے لمبرداران کو رقبہ مجوزہ لمبرداری گرانٹ موجود ہو تو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ ضلع وہاڑی میں لمبرداران کی کل تعداد 1055 ہے اور ان میں سے 454 لمبرداران کے پاس رقبہ لمبرداری گرانٹ ہے۔

(ب) قبل ازیں454 میں سے چار لمبر دار ان کے بیع نامہ جات تحت ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور مورخہ 13.07.1976 جاری ہوئے تھے۔مابعد مورخہ 14.01.2019 کو مزید پانچ لمبر داران کو تابع حکم سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 10.07.2017 بیع نامے جاری ہوئے اس طرح کل 9لمبر داران کو بیع نامے جاری ہوئے۔

(ج) تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	چک نمبر	تحصیل	نام لمبر دار
1۔	98/EB	بورے والا	ذوالفقار علی ولد غلام رسول چشتی
2۔	170/EB	بورے والا	ملک محمد ولد غلام حیدر گوجر
3۔	44/WP	وہاڑی	منظور حسین ولد نامدار پشیہ
4۔	187/EB	بورے والا	نثار احمد ولد حق نواز چدھڑ
5۔	255/EB	بورے والا	محمد اشفاق ولد شاہ محمد آرائیں
6۔	105/WB	وہاڑی	منصب علی ولد نور محمد آرائیں
7۔	81/WB	وہاڑی	محمد صدیق ولد محمد شریف بھٹی
8۔	53/EB	وہاڑی	محمد خان ولد محمد پناہ بھٹی
9۔	WB/55	وہاڑی	محمد یونس ولد احمد خان بھٹی

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف)میں بتایا گیا ہے کہ ضلع وہاڑی میں لمبر داران کی کل تعداد1055 ہے اور ان میں سے454 لمبر داروں کے پاس رقبہ لمبر داری گرانٹ ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی لمبر داروں کو رقبہ لمبر داری گرانٹ کیوں نہیں دیا گیا؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ ضلع وہاڑی میں لمبر داروں کو پچھلے سال کتنا رقبہ الاٹ کیا گیا ہے؟ اس کا بڑا واضح جواب دیا گیا ہے۔بورڈ آف ریونیو کے تحت کالونیز ڈیپارٹمنٹ کا ایکfunction لمبر داری گرانٹ دینا ہے جس کے تحت ½12 ایکڑ زمین لمبر دار کو لیز پر الاٹ کی جاتی ہے۔اس کے تحت ضلع وہاڑی میں کل 1055 لمبر داران ہیں جن میں سے454 لمبر داران کے پاس لمبر داری گرانٹ موجود ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا ان کے بیع نامے بنا دیئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 454 لمبر داران جن کو لمبر داری گرانٹ رقبہ دیا گیا تھا ان میں سے 9 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی جاری کر دیا گیا ہے۔ بیع نامہ شاہی یہ ہوتا ہے کہ جب حکومت زمین الاٹ کرتی ہے اور جب اس کو حق ملکیت دیتی ہے تو اسے بیع نامہ شاہی جاری کرتی ہے۔ 9 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی جاری ہو چکا ہے۔ ان میں سے 4 لمبر داران کو 1976 میں بیع نامہ شاہی جاری ہوا تھا اور 5 لمبر داران کو 14۔ جنوری 2019 کو سپریم کورٹ کے حکم پر بیع نامے جاری کئے گئے ہیں۔ تحریری جواب میں یہ ساری تفصیل موجود ہے۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! جواب کے مطابق 9 لمبر داروں کے بیع نامے تیار کئے گئے ہیں جبکہ باقی تقریباً 445 لمبر داروں کو بیع نامے نہیں ملے۔ کیا ان کو بیع نامے ملنے کی توقع ہے؟ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق precedent قائم ہو گئی ہے تو کیا باقی لمبر داروں کو بھی بیع نامے مل جائیں گے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا تھا اس کا تفصیلی جواب دے دیا گیا ہے۔ 9 لمبر داروں کی تفصیل، نام اور تاریخ بھی بتا دی گئی ہے۔ معزز ممبر نے جو ابھی ضمنی سوال پوچھا ہے یہ fresh question بنتا ہے اگر معزز ممبر fresh question دے دیں تو ہم تفصیل کے ساتھ بتا دیں کہ باقی 445 لمبر داران کو بیع نامہ شاہی کیوں نہیں ملا؟

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق 9 لمبر داروں کے بیع نامے تیار کئے گئے ہیں اور تقریباً 447 لمبر داروں کے بیع نامے تیار نہیں ہوئے تو کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اُن کے رقبہ کے بیع نامے تیار کر دیئے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ پچھلے تقریباً دس سالوں سے state land کی کوئی پالیسی نہیں بنائی گئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ اس معزز ہاؤس کو میڈیا talk نہ بنائیں۔ میں بڑے professional طریقے سے ان کے سوالات کے جوابات دینا چاہوں گا اور میں اُسی کے مطابق دے رہا ہوں۔ محکمہ کالونیز کے تقریباً 13/12 functions تھے تمام کے تمام پر ban تھا اور چیزیں stuck تھیں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں آج سے ڈیڑھ مہینہ پہلے ہم نے state land کی lease and sale کے حوالے سے proper, solid appropriate and optimal policy بنائی ہے جو آج شام یا کل تک proper gazette notification کی صورت میں پبلک کے سامنے بھی آ رہی ہے۔ اُس پالیسی کے مطابق باقی 447 لمبر داروں کے بیع نامے consider ہو جائیں گے۔ آپ fresh question دیں گے تو اُس کے بعد اُس کا جواب آئے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ سب تشریف رکھیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ بھی ایک منٹ بیٹھیں۔ Questions کا basic spirit ہے کہ جنہوں نے سوال کیا ہے وہ اُس پر ضمنی سوالات کریں گے اور اُن کا جواب آئے گا۔ جی، جناب محمد ثاقب خوشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو لمبر دار پیچھے رہ گئے ہیں اُن کے بیع نامے کب تک بن جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! 1976 کی ایک پالیسی کے تحت جو لمبر دار معیار پر پورے اُترتے تھے اُن کو بیع نامے دیئے گئے، باقی لمبر دار کورٹ میں چلے گئے اور وہاں سے بیع نامے کے آرڈرز لے آئے۔

جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ ابھی پالیسی بنی ہے جو آج یا کل اعلان ہو جائے گی اُس کا گزٹ نوٹیفکیشن ہو جائے گا اور اُس کے تحت ان سب کو deal کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں تو آج بڑا خوش تھا کہ وزیر صاحب نے جس طرح ماموں کانجن کے اراضی سنٹر کی منظوری دی ہے تو اسی طرح یہ ماموں کانجن کو تحصیل بنانے کا بھی اعلان کر دیں گے۔ جب آپ وزیر اعلیٰ تھے تو آپ نے ماموں کانجن کو تحصیل بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا لیکن وہ اسمبلی ختم ہو گئی تو وہ معاملہ pending ہو گیا تو میں وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مستقبل میں اُمید کی کوئی کرن ہے کہ ماموں کانجن کو تحصیل بنا دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: دیکھیں، اس بات کا کسی کو بھی نہیں پتا لہٰذا یہ بھی پوچھ کر بتائیں گے۔ وزیر صاحب! آپ یہ بات وزیر اعلیٰ تک ضرور پہنچائیں کہ یہ ایک genuine demand ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا بڑا اہم issue ہے۔ ہم نے ساری زندگی سڑکوں پر احتجاج دیکھے ہیں اور احتجاج کئے بھی ہیں۔ یہاں مزدور، کسان، ملازمین اور ڈاکٹرز بھی احتجاج کرتے ہیں۔ کل بڑی شرم کا مقام تھا کہ کینسر کے مریض جو اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں وہ بے چارے چیئرنگ کراس پر آ کر بیٹھے تھے اور احتجاج کر رہے تھے کہ ہمیں کینسر کی دوائی نہیں مل رہی۔ اگر کینسر جیسی موذی مرض کی دوا نہیں ملے گی تو وہ بے چارے کیسے survive کر سکیں گے؟

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے جیسی بھی حکومت تھی اور جو بھی اعتراضات ہیں وہ ہم اپنے سر لیتے ہیں وہ جس طرح کے بھی لوگ تھے کینسر کے مریضوں کو دوائی ملتی تھی لیکن اس دور حکومت میں جب تبدیلی کا دور آیا اور وہ دور آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب عمران خان کو کینسر ہسپتال کے نام پر اتنا بڑا عہدہ دیا۔ اُن کی والدہ محترمہ جو کینسر کے مرض کے باعث وفات پا گئیں انہوں نے اُن کے نام پر کینسر کا ایک ہسپتال بنایا اور لوگ جب بھی اُن کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس نے

کینسر کا ہسپتال بنا دیا تھا، اس نے ورلڈ کپ جیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جناب عمران خان کو توفیق دیں وہ کینسر کے چھ ہسپتال بنائیں ہمیں اس سے غرض نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں across the board بات کر رہا ہوں، پاکستان تحریک انصاف کے لوگ بھی تحریک انصاف کی سوچ سے باہر نکل کر دیکھیں کہ کینسر کے مریض کو دوائی ملنی چاہئے یا نہیں؟[**********] یہی لوگ حکومت میں آنے سے پہلے کہتے تھے جناب علی مومن اور جناب عمران خان کہتے تھے کہ جس حکومت میں قاتل نامعلوم ہو اُس کا قاتل حاکم وقت ہوتا ہے۔ کیا ان چار لوگوں کی ایف آئی آر اس وزیر صحت پر درج ہو گی؟

جناب سپیکر! کیا ان چار لوگوں کی FIR اس وزیر صحت پر درج ہو گی؟ کیا یہ وزیر صحت جوابدہ ہیں کہ کینسر کی دوائیاں کیوں نہیں مل رہیں، وہ کنٹریکٹ کیوں نہیں sign ہو رہے؟ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے ہم کوئی بھیک نہیں مانگ رہے، ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے ہم tax payers ہیں دوائی لینا ہمارا حق ہے، تعلیم ہمارا حق ہے اگر ہم حکومت سے اپنا حق مانگیں تو کون کہتا ہے کہ ہم غلط کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے، آپ کا پوائنٹ ٹھیک ہے اور آپ نے ماشاءاللہ بڑے اچھے انداز میں بات کر لی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے آپ کے وزیر cross talk کر رہے ہوتے ہیں۔

MR SPEAKER: No cross talk please. No cross talk.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک وزیر نے جواب دینا ہوتا ہے اور چار وزیر ساتھ دیتے ہیں۔ میں نے اپنی بات کر لی ہے اب آپ نے جو مناسب ہو وہ فیصلہ کرنا ہے۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر مباحثات مورخہ 11۔ اکتوبر 2019 صفحہ نمبر 397 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحبہ! ان کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اس بات پر کافی شور اٹھا ہوا ہے اور کل واقعی احتجاج بھی ہوا ہے۔ کینسر کے مریضوں کی دوائی کبھی بند نہیں ہوئی تھی چاہے ان کی حکومت تھی یا اس سے پہلے کوئی اور حکومت تھی۔ یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ آپ نے قطع نظر اس کے کہ کیونکہ جذبات میں بات ہو جاتی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ستمبر 2018 میں ہماری حکومت تھی اور اس ستمبر میں بھی ہے۔ Novartis کمپنی کے ساتھ پانچ سال کا کنٹریکٹ تھا جس کے تحت 3300 مریضوں کو کینسر کی ادویات ملتی تھیں۔ اس کی تقریباً لاگت ایک ارب 20 کروڑ روپے تھی۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال کے عرصہ میں تقریباً 6۔ارب کی دوائی خرید کر مریضوں کو دی گئی ہے۔ پچھلے پورے سال میں ہم دوائی دیتے رہے ہیں۔ اہم چیز یہ تھی کہ سال ختم ہونے پر کنٹریکٹ ختم ہونا تھا اس میں اہم بات یہ تھی کہ ایک آڈٹ کرایا جائے ورنہ آپ ہی ہم سے حساب پوچھتے کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ اس کا آڈٹ مکمل ہو گیا، ان کا کنٹریکٹ ہم نے بالکل ختم نہیں کیا وہ continue کرنا تھا۔

جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ نوٹس لیا گیا ان کو خط لکھا گیا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دوائی کیوں روکی ہے۔ انہوں نے اصل میں دوائی روک کر پریشر ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ ہم نے دوائی بالکل نہیں روکی۔ آج سے پندرہ بیس دن پہلے تک دوائی مل رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں آج صبح سارے کام چھوڑ کر دفتر پہنچی اور when I read it I took notice of it تو میں آپ کو تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ہم کبھی بھی دوائی نہیں روکیں گے۔ آپ نے بالکل صحیح چیز کی نشاندہی کی ہے۔ اگر ہم سارا سال دوائی دیتے رہے ہیں تو پھر اب ہم خدانخواستہ کیوں دوائی روکیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ایسا معاملہ ہے جو سب کا متفقہ معاملہ ہے۔ اس میں کوئی point scoring کر رہا ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ اس میں یہ بھی دیکھنا ہے کہ flaw کہاں پر آیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ نے جب کمپنی کو لیٹر بھیجا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کن وجوہات پر اس کنٹریکٹ کو honour نہیں کیا۔ اگر آپ کہیں گے تو آئندہ میں لا کر آپ کو دکھادوں گی۔ اس کے بعد وہاں سے باقاعدہ E-mail آگئی ہے۔ ان کے جنرل مینجر نے کہا کہ فوری طور پر مریضوں کی دوائیاں بھیجی جائیں۔ ان کے اپنے لوگوں کی وجہ سے communication gap ہوا اس لئے میں آپ کو بتاتی چلی جارہی ہوں کہ اس کو میں ذاتی طور پر خود دیکھ رہی تھی کہ ادویات وقت پر ملیں۔ اس حوالے سے سمری منظور ہو چکی کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! کیا صرف Novartis ہی یہ ادویات سپلائی کرتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اسی لئے تو ہمیں تھرڈ پارٹی آڈٹ کروانا پڑا۔ اس کمپنی کی monopoly ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس حوالے سے آپ کو پہلے سٹاک in hand رکھنا چاہئے تھا کہ جب یہ گڑبڑ کریں تو اس وقت ادویات ہمارے پاس ہوں۔ ہم مانتے ہیں کہ آپ بہت محنت کر رہی ہیں لیکن اس میں کئی لوگوں کی جان چلی گئی ہے۔ اس حوالے سے اتنا سٹاک اپنے پاس ضرور رکھنا چاہئے کہ خدانخواستہ کوئی معاملہ ہو جاتا ہے، کوئی حادثہ ہو جاتا ہے اور باہر سے ادویات نہیں آسکیں تو پھر ہمارے پاس ہنگامی حالات کے لئے سٹاک تو موجود ہونا چاہئے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہمارے پاس سٹاک موجود تھا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ Novartis کے علاوہ کوئی اور فرم سپلائی نہیں دے سکتی۔

جناب سپیکر: ہم Novartis سے زیادہ strong ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے خود اور ہمارے سیکرٹریز نے بھی Novartis سے بات کی اور انہیں بارہا کہا۔ آج جب ان کو یہ بتایا گیا کہ آپ اس معاہدے کے خلاف کیسے جاسکتے ہیں تو آج ان کے MD نے باقاعدہ E-mail کی کہ ہم immediately medicine release کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس

سٹاک تھا اسی لئے ہم جون کے مہینے کے بعد چلاتے رہے ہیں اور باقاعدگی سے اس پر کام کر رہے تھے کہ آپ ہمیں جلد سے جلد سپلائی دے دیں اس لئے میں پورے یقین سے آپ کو کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں تھی۔

جناب سپیکر! اس میں اہم بات یہ بھی ہے کہ پانچ سال کا معاہدہ ختم ہو رہا تھا اور اگلا معاہدہ تھرڈ پارٹی آڈٹ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ وزیراعلیٰ نے کہا تھا کہ 6½۔ ارب روپیہ خرچ ہوا ہے تو اس کا کچھ نہ کچھ آڈٹ ہونا چاہئے۔ اس وقت کل مریض 3300 ہیں جنہیں یہ دوائی ملتی ہے۔ It is not a curative medicine بلکہ یہ مریض کو سپورٹ کرنے کے لئے دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! گورنمنٹ کے علاوہ جو پرائیویٹ کینسر ہسپتال ہیں اور وفاقی حکومت کا بھی ایک کینسر ہسپتال ہے کیا وہ بھی یہی دوائی استعمال کرتے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! Novartis نے شروع میں یہ دوائی مفت شروع کی تھی۔ میرے خیال میں یہ 05-2004 کی بات ہے۔ اس کے بعد جب مریضوں کی تعداد 1800 سے زائد ہو گئی تو پھر انہوں نے گورنمنٹ کو کہا کہ اس دوائی کی 10 فیصد قیمت آپ ہمیں دیں اور باقی قیمت ہم برداشت کریں گے۔ 2013 میں اس معاہدہ پر پانچ سال کے لئے دستخط ہوئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ تو ٹھیک ہے۔ اس میں یہ ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہ بہت crucial چیز ہے بندے تو مر گئے۔ یہ fact ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ چار بندوں کا نام لے رہے ہیں تو یہ ہمیں identify کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! لیکن جن کی جان چلی گئی ہے اور جس وجہ سے گئی ہے۔ اس بارے میں ضرور معلوم کریں کہ اس میں قصوروار کون ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ضرور معلوم کروں گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ مہربانی کریں کہ آپ اپنے پاس چاہے کچھ بھی کریں وزیر اعلیٰ کو کہیں یا جو چاہے کریں لیکن آپ کے پاس ہر وقت مشکل حالات کے لئے سٹاک موجود رہنا چاہئے۔ خدانخواستہ دوائی باہر سے ہی نہیں آتی تو آپ کے پاس اتنا سٹاک ہونا چاہئے کہ آپ sustain کر سکیں اور یہ دوائی دے سکیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ایک اور کام بھی کیا جا سکتا تھا کہ مختلف ہسپتالوں سے دوائی خرید کر بھی اس سٹاک کو built کیا جا سکتا تھا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ دوائی open market میں available نہیں ہے۔ یہ دوائی ہسپتالوں کے پاس بھی نہیں تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! ایک غلطی کسی کی بھی وجہ سے ہو گئی لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ غلطی آئندہ نہ ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ سب کے پاس اپنے مریضوں کی تعداد کے مطابق دوائی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ اس کی انکوائری کے آرڈر کریں کہ کتنے افراد کی اس دوائی کی وجہ سے وفات ہوئی ہے اور ذمہ داری کا تعین کریں۔ اس کے علاوہ آپ فوری طور پر وزیر اعلیٰ سے سپیشل فنڈز لیں اور اپنے سٹاک کو build up کریں تاکہ دوبارہ ایسے واقعات نہ ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ کوئی تجویز دے دیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ محکموں کے آڈٹ ہوتے رہتے ہیں، کمپنیوں کے بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن کام روکا نہیں جاتا بلکہ جاری رہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ دوائیاں وہی کمپنی تقسیم کرتی ہے۔ گورنمنٹ ان کو ادائیگی کرتی ہے۔ انہوں نے تقریباً پانچ ہزار مریضوں کی رجسٹریشن کی ہوئی ہے جو میڈیسن لیتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہاؤس کی ایک مانیٹرنگ کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: اس میں منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House کہا ہے، ان کا محکمہ ہے وہ ہاؤس کو اس حوالے سے brief کریں گی کہ اس میں کون قصوروار ہے اور کس کا قصور ہے یہ بھی identify ہو جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے سٹاک کے حوالے سے بھی clear کیا ہے کہ ہم آئندہ سے اتنا سٹاک رکھیں گے اور اس کے لئے یہ وزیراعلیٰ سے سپیشل فنڈز بھی لیں گی تاکہ یہ بات دوبارہ نہ ہو۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! دوائی بس فی الفور جاری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جس کا قصور ہو گا اس کا منسٹر صاحبہ بتائیں گی تو پھر ظاہر ہے جس کی غلطی ہوئی اس کے خلاف ایکشن تو ہو گا۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: چلیں، اب یہ بات ہو چکی لہٰذا اب اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1338 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور میں سرکاری رقبہ لیز / پٹہ پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1338: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں بے شمار لوگوں سے سرکاری رقبہ واگزار کروایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے کاشتکاری کر رہے تھے کیا مسل ناجائز کاشت ہر فصل کی ہر سال بنتی ہے کیا مذکورہ رقبہ کی مسل ناجائز کاشت مرتب کی گئی ہے تو اربوں روپے تاوان کیوں نہیں لگایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ ملکیتی حکومت کا کوئی شیڈول جاری نہیں کیا گیا جس کے تحت مذکورہ رقبہ کو لیز یا پٹہ پر دیا جائے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قابضین سے اربوں روپے کا تاوان وصول کرنے، مسل ناجائز کاشت مرتب کرانے اور از سر نو مذکورہ رقبہ کو لیز یا پٹہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) درست ہے۔

(ب) ضمن ہذا اس حد تک درست ہے کہ ناجائز قابضین رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز قابض تھے جن کے خلاف ناجائز کاشت کی مسلہ جات مرتب ہو کر زیر کارروائی ہیں جن پر تاوان لاگو کر کے ترجیحی بنیاد پر وصول کیا جائے گا۔

(ج) اس ضمن میں پالیسی زیر غور ہے۔

(د) ناجائز کاشت کی مسلہ جات مرتب ہو کر زیر کارروائی ہیں اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد رقم وصول کی جائے گی۔ رقبہ ہذا کی ڈسپوزل سے متعلق پالیسی زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کتنے لوگوں سے یہ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے اور یہ کل رقبہ کتنا تھا اور ان لوگوں کے خلاف آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے تو یہ درست ہے کہ تحصیل دیپالپور ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب میں لاکھوں ایکڑ زمین پر پچھلے کئی سالوں سے قبضے تھے اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں تقریباً 10 لاکھ ایکڑ زمین اربوں روپے مالیت کی واگزار کروائی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کی بہت بڑی distinction ہے۔ اسی context میں تحصیل دیپالپور میں بھی زرعی رقبے پر لوگ قابض تھے تو وہ قبضہ چھڑوالیا گیا ہے جیسا کہ ابھی معزز ممبر نے خود اس چیز کو تسلیم بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! سوال معزز ممبر کا یہ ہے کہ ان سے تاوان لیا گیا ہے کہ نہیں لیا گیا؟ اب میں ایک چیز دوستوں کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری زمین۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ان کو اپنا سوال دوبارہ بتادوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنی بات clarify کر دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ کتنے لوگوں سے یہ رقبہ واگزار کروایا گیا ہے اور یہ کل رقبہ کتنا تھا اور ان لوگوں کے خلاف آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! انہوں نے ابھی آپ کو بتایا تو ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی ماشاءاللہ پہلی مرتبہ ایم پی اے نہیں بنے یہ اس سے پہلے بھی ایم پی اے رہے ہیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنا رقبہ کتنے لوگوں سے واگزار کروایا ہے یہ ضمنی سوال ہے؟ تو یہ ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ یہ پورا ایک ماہ انوسٹی گیشن کے بعد جواب دینے والا سوال ہے۔

جناب سپیکر! اس میں اے سی، ڈی سی اور کمشنر صاحب اپنے محکمہ مال ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ ملا کر پوری تفصیل فراہم کریں گے لہٰذا آپ نیا سوال دیں تو ساری تفصیل آپ کو فراہم کر دی جائے گی۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں سے رقبہ واگزار کروایا گیا ہے کیا ان سے تاوان لیا گیا ہے؟ اب تاوان کی definition آپ لوگوں کے لئے عرض کر دوں کہ ایک لگان ہے اور ایک تاوان ہے۔ سرکاری زمین اگر legally کسی کے پاس ہے تو اس سے لگان لیا جاتا ہے، سرکاری زمین پر اگر ناجائز قبضہ ہو تو ان سے تاوان لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! بات پھر دوبارہ وہی ہے کہ بد قسمتی سے پچھلے آٹھ، دس سالوں سے کوئی پالیسی develop نہیں ہوئی تھی کہ جو ناجائز قابضین ہیں ان سے کس طریقے سے پیسا لینا ہے۔

جناب سپیکر! پہلی مرتبہ آج جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ انشاءاللہ آج کل میں آپ کے سامنے state land policy آجائے گی جس کی ہماری کابینہ نے approval دی ہے لہٰذا سرکاری طور پر کئی سالوں کے بعد پہلی مرتبہ پالیسی آئے گی جس میں وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، خیراتی ادارے ان تمام کو کن terms and condition پر زرعی اور کمرشل سرکاری زمین lease یا sale کرنی ہے وہ آج open ہو جائے گی اس کے تحت ان سے ہم تاوان لے لیں گے۔ یہ ان کے سوال کا simple سا جواب ہے۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ سوال گندم ہے اور جواب چنا ہے۔ میں نے ایک سادہ سا سوال پوچھا ہے یہ پچھلے دس سالوں کو چھوڑ دیں کیونکہ دس سال تو بہت بُرا دور رہا ہے۔ آج تقریباً 13 ماہ ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: چوہدری افتخار حسین چھچھر! آپ نے یہاں پر 13 ماہ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال تبدیلی سرکار کے پہلے سال کے متعلق ہے۔ انہوں نے زمینیں واگزار کروائی ہیں اس حوالے سے آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! منسٹر صاحب نے اس حوالے سے بتا تو دیا ہے کہ ہم نے ایک پالیسی بنادی ہے جو کہ اس ہاؤس میں announce کی جائے گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ گزارش یہ ہے کہ غلط بیانی ہو رہی ہے۔ پالیسی تو اس حوالے سے بنے گی کہ آیا زمین lease out کرنی یا sale کرنی ہے؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ ایک period specify کریں اس میں اگر آپ کے پاس کوئی خاص انفارمیشن ہے اس حوالے سے آپ سوال پوچھ لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سوال کو مختصر کر دیتا ہوں کہ کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ تحصیل دیپالپور میں جتنے سرکاری زمینوں پر ناجائز قابضین تھے ان سے قبضہ واپس لے لیا؟

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے۔ تحصیل دیپالپور میں کتنے قابضین تھے ان کے پھر نام چاہئیں تو نام تو کوئی بھی نہیں بتا سکتا ناں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہوگی کیونکہ اس کا background ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر سوال کی ایک ایسی spirit ہوتی ہے جس سے ہاؤس کا بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ سوال آنے سے کوئی ناجائز چیز ہو اس پر سب کی توجہ مبذول ہو جاتی ہے اور اس کی دادرسی کیسے ہو اس کا بھی پتا چل جاتا ہے لہٰذا اس حوالے سے آپ سوال کر لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں آپ کی مہربانی ہے ایک معاملہ آپ کے نوٹس میں آیا اور آپ نے یہاں پر رولنگ دی تو اس پر کچھ نہ کچھ عمل ہوا۔ اس سوال کے حوالے سے میرا مؤقف یہ ہے کہ وہاں پر پسند اور ناپسند کی بنیاد پر کام کیا گیا ہے۔ جو لوگ تبدیلی سرکار کے ساتھ ہیں وہ آج بھی ناجائز قابض ہیں اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میرے پاس documentary proof تصویروں کی صورت میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں لہٰذا آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، منسٹر صاحب! اگر وہاں پر pick and choose کیا گیا ہے جس کی طرف معزز ممبر اشارہ کر رہے ہیں وہ تو پھر آپ کو take up کرنا پڑے گا کیونکہ یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ کسی کو چھوڑ دیا جائے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ across the board ہوا ہے یا نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کن لوگوں کو چھوڑا گیا ہے اور کن لوگوں کو نہیں چھوڑا گیا تو اس حوالے سے آپ ابھی تو نہیں بتا سکتے لیکن ایک سوال بہت genuine ہے جو چودھری افتخار حسین چھچھر کے پاس انفارمیشن ہے وہ انفارمیشن آپ ان کے ساتھ شیئر کر لیں۔

اس میں دیکھیں کہ آپ کا بھی فائدہ ہے کیونکہ حکومت کی بھی یہی پالیسی ہے کہ across the board تمام کے خلاف کارروائی ہو چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ تحصیل دیپالپور میں اگر across the board سب کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی تو یہ آپ کی حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چودھری افتخار حسین چھچھر کے پاس ثبوت موجود ہیں کہ across the board تمام لوگوں کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی۔ اب اس سوال کا حکومت کو یہ فائدہ ہے کہ آپ معزز ممبر سے ثبوت لیں اور اس کی فوری انکوائری کروالیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سینئر ممبر آف بورڈ اور ممبر کالونیز بھی یہاں گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کی اس بات کو انشاءاللہ باقاعدہ acknowledge بھی کرتا ہوں کہ اس issue کی انکوائری کروائیں گے یہ اپنے ثبوت لے کر میرے آفس آجائیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی اور سیکرٹری صاحب کی طرف سے انکوائری held کرتا ہوں کہ تحصیل دیپالپور میں سرکاری زمین واگزار کروانے میں کوئی partialism یا favourtism کی گئی ہے تو اس کی پوری انکوائری کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، بالکل ٹھیک ہے۔ چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اس طرح کریں کہ ابھی تمام سٹاف یہاں پر موجود ہے آپ سٹاف کو یہاں پر روک لیں اور ان کے ساتھ اپنی تمام انفارمیشن share کر لیں تو یہ بہت اچھا ہو جائے گا۔ جیسا کہ منسٹر صاحب on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ میں اس حوالے سے بالکل ایکشن لوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ایک بات کی اور assurance دلوا دیں کہ جن ناجائز قابضین سے زمین واگزار کروائی گئی ہے اس حوالے سے کوئی نیا قانون نہیں بننا کیونکہ law exist ہے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! نہیں، نہیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں تو اس سے علاقے کو فائدہ ہو گا۔ اب آپ کا مقصد حل ہو گیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: تحصیل میں ریونیو
کے افسران / اہلکاران کی عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1422: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار / نائب تحصیلدار، قانونگو و پٹواری ہیں؟

(ب) محکمہ ریونیو کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن / سول کورٹس و دیگر کورٹس میں کیسز ہیں اور کتنے عرصہ سے ہیں ان تمام افسران و ملازمین سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایک ایک پٹواری کو سیاسی ایماء پر کئی حلقوں کے چارج دیئے ہیں اور کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) ساہیوال مورخہ 1019-06-20، 2019-07-20 اور 2019-09-02 تحصیل ساہیوال میں ایک تحصیلدار، پانچ نائب تحصیلداران، ایک قانونگو اور 54 پٹواری تعینات ہیں۔

(ب) محکمہ ریونیو کے 14 پٹواریوں کے خلاف مختلف عدالت ہائے میں کیس اور انکوائری زیر سماعت ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ساہیوال میں کل 114 پٹوار سرکل ہیں جن میں 290 مواضعات ہیں اور تحصیل ساہیوال میں صرف 54 پٹواری ہیں جبکہ پٹواریوں کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 117 ہے اس لئے ایک ایک پٹواری کو کئی حلقے دیئے گئے ہیں کیونکہ پٹواری کی نئی بھرتیوں پر پابندی ہے۔

(د) حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے پنجاب نے جناب ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من وعن عمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ تحصیل ساہیوال میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو و پٹواری ہیں؟

جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ SNE کے مطابق apprise کریں کہ یہاں پر کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری موجود ہیں اور کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: اس کا جواب جز (الف) میں آ گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے موجودہ تعداد بتائی ہے لیکن SNE کے مطابق نہیں بتایا کہ کتنی sanctioned posts ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! انہوں نے سوال یہ کیا تھا کہ تحصیل ساہیوال میں کتنے افسران موجود ہیں جس کا جواب اِن کو بتا دیا ہے لیکن sanctioned posts کے لئے یہ fresh question کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے جواب سے اگر آپ مطمئن ہیں تو میں آپ کے حکم پر مطمئن ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جواب سے مطمئن آپ نے ہونا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے وزیر موصوف کا attitude بھی دیکھ لیا ہے اور جواب بھی سن لیا ہے۔ اگر یہ جواب ہی ہے اور آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ دوبارہ سوال کر لیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین دی منت کرو، ایہہ میرے سوال اِچ نہ بولن۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! نئی سیٹوں کی SNE ہوتی ہے جبکہ existing posts کی SNE نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک پٹواریوں کے بارے میں ان کا مسئلہ ہے تو اگر یہ جز (ج) پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ کل 114 پٹوار سرکل ہیں جن میں 290 مواضعات ہیں اور اس میں صرف 54 پٹواری ہیں جبکہ پٹواریوں کی کُل منظور شدہ تعداد 117 ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد ارشد ملک! آپ چودھری ظہیر الدین والی بات مان لیں کیونکہ انہوں نے آپ کو ٹھیک guide کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں نے جناب محمد ارشد ملک سے یہی گزارش کی ہے اور یہ ہماری collective responsibility ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اِن کو سمجھایا ہے کہ آئندہ سوال ایسا نہ کریں کیونکہ نئی پوسٹوں کی schedule of new expenditure ہوتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین ہمارے لئے قابل احترام، ہمارے بزرگ اور seasoned politician ہیں اس لئے ان سے کہیں کہ جب اِن کے محکمے سے متعلق ہم سوال کریں گے تو تب جواب دے کر اپنے آپ کو راضی کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے ایک بات پوچھ لیں کہ میں ابھی جز (الف) پر ہوں اور انہیں کیا بے چینی ہے کہ جز (ج) پر خود ہی پہنچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اُن کا دل چاہتا ہے کہ آپ کا سارا کام ہو جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اتنا اہم سوال کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! انہوں نے چونکہ SNE کا لفظ استعمال کیا تھا جبکہ یہاں پر SNE کا لفظ apply نہیں کرتا۔ اگر میں نے غلطی کی ہے تو آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد ارشد ملک! سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا اُس کا جواب وزیر موصوف نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ محترمہ راحیلہ نعیم کا پوائنٹ آف آرڈر تھا جو بات کرنا چاہ رہی تھیں لیکن وہ اب پیچھے چُھپ کر بیٹھی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پہلے جناب محمد ارشد ملک کی بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، اُن کا سوال pending کر لیا ہے اور وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور: رہائشی کالونی سے قبرستان تک رسائی کے لئے راستہ بنوانے سے متعلقہ تفصیلات

*1089: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسیحی برادری کو ٹبی صادق آباد اور ڈیرہ بکھا بہاولپور میں رہائشی کالونی اور اس سے ملحقہ قبرستان کی زمین الاٹ کی گئی لیکن قبرستان تک رسائی کے لئے راستہ نہ ہے اور الاٹیوں کو مالکانہ حقوق بھی نہیں دیئے گئے نیز قبرستان کی چار دیواری بھی نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت قبرستان کی چاری دیواری کروانے، اس تک رسائی کے لئے راستہ دینے اور ان آبادیوں کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بہاولپور صدر چک نمبر 32/BC، تحصیل بہاولپور صدر میں اراضی با تفصیل مربع نمبر 47، خسرہ نمبر 25، تعدادی آٹھ کنال مقبوضہ محکمہ ہنود غیر ممکن مسمان کا اندراج ہے۔ یہ اندراج دیرینہ چلا آرہا ہے۔ مسیحی برادری قبرستان ہذا کو برائے تدفین استعمال کرتی ہے۔ موقع پر قبرستان کے گرد چار دیواری تعمیر شدہ ہے اور گیٹ نصب ہے۔ قبرستان ہذا کو کسی جانب سے کوئی باقاعدہ / منظور شدہ راستہ نہ لگتا ہے اور منظوری راستہ کی غرض سے کیس دفتر ہذا کے مراسلہ بورڈ آف ریونیو، پنجاب لاہور میں وصول ہو چکا ہے۔

(ب) قبرستان کی چار دیواری کروانے، اس تک رسائی کے لئے راستہ دینے کی وضاحت سوال (الف) کے جواب میں بیان کر دی گئی ہے اور جہاں تک ٹبی صادق آباد اور ڈیرہ بکھا

بہاولپور میں رہائشی کالونی کا تعلق ہے تو یہ ہمارے ریکارڈ کے مطابق کچی آبادی کے زمرہ میں نہ آتی ہیں۔

ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1371: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کی آبادی لاکھوں میں ہے اور ماموں کانجن کی آبادی 90 چکوک پر مشتمل ہے ماموں کانجن تحصیل نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ شہر کو صفائی اور دوسری سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) میونسپل کمیٹی ماموں کانجن 2017۔01۔01 میں قائم ہوئی ہے جس کے 32 چکوک اور آبادی 37018 ہے دستیاب وسائل کے مطابق میونسپل کمیٹی ماموں کانجن عوام الناس کو سروسز فراہم کر رہی ہے۔

(ب) اس وقت ماموں کانجن کو تحصیل کا درجہ دینے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

بورے والا: ٹیکسٹائل مل BTM سے متعلقہ تفصیلات

*1472: **جناب خالد محمود:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ بورے والا شہر میں اندرون حدود بلدیہ ایک ٹیکسٹائل مل BTM کے نام سے واقع ہے جس کا تمام رقبہ صوبائی ملکیت ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس مل کے زیر استعمال کل کتنا رقبہ حکومت نے کن شرائط پر لیز کیا تھا نیز لیز کا دورانیہ بھی بتایا جائے؟

(ج) کیا BTM انتظامیہ معاہدہ کے مطابق عمل کر رہی ہے یا نہیں اور اس مل کا بورے والا کی عوام کو کتنا فائدہ ہو رہا ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بروئے رجسٹری نمبری 267 مورخہ 30.09.1963 و انتقال نمبر 254 مورخہ 27.05.1964 رقبہ بقدر 2480 کنال 9 مرلے منجانب صوبائی حکومت بحق بورے والا ٹیکسٹائل ملز لمٹیڈ داؤد آباد بورے والا بعوض مبلغ -/3,72,823 روپے 41 پیسے بذریعہ بیع منتقل ہوا تھا۔ تاہم اس وقت رقبہ بورے والا ٹیکسٹائل مل کا ملکیتی ہے جس میں صوبائی حکومت سے متعلقہ کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ب) جیسا کہ پیرا الف میں بیان کیا گیا ہے کہ رجسٹری میں درج شرائط نمبر 2 کے تحت رقبہ مذکورہ صرف داؤد آباد ٹیکسٹائل مل کے لئے ہی استعمال ہونا پایا جاتا ہے۔

(ج) بورے والا ٹیکسٹائل ملز لمٹیڈ کی بلڈنگ موقع پر موجود ہے اور مشینری بھی جزوی طور پر موجود ہے لیکن عرصہ تقریباً 20/19 سال سے بند پڑی ہے۔

اشٹام پیپر لائسنس کے اجراء پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

***1490: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اشٹام پیپر لائسنس کے اجراء پر پابندی لگائی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پر پابندی ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ پابندی کب تک ہٹا دی جائے گی؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) اشٹام پیپر لائسنس جاری کرنے پر حکومت نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔

(ب) حکومت پنجاب اشٹام فروشی کے لائسنس کے اجراء پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری رقبہ پر

ناجائز قابضین اور ان سے رقبہ واگزار کروانے سے متعلقہ اقدامات

*1742: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں سرکاری رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنا رقبہ لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر کن افراد کو کب دیا گیا تھا اور اس سے سالانہ کتنی آمدن وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی / رقبہ پر کن کن افراد نے قبضہ کر رکھا ہے اور یہ قبضہ کب کیا گیا تھا؟

(د) ان ناجائز قابضین سے رقبہ کب تک واگزار کروایا جائے گا؟

(ہ) اس رقبہ کو خالی کروانا کن افسران کی ذمہ داری ہے؟

(و) ان افسران نے سرکاری رقبہ واگزار کیوں نہیں کروایا اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کل سرکاری رقبہ 2724 کنال 19 مرلہ ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق منظوری حکومتِ پنجاب، بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے لیز پالیسی سال 2010 اور 2013 میں جاری کی لیکن کوئی بھی رقبہ بوجوہ نامکمل الاٹ لیز / پٹہ پر تقسیم نہ ہوا ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 154 کنال آٹھ مرلہ زیر ناجائز قابضین اور رقبہ تعدادی 109 کنال از قسم آبادی / تعمیر شدہ مکانات ہے۔ مزید یہ کہ رقبہ مذکورہ کے سلسلہ میں مختلف کیس عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بعد از فیصلہ عدالت ہائے کی روشنی میں رقبہ مذکورہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جائے گا۔

(ہ) اسسٹنٹ کمشنر، ریونیو افسران حلقہ اور کارپوریشن۔

(و) رقبہ مذکورہ کے سلسلہ میں کیس عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

ضلع بہاولنگر کی سب تحصیل ڈاہرانوالہ

کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1528: **جناب زاہد اکرم:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں ضلع بہاولنگر کی سب تحصیل ڈاہرانوالہ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دینے کی منظوری دی گئی لیکن اس کا نوٹیفکیشن نہ ہو سکا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کی منظوری اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے بھی دے دی تھی؟

(ج) کیا حکومت پنجاب سابقہ وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں سب تحصیل ڈاہرانوالہ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر بنانے کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) دفتر ہذا نے 2017-01-31 کو سمری برائے تجویز "نئی تحصیل ڈاہرانوالہ کو تشکیل دینا" وزیر اعلیٰ پنجاب کو ارسال کی جس کے پیرا نمبری 76-74 پر سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے درج ذیل احکام / ہدایات وصول ہوئے:

"74. While approving the proposal contained in para 70-ante, in principle, Chief Minister has been pleased to desire that the SMBR may make a detailed presentation to the provincial Cabinet containing the following details:-

- Demographic features of New Tehsil Dharanwala;
- Financial/logistic requirements including establishment of new offices;
- Declaration of Dharanwala as Municipal Committee under provision of Section 7 of Punjab Local Government Act; 2013

75. Moreover, all the pre-requisites as mentioned in the preceding para and any other ancillary matters must be addressed beforehand, on priority, in consultation with Law Department, Finance Department and LG&CD Department, prior to bringing it on the agenda of the meeting of the Provincial Cabinet, for its consideration.

76. Further necessary action may be taken accordingly."

مزید بر آں اس دوران سابقہ حکومت کا دور ختم ہو گیا لہٰذا اس کی باقاعدہ منظوری نہ ہونے کی وجہ سے اس کا نوٹیفکیشن جاری نہ ہو سکا۔

(ب) ایضاً

(ج) چونکہ سابقہ حکومت میں ڈاہرانوالہ کو تحصیل بنانے کا باقاعدہ فیصلہ نہ ہوا تھا اس لئے اس کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ مزید بر آں موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے نئے ضلع اور تحصیل بنانے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک ٹاسک فورس تشکیل دینے کا نوٹیفکیشن مورخہ 2019-02-04 جاری کیا ہے لہٰذا یہ معاملہ اس ٹاسک فورس کی میٹنگ کے ایجنڈا میں رکھا جائے گا جو کہ اس کے بارے میں اپنی سفارشات حتمی فیصلہ کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائے گی۔

چک جھمرہ میں وزیر اعلیٰ سکیم
کے تحت الاٹ کردہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

*1948: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی تحصیل چک جھمرہ میں وزیر اعلیٰ سکیم 2003 کے تحت زمین الاٹ کی گئی اور ان کا زرلگان 20 اقساط میں حکومت کو جمع کروانا مقصود تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے صرف گیارہ اقساط 2012 تک جمع کی ہیں اور اس کے بعد بقایا اقساط وصول نہ کیں ہیں۔ بقیہ اقساط جمع نہ کرنے کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ تحصیل میں کن کن الاٹیز سے مکمل 20 اقساط جمع کرنے کے بعد ان کو زمین الاٹ کی گئی ان کے نام اور پتا سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا موجودہ حکومت بقیہ الاٹیوں سے بھی اقساط وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ درست ہے کہ سرکاری زمین وزیر اعلیٰ سکیم کے تحت الاٹ کی گئی تھی۔ جس کا زر لگان کی بجائے زر ملکیت 20 اقساط داخل خزانہ سرکار کروانا تھیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ کچھ الاٹیوں نے دخل اراضی حاصل نہ کیا تھا۔ انہوں نے کوئی قسط بھی داخل خزانہ سرکار میں نہ کروائی تھی اور کچھ الاٹیوں نے مختلف اقساط مثلاً 3، 4، 5، 6، 7، 10 اور 11 داخل خزانہ سرکار میں جمع کروائیں کیونکہ الاٹیوں نے شرائط نوٹیفکیشن نمبر CLI-9121/2003-3040 مورخہ 01-09-2003 کی خلاف ورزی کی ہے جس کے تحت بقیہ اقساط جمع نہ کروائی گئیں۔

(ج) تحصیل چک جھمرہ میں کسی الاٹی نے بھی 20 اقساط داخل خزانہ سرکار نہ کروائی اور نہ ہی کسی الاٹی کو حقوق ملکیت دیئے گئے شرائط نوٹیفکیشن نمبر CLI-9121/2003-3040 مورخہ 01-09-2003 کی خلاف ورزی کی ہے۔ الاٹیوں کے کیس ہائے بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد برائے فیصلہ زیر سماعت ہیں۔

(د) بارہ الاٹیوں کا رقبہ عدم تعمیل شرائط ضبط بحق سرکار ہو چکا ہے بقیہ الاٹیوں کے کیس ہائے بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد برائے فیصلہ زیر سماعت ہیں۔ تا حکم ثانی بعدالت جناب ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد الاٹیوں سے اقساط داخل خزانہ سرکار نہیں کرائی جاسکتیں۔

خسرہ گرداوری کا ریکارڈ بمطابق
موقع درست رکھنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*1791: **جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب سے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوا ہے اس وقت سے خسرہ گرداوری کا ریکارڈ جو کہ پٹواری مال بمطابق موقع بناتا تھا بند ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مقدمہ بازی بڑھ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو قبضہ جات عرصہ دراز سے ختم ہو چکے ہیں لیکن ریکارڈ میں انہی لوگوں کے نام چلے آرہے ہیں جب کسی کا دل کرتا ہے وہ خسرہ گرداوری کی نقل لیتا ہے اور دعویٰ کر دیتا ہے کہ ریکارڈ کے مطابق میں قابض ہوں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو ریکارڈ خسرہ گرداوری بمطابق موقع درست رکھنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے۔ حسب سابق خسرہ گرداوری جاری ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ خسرہ گرداوری حسب سابق عملہ مال ہی سرانجام دے رہا ہے اور خسرہ گردواری مکمل up dated ہے۔

(ج) اگرچہ یہ بات درست نہیں ہے۔ تاہم حکومت اس کو جدید طریقوں پر استوار کرنے کے لئے مشاورتی عمل میں ہے۔

خانیوال: پی پی۔209 چک نمبر 43۔10/آر
کی 70 کنال چار مرلہ زمین کا پٹہ مستاجری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2015: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2010 میں خانیوال پی پی۔209 چک نمبر 43/R-10 میں 70 کنال چار مرلہ زمین دو سالہ پٹہ مستاجری پر دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زمین پر بولی لگانے کا قانونی حق چک نمبر43/R-10کے رہائشی کاشتکاران کا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا پٹہ مستاجری دوسری یونین کونسل چک نمبر43/R-10 کے رہائشی کو دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 سے لے کر آج تک اس زمین واقع نمبر43/R-10 کی دوبارہ بولی نہ لگائی اور نہ ہی اس زمین کی دوبارہ دوسالہ پٹہ مستاجری کوrevise کیا گیا کیا حکومت اس کا پٹہrevise کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کالونیز(جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) یہ درست ہے۔ مورخہ 13.05.2010 کو رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت کی اوپن آکشن ہوئی سرکاری بولی مبلغ-/12000 روپے سے شروع ہوئی اور مسمی ریاض حسین ولد محبت علی کو رقبہ مذکورہ سب سے زیادہ بولی مبلغ-/50000روپے فی ایکڑ فی سال مستاجری پر برائے ایک سال از خریف2010 تاربیع2011الاٹ ہوا۔

(ب) یہ درست ہے۔ بمطابق پالیسی حکومتِ پنجاب، جس چک میں رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت موجود ہو سب سے پہلا حق اس چک کے لوگوں کا ہے لیکن اگر مذکورہ چک میں سے کوئی شخص بولی نہ دے تو ملحقہ چک کے لوگ بولی دے سکتے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) یہ غلط ہے۔رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت مذکورہ بالا کی نیلامی بعد از اختتام پٹہ مورخہ 29.12.2011 کو دوبارہ نیلامی ہو چکی ہے۔ مزید بر آں بمطابق حالیہ حکومتی پالیسی تجدید پٹہ جون2020تک ہو چکی ہے۔

صوبہ میں پٹواری اور نائب تحصیلداروں کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1792:**جناب محمد ارشد جاوید**: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں پٹواری اور نائب تحصیلداروں کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) صوبہ کی ہر تحصیل میں کتنے پٹواری اور نائب تحصیلدار ہیں؟

(ج) حکومت پٹواری اور تحصیلداروں کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے سے متعلق کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) صوبہ بھر میں پٹواریوں کی کل 3542 اسامیاں اور نائب تحصیلداران کی کل 213 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب)

1. صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں پٹواریوں کی کل منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2. صوبہ پنجاب کی ہر ڈویژن میں نائب تحصیلداران کی کل منظور شدہ، پُر اور خالی اسامیوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے حکومت پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری PS/SSCM(IMP)CMO/18/OT/021235 مورخہ 01.07.2019 کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من و عن عمل کیا جائے گا۔

ضلع اوکاڑہ: موضع بونگی رام سنگھ تحصیل دیپالپور میں غریبوں کے لئے پانچ مرلہ سکیم پر بااثر افراد کے قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*2107: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بونگی رام سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں غریبوں کے لئے پانچ مرلہ سکیم کے لئے رقبہ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ سکیم کے تحت مختص کئے گئے رقبے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا تھا اس نوٹیفکیشن کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر طاقتور اور بااثر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور غریب لوگوں کو گھر بنانے سے روک دیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ زمین غریب لوگوں کو دینے اور ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کر کے ان سے تاوان حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بمطابق ریکارڈ بروئے انتقال نمبر 248 تبدیلی رقبہ نمبران خسرہ 18، 19، 21، 22، 23 اور 52/24 قطعات 6، رقبہ تعدادی 48 کنال منجانب رابعہ بی بی زوجہ غلام محی الدین (ایک حصہ) محمد یعقوب، محبوب علی، عباس علی، احمد حسن پسران غلام قادر حصہ برابر تین حصہ بالعوض مبلغ -/16614 روپے میں مورخہ 31.05.1986 بحق صوبائی حکومت منظور ہوا جو کہ موجب حکم اسسٹنٹ کمشنر/کلکٹر دیپالپور، مورخہ 01.01.1977 اور 03.04.1986 عملدرآمد ہوا جس کا عملدرآمد تاحال ریکارڈ مال میں موجود ہے۔

(ب) رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت تعدادی 48 کنال پر پانچ مرلہ سکیم کے تحت کسی کو تقسیم نہ ہوا ہے بلکہ تاحال کوئی تجویز سکیم بھی نہ ہے جس کا کوئی نوٹیفکیشن برائے تقسیم رقبہ مطابق ریکارڈ تاحال جاری نہ ہوا ہے۔

(ج) موقع پر مذکورہ ملکیتی رقبہ صوبائی حکومت پر کسی طاقتور اور بااثر افراد کا قبضہ نہ ہے اور کسی نے مذکورہ رقبہ پر گھر بنانے کے لئے کوئی تعمیر مکانات کے لئے درخواست نہ دی ہے۔ موقع پر رقبہ خالی پڑا ہے اور سرکنڈا وغیرہ پایا جاتا ہے۔

(د) چونکہ موقع پر رقبہ زرعی استعمال نہ ہے جس کے لئے کوئی تاوان وغیرہ ناجائز قابض سے برائے حصول تشخیص کیا جا سکے۔ مذکورہ رقبہ کے بارے میں حکومت پنجاب کی طرف سے غریب لوگوں کو رقبہ تقسیم کرنے کی کوئی تجویز موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ
کمپیوٹرائزڈ کرنے کی تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*1822: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا؟

(ب) کتنا ریکارڈ مکمل ہو چکا ہے اور کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے؟

(ج) ضلع کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت کتنا تھا اور مدت تکمیل کیا تھی؟

(د) کتنے پٹواریوں کو ملازمت سے فارغ کیا گیا اور باقی پٹواریوں سے اب کون سی خدمات لی جارہی ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ 2012 تا 2016 میں کمپیوٹرائزڈ کیا گیا۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں 91 فیصد ریکارڈ مکمل ہو چکا ہے اور 9 فیصد کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت -/9,93,61,071 تھا اور مدت تکمیل 30۔دسمبر 2016 تھی۔

(د) عملہ فیلڈ میں سے کسی فرد کو نوکری سے فارغ نہ کیا گیا ہے۔ عملہ فیلڈ سے خسرہ گرداوری، نشاندہی اور فیلڈ ڈیوٹی لی جارہی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر
میں ملازمین کی بھرتی مع عہدہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1823: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر کے لئے کون کون سے ملازمین کس سکیل میں بھرتی کئے گئے؟

(ب) ضلع میں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) خالی اسامیوں کو کب تک پر کیا جائے گا؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ،	بی ایس۔17
سروس سنٹر انچارج،	بی ایس۔17
لینڈ ریکارڈ آفیسر،	بی ایس۔16
سروس سنٹر آفیشل،	بی ایس۔11

درجہ چہارم

(ب) ضلع میں کل 82 اسامیاں پُر ہیں اور 20 اسامیاں مختلف اراضی ریکارڈ سنٹرز میں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او کی پانچ اسامیاں پُر ہیں۔

سروس سنٹر انچارج کی پانچ اسامی پُر ہیں۔

اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج کی ایک اسامی پُر ہے۔

سروس سنٹر آفیشل کی 52 اسامیاں پُر ہیں اور 9 اسامیاں خالی ہیں۔

ڈسپیچ رائیڈر کی تین اسامیاں پُر ہیں اور دو اسامیاں خالی ہیں۔

آفس بوائے کی ایک اسامی پُر ہے اور چار اسامیاں خالی ہیں۔

چوکیدار کی گیارہ اسامیاں پُر ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔

سویپر کی چار اسامیاں پُر ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے درکار اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں سمری PPSC کو ارسال کر دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب میں اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1853: **جناب محمد وارث شاد**: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے؟

(ب) اس ضلع میں یہ کام کب شروع ہوا تھا اور کب مکمل ہوا ہے؟

(ج) اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(د) کیا اس ضلع میں سہولت مراکز / سنٹرز حکومت نے عوام الناس کے لئے کہاں کہاں بنائے ہیں؟

(ہ) اس سہولت مراکز / سنٹرز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں مزید کتنے سہولت سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! 91فیصد ضلع خوشاب کی زرعی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ کام 2013 میں شروع ہوا اور 2016 میں مکمل ہو گیا۔

(ج) اس منصوبہ پر 46.5 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس وقت ہر تحصیل میں ایک سہولت مرکز کام کر رہا ہے۔

(ہ) ضلع خوشاب کی تمام چار تحصیلوں میں تمام چھوٹے بڑے 52،54 ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او تین کام کر رہے ہیں۔

سروس سنٹر انچارج تین کام کر رہے ہیں۔ سروس سنٹر آفیشل اُنیس کام کر رہے ہیں۔

جنریٹر آپریٹر ایک کام کر رہا ہے۔ ڈسپیچ رائیڈر چار کام کر رہے ہیں۔

آفس بوائے چار کام کر رہے ہیں۔ چوکیدار بارہ کام کر رہے ہیں۔

سوپر چار کام کر رہے ہیں۔

(و) یہ گورنمنٹ مزید ایک سہولت سنٹر تحصیل نور پور میں رنگپور بگھور قانونگوئی میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع فیصل آباد کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1898: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع فیصل آباد کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے یہ کام کب مکمل ہوا ہے اور کب شروع ہوا تھا۔ اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ب) اس کام میں کتنے افراد اور اداروں کی مدد حاصل کی گئی اور ان کو کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ج) کمپیوٹرائز فرد حاصل کرنے کے لئے کتنے سہولت سنٹرز کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(د) ان سہولت مراکز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان مراکز کے سربراہان کے عہدہ جات بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! ضلع فیصل آباد کی زرعی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے یہ کام 2013 میں شروع ہوا اور 2016 میں مکمل ہو گیا۔ 116 ملین روپے خرچہ ہوا۔

(ب) اس کام کا ٹھیکہ ایک پرائیویٹ کمپنی AOS کو دیا گیا اور 116 ملین رقم ادا کی گئی۔

(ج) اس وقت ہر تحصیل میں ایک سہولت سنٹر کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اراضی ریکارڈ سنٹر فیصل آباد سٹی — **اراضی ریکارڈ سنٹر فیصل آباد صدر**

اراضی ریکارڈ سنٹر جڑانوالہ — **اراضی ریکارڈ سنٹر کھڑیانوالہ**

اراضی ریکارڈ سنٹر سمندری — **اراضی ریکارڈ سنٹر تاندلیانوالہ**

اور موجودہ گورنمنٹ پانچ مزید سہولت سنٹر قانونگوئی بنیاد پر کھول رہی ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اراضی ریکارڈ سنٹر ماموں کانجن (تحصیل تاندلیانوالہ)

اراضی ریکارڈ سنٹر ستیانہ (تحصیل جڑانوالہ)

اراضی ریکارڈ سنٹر مرید والا وکھدروالا (تحصیل سمندری)

اراضی ریکارڈ سنٹر ٹھیکری والا (تحصیل فیصل آباد صدر)

اراضی ریکارڈ سنٹر گٹ والا (تحصیل فیصل آباد صدر)

(د) ضلع فیصل آباد میں چھوٹے بڑے تمام تحصیلوں پر 147 اہلکار تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

اے ڈی ایل آر / ایل آر او دس کام کر رہے ہیں۔ — **سروس سنٹر انچارج 6 کام کر رہے ہیں۔**

اسسٹنٹ سروس سنٹر انچارج 2 کام کر رہے ہیں۔ — **سروس سنٹر آفیشل 84 کام کر رہے ہیں۔**

جنریٹر آپریٹر چار کام کر رہا ہے۔ ڈسپیچ رائیڈر چھ کام کر رہے ہیں۔
آفس بوائے آٹھ کام کر رہے ہیں۔ چوکیدار اکیس کام کر رہے ہیں۔
سویپر چھ کام کر رہے ہیں۔

(ہ) اراضی ریکارڈ سنٹر کا سربراہ سروس سنٹر انچارج ہے۔

ضلع راجن پور: روجھان کو تحصیل کا درجہ دینے کے بعد انتظامی دفاتر کے فعال ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***1960: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) روجھان کو تحصیل کا درجہ کب دیا گیا اس کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل روجھان کو تحصیل کا درجہ ملنے کے باوجود اس میں ابھی تک کوئی انتظامی دفاتر نہیں ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تحصیل میں انتظامی دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) روجھان کو تحصیل کا درجہ 01.07.1982 کو دیا گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل روجھان میں اسسٹنٹ کمشنر، تحصیل دار اور دیگر محکمہ جات کے دفاتر موجود ہیں۔ یہ انتظامی دفاتر دفتری امور سرانجام دے رہے ہیں۔ مزید برآں، بمطابق رپورٹ اسسٹنٹ کمشنر روجھان، تحصیل کمپلیکس کی عمارت انتہائی بوسیدہ ہے جو کسی بھی وقت زمین بوس ہو سکتی ہے اور جانی اور مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔ البتہ ریونیو ملازمین کی رہائش گاہ تعمیر نہیں کی گئی۔

(ج) انتظامی دفاتر تحصیل روجھان میں موجود ہیں لیکن خستہ حال عمارت کی وجہ سے موجودہ حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 20-2019 میں نئے تحصیل کمپلیکس روجھان کی

تعمیر کے لئے 30 ملین روپے اور ریونیو ملازمین کی رہائش گاہوں کے لئے پندرہ ملین روپے مختص کئے ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل حاصل پور میں زرعی زمین
کے انتقال کے لئے فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*1991: **جناب محمد افضل گل**: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت تحصیل حاصل پور کی زرعی اراضی کی قیمت کے لحاظ سے انتقال فیس زیادہ وصول کر رہی ہے، اگر ہاں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) اراضی ریکارڈ سنٹر حاصل پور میں روزانہ بے شمار افراد کا رش ہوتا ہے کیا حکومت مزید سب سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر کے کل عملہ کی تعداد کتنی ہے یہاں پر حکومت کب تک عملہ کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی، یہ درست نہیں ہے۔ اراضی ریکارڈ سنٹر پر انتقال فیس گورنمنٹ کے مروجہ طریق کار کے مطابق ڈی سی ریٹ کے مطابق وصول کی جاتی ہے۔ تین فیصد انتقال فیس، ایک فیصد ضلع کونسل فیس اور دو فیصد ایف بی آر فیس جو فائلر نہیں ہیں اور ایک فیصد ایف بی آر فیس جو فائیلر ہیں لی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! خدمات کی فراہمی کے لئے ضلع بہاولپور میں موبائل وین کے ذریعہ سے دور افتادہ علاقوں کے سائلین کو خدمات کی فراہمی کا منصوبہ پر کام جاری ہے جس میں حاصل پور تحصیل بھی شامل ہے۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر کے عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

- سروس سنٹر انچارج نمبر تعدادی 01

- لینڈ ریکارڈ آفیسر نمبر تعدادی 01
- سروس سنٹر آفیشل نمبر تعدادی 08
- آفس بوائے نمبر تعدادی 01
- سکیورٹی گارڈ نمبر تعدادی 03
- سویپر نمبر تعدادی 01
- ڈیلی ویجز پر ڈسپیچ رائیڈر نمبر تعدادی 01

صوبہ میں زرعی زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2020: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقا حکومت نے صوبہ بھر کے تمام اضلاع کی زرعی زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی پالیسی بنائی تھی؟

(ب) اب تک کتنے اضلاع / تحصیلوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے اور کتنے اضلاع / تحصیلوں کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ضلع وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے فرد جاری کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے کہ جب تک ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو جاتا کسی کو فرد جاری نہیں کی جائے گی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام اضلاع کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے اور فرد جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! 07-2006 میں منصوبہ کا آغاز ہوا اور سابقا حکومتوں میں بھی یہ منصوبہ جاری رہا اور صوبہ بھر کے تمام اضلاع کا رورل زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی پالیسی بنائی تھی۔

(ب) اب تک صوبہ بھر میں تمام اضلاع / تحصیلوں کا رورل زمین کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے تاہم بعض اضلاع / تحصیلوں میں کچھ مواضعات ابھی کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا کام جاری ہے۔

(ج) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ حکومت نے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کی غرض سے فرد جاری کرنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

(د)　جی، نہیں۔

پنجاب کے اضلاع میں سہولت سنٹر سے کمپیوٹرائزڈ فرد کے حصول اور دیگر ریکارڈ کی چیکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*2021: **محترمہ ثانیہ عاشق جبین:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　کیا صوبہ پنجاب میں تمام اضلاع میں سہولت سنٹر موجود ہیں؟

(ب)　سہولت سنٹر سے کمپیوٹرائزڈ فرد حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے تمام اضلاع میں فرد حاصل کرنے کی فیس کیا ہے؟

(ج)　جن کے والدین فوت ہو جاتے ہیں وہ اپنے والدین کی جگہ وراثتی فرد حاصل کر سکتے ہیں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

(د)　جن اضلاع میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا ان کی لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ہ)　کیا حکومت صوبہ کے لوگوں کو اپنا ریکارڈ چیک کرنے اور فردیں حاصل کرنے میں مزید آسانیاں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف)　جی ہاں! صوبہ پنجاب میں تمام اضلاع میں تحصیل کی سطح پر اراضی ریکارڈ سنٹر موجود ہیں۔

(ب)　اراضی ریکارڈ سنٹر پر فرد کے حصول کے لئے سائل کو نادرا بائیو میٹرک تصدیق کے بعد ٹوکن جاری کیا جاتا ہے اور اپنی باری پر سروس کا اجراء کیا جاتا ہے۔ فرد کی فیس -/50 روپے فی کھتونی ہے اور زیادہ سے زیادہ -/150 روپے ہے۔ اس کے علاوہ -/350 روپے سروسز چارجز ہیں۔

(ج) کسی بھی شخص کی فوتیدگی کی صورت میں وراثت کا انتقال کوئی بھی جائز وارث درج کروا سکتا ہے۔ عملہ مال حصص کا تعین کرتا ہے۔ پھر انتقال کا اندراج کمپیوٹر سنٹر پر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فرد کا حصول ممکن ہے۔

(د) ریکارڈ تمام اضلاع میں کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے تاہم جہاں کچھ ریکارڈ رہ گیا ہے۔ اربن لینڈ ریکارڈ کا ایک منصوبہ زیر غور ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ بیس موبائل وین کے ذریعے سے دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی تعداد

*2028: **جناب محمد ایوب خان:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹرز کہاں کہاں پر سروسز فراہم کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم آنے کے بعد لینڈ ریکارڈ سنٹرز پر عوام کا بے تحاشا رش رہتا ہے عوام کی سہولت اور رش کو کم کرنے کے لئے کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) رجانہ ٹاؤن جو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بڑا ٹاؤن ہے کیا حکومت وہاں بھی لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم لینڈ ریکارڈ سنٹر پر بوجھ / رش کم ہو سکے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل چار اراضی ریکارڈ سنٹرز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل اور محل وقوع درج ذیل ہیں:

- اراضی ریکارڈ سنٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ جو کہ ڈی سی آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس ہے۔

- اراضی ریکارڈ سنٹر گوجرہ جو کہ تحصیل آفس گوجرہ کے پاس ہے۔
- اراضی ریکارڈ سنٹر کمالیہ جو کہ تحصیل آفس کمالیہ کے پاس ہے۔
- اراضی ریکارڈ سنٹر پیر محل جو کہ تحصیل آفس پیر محل کے پاس ہے۔

(ب) جی، ہاں! مزید اراضی ریکارڈ سنٹر کے قیام کا منصوبہ زیر عمل ہے جو کہ چوہلہ (رجانہ) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جکھڑ تحصیل کمالیہ میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں!

ضلع گجرات: پی پی۔34 میں پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2104: جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات حلقہ پی پی 34 میں محکمہ مال کے کتنے پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار تعینات ہیں؟

(ب) تحصیل سرائے عالمگیر میں کل کتنے پٹوار سرکلز اور قانونگوئیاں ہیں اور کون کون سا حلقہ پٹوار / قانونگوئی سرکل خالی ہے مزید برآں حلقہ پی پی 34 کے تمام پٹواریوں کے پاس کتنے حلقہ پٹوار سرکل کا اضافی چارج کتنے کتنے عرصہ سے ہے حلقہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت تحصیل سرائے عالمگیر میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں پُر کب تک تعیناتی کر دے گی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔34 تحصیل سرائے عالمگیر سالم اور تحصیل کھاریاں کی دو قانونگوئی پر مشتمل ہے۔ حلقہ پی پی۔34 میں تعینات تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیلدار	نائب تحصیلدار	گرداور	پٹواری
01	03	04	33 سرائے عالمگیر (18) کھاریاں (15)

(ب) تحصیل سرائے عالمگیر 23 پٹوار سرکل اور دو قانگوئی سرکل پر مشتمل ہے جبکہ آٹھ پٹوار سرکل (i) پیر خانہ (ii) سمبلی (iii) رشید پور (iv) ڈو ڈو سگھر (v) شیخ پور (vi) قصبہ کریالی (vii) چننگس (viii) مے خوردخالی ہیں مزید برآں حلقہ پی پی۔34 کے تمام پٹواریوں کے پاس اضافی چارج پٹوار سرکل کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جہاں تک سرائے عالمگیر میں پٹواریوں کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حالیہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے حکومت پنجاب نے بروئے نوٹیفکیشن نمبری PS/SSCM(IMP)CMO/18/OT/021235/ مورخہ 01.07.2019 کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ ریونیو فیلڈ سٹاف کی re-structuring کے حوالے سے سفارشات مرتب کر رہی ہے ان سفارشات کی حتمی منظوری کے بعد من وعن عمل کیا جائے گا۔

تحصیل سرائے عالمگیر میں

مزید کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2111: **جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں کل کتنے مواضعات ہیں اور کیا ان تمام مواضعات کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل محافظ خانہ میں موجود ریونیو ریکارڈ (جمعبندی زیرکار، فیلڈ بک، انتقالات، فرد بدرات، تغیرات کی عکس بندی کروائی گئی اگر ہاں تو کیا متذکرہ عکس بند ریکارڈ کی سافٹ وئیر میں دُہری ڈیٹا انٹری بھی کروائی گئی تھی تا کہ کسی غلط انٹری کا احتمال نہ رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ کا منصوبہ شفاف غلطیوں سے پاک اور بروقت ریکارڈ دستیابی کے عزم سے شروع کیا گیا مگر عوام کو پھر بھی بے شمار غلطیوں و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(د) تحصیل سرائے عالمگیر میں مزید ایک کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر کے قیام کا حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں کل 111 مواضعات ہیں جن میں سے 102 مواضعات کمپیوٹرائزڈ کر دیئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ج) عملہ مال کی طرف سے مرتب شدہ ریکارڈ غلطیوں سے کافی حد تک پاک کر لیا گیا ہے جبکہ ابھی بھی کچھ غلطیاں ایسی ہیں جن کی نشاندہی متعلقہ سائل کی نشاندہی پر ہی ممکن ہوتی ہیں۔

(د) اس وقت حکومت پنجاب 115 اراضی سنٹرز پنجاب بھر میں قائم کر رہی ہے۔ جن میں سے چار ضلع گجرات میں قائم ہو رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- کنجاہ تحصیل (گجرات)
- جلالپور جٹاں تحصیل (گجرات)
- ڈنگہ۔1 تحصیل (کھاریاں)
- کوٹلہ عرب علی خان تحصیل (کھاریاں)

تحصیل سرائے عالمگیر میں اضافی اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام ابھی زیر غور نہ ہے۔

گوجرانوالہ: موضع علی پور چٹھہ کی مساوی میں سائلین کو ریکارڈ کی تصدیق میں مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*2186: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی مساوی بہت زیادہ خستہ حال ہو چکی ہے یہاں تک کہ نا قابل استعمال ہو چکی ہے اور ریکارڈ کی تصدیق کے لئے سائلین دربدر مارے مارے پھرتے ہیں ان کی داد رسی نہ ہو رہی ہے اس وجہ سے اکثر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں؟

(ب) حکومت موضع علی پور چٹھہ کی مساوی دوبارہ تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی مساوی بہت زیادہ خستہ حال ہو چکی ہے۔

(ب) ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے بذریعہ چٹھی نمبر 47/NTO مورخہ 19-08-2019 مطلع کیا ہے کہ موضع علی پور چٹھہ کی مساوی کی دوبارہ تشکیل شروع کر دی گئی ہے۔ انشاء اللہ دو ماہ تک تیار کر لی جائے گی۔

صوبہ کے دیہاتوں میں زمینوں کی حد بندی کے لئے
بتیاں یا پتھر دوبارہ اصلی حالت میں تنصیب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2187: **چودھری عادل بخش چٹھہ:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انگریز دور حکومت میں زمینوں کی نشاندہی کے لئے سہ حدے (بتیاں یا پتھر) لگائے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے دیہات / چکوک کی ڈی مارکیشن کے لئے سہ حدے لگائے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سہ حدے (بتیاں یا پتھر) ٹریکٹر / کرین وغیرہ کی وجہ سے اپنی جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کر چکے ہیں جس کی وجہ سے اکثر لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں؟

(د) حکومت ان سہ حدے (بتیاں یا پتھر) کی دوبارہ صحیح جگہ تنصیب کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) درست ہے

(ب) درست ہے۔

(ج) جن مقامات پر سہ حدہ جات اپنی جگہ تبدیل کر چکے ہوتے ہیں وہاں پر متعلقہ ڈپٹی کمشنرز اپنے ماتحت عملہ سے اس کی درستی کروالیتے ہیں۔

(د) جملہ ڈپٹی کمشنرز/ڈسٹرکٹ کلکٹرز در صوبہ پنجاب کو ہدایات بذریعہ چٹھی نمبری 66-NTR/DLR/631 مورخہ 06.08.2019 جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ اپنے زیر انتظام افسر مال/ریونیو افسران/گرداور/پٹواری کو ہدایت جاری کریں کہ پٹواری حلقہ کو اپنے حلقہ میں قائم شدہ سہ حدہ جات از سر نو معائنہ کر کے ان کے قائم ہونے کی تصدیق کریں جہاں پر سہ حدہ جات موجود نہ ہیں دوبارہ صحت کر کے وہاں سہ حدہ جات قائم/نصب کریں۔ توڑ پھوڑ ہوجانے والے سہ حدہ جات کی بمطابق ضابطہ تعمیر ومرمت کریں توقف/کوتاہی ہرگز نہ ہو۔

ڈپٹی کمشنر صاحبان نے بھی اپنے ماتحت عملہ فیلڈ کو ہدایات بالا پر عملدرآمد کئے جانے کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔

شیخوپورہ: یونین کونسل سچا سودا
کے رقبہ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2686: **جناب سجاد حیدر ندیم:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل کتنے لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ سنٹرز کہاں کہاں پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) سچا سودا (یونین کونسل) ضلع شیخوپورہ کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) اس یونین کونسل کے کتنے رقبہ کو کمپیوٹرائزڈ کر لیا گیا ہے اور کتنا ابھی باقی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سچا سودا یو سی کا ابھی تک رقبہ کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سچا سودا یو سی کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کل چھ لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ سنٹرز ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

- اراضی ریکارڈ سنٹر شیخوپورہ
- اراضی ریکارڈ سنٹر فاروق آباد
- اراضی ریکارڈ سنٹر مریدکے
- اراضی ریکارڈ سنٹر فیروزوالا
- اراضی ریکارڈ سنٹر صفدرآباد
- اراضی ریکارڈ سنٹر شرقپور

(ب) فاروق آباد زرعی (سچا سودا) 71471 کنال اور فاروق آباد اربن 3582 کنال۔

(ج) اس یونین کونسل میں دو مواضعات ہیں فاروق آباد اربن، فاروق آباد زرعی (سچا سودا) دونوں مواضعات کمپیوٹرائزڈ نہ ہیں۔

(د) جی ہاں! سچا سودا کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوا۔

(ہ) سچا سودا کا رقبہ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اگلے فیز میں زیر غور ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کے مختلف چکوک
میں سرکاری رقبہ کی واگزاری سے متعلقہ تفصیلات

503: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مواضعات بیلہ نوریکا، سیلو نوریکا، رکھ ٹھاکرا، رکھ جوئیہ بلوچ، بہلیوال، داراشیخوکا، چک نمبر 14 ڈی جہانگیر آباد، گاجا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں حکومت کا کتنا رقبہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں جتنا بھی رقبہ (بقایا سرکار) یا حکومت کا ہے اس پر بااثر افراد کا قبضہ ہے مذکورہ رقبہ کا خسرہ نمبر، کھتونی نمبر کی تفصیل چکوک وار علیحدہ علیحدہ بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چکوک میں بااثر لوگوں نے مذکورہ رقبہ ٹھیکہ یا لیز پر دے رکھا ہے اگر رقبہ لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا تھا تو کس سکیم اور کن شرائط کے تحت دیا گیا ہے اور اس سے ہر سال کتنا ریونیو ملتا ہے تمام موضع کی ٹھیکہ / لیز / پٹہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروانے، قابضین سے تاوان / لگان وصول کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ، رقبہ بیلا نوریکا 12 ایکڑ، سلھونوریکا 28 ایکڑ، رکھ ٹھاکرہ 138 ایکڑ، رکھ جوایا بلوچ 400 ایکڑ، بہلیوال 275 ایکڑ، دارا شیخو کا Nil، چک نمبر D 276 / 14 ایکڑ، جہانگیر آباد Nil، گاجا Nil ہے۔

(ب) رقبہ زیر سوال ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جاچکا ہے۔

(ج) رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروایا جاچکا ہے۔ واگزار کروائے گئے رقبہ جات کے بارہ میں مروجہ پالیسی بابت رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) ناجائز قابضین کے رقبہ سے واگزار کروائے رقبہ جات ملکیتی صوبائی حکومت پر ناجائز کاشت کے حوالہ سے ان کے خلاف مسلہ جات مرتب ہو کر ترجیحی بنیاد پر کارروائی شروع کی جاچکی ہے۔

فیصل آباد میں اشٹام پیپرز کے لائسنس کے اجراء کے طریق کار اور لائسنس یافتہ افراد کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

551: جناب علی عباس خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں اشٹام پیپر فروخت کے لائسنس یافتہ افراد کی فہرست فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں اشٹام فروشی کا لائسنس بنوانے کا طریق کار اور پالیسی کیا ہے؟

(ج) مذکورہ لائسنس کون سی اتھارٹی جاری کرتی ہے اور اس کی میعاد کیا ہوتی ہے؟

(د) کیا یہ لائسنس جاری کرنے کا معیار پورے صوبہ میں یکساں ہے یا ہر ضلع میں مختلف ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) فہرست اشٹام فروشاں (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اشٹام فروشی کا لائسنس بنوانے کے لئے درخواست گزارنا پڑتی ہے درخواست گزار کے لئے پڑھا لکھا ہونا، اچھا کردار کا حامل ہونا و متعلقہ ضلع کا ڈومیسائل ہونا لازم ہے علاوہ ازیں رول 26 سٹیمپ ایکٹ 1934 کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

(ج) زیرِ رول 26 سٹیمپ رولز 1934 لائسنس جاری کرنے کی مجاز اتھارٹی متعلقہ کلکٹر / ڈپٹی کمشنر ضلع ہے۔لائسنس کی میعاد یکم جولائی تا 30۔جون ہوتی ہے۔ بعد ازاں مجاز اتھارٹی ایک سال کی تجدید کرتی ہے۔

(د) لائسنس جاری کرنے کا معیار پورے صوبہ میں بمطابق سٹیمپ رولز 1934 یکساں نافذ ہیں۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں نئے لینڈ ریکارڈ سنٹر قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

572: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ضلع ساہیوال حضرت خواجہ محمد پناہ کی نگری میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں نیا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹر سنٹر پی پی۔198 میں قانونگوئی لیول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان):

تحصیل ساہیوال میں دو نئے لینڈ ریکارڈ سنٹرز 115 قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹرز کے منصوبہ کے تحت قانونگوئی "ہڑپہ اور نور شاہ" میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ موضع کمیر شریف قانونگوئی "ڈیرہ رحیم" موجودہ فیز میں شامل نہ ہے۔

اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ کے دفتر میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

592: جناب حامد رشید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ کے دفتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام اور عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر میں ہیڈ کلرک پچھلے پندرہ / بیس سال سے تعینات ہے۔ اگر ہاں تو حکومتی ٹرانسفر پالیسی کے تحت موجودہ حکومت اس کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال(ملک محمد انور):

(الف) اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ مورخہ 22-07-2019،دفتر ہذا میں تعینات اہلکاران، منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مزید برآں فہرست تعینات اہلکاران مع عہدہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	نام اسامی	نام اسامی	تعینات اہلکار
1۔	تحصیلدار	1	0	1
2۔	تحصیلدار	2	1	1
3۔	اسسٹنٹ	0	1	0
4۔	سٹینوگرافر	1	1	1
5۔	سینئر کلرک	2	2	0
6۔	جونیئر کلرک	10	3	7
7۔	نائب قاصد	16	10	6
8۔	ڈرائیور	1	0	1
9۔	کلاس IV	4	4	0
	کل اسامیاں	38	22	16

(ب) درست نہ ہے۔ دفتر اسسٹنٹ کمشنر چک جھمرہ میں اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک کی ایک عدد اسامی کی منظوری ہے۔ جو کہ 14.08.2001 سے تاحال خالی ہے۔ کوئی بھی اسسٹنٹ / ہیڈ کلرک دفتر میں تعینات نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ کل طور خم بارڈر پر وزیر اعظم پاکستان نے پریس کانفرنس کے دوران بڑی اہم بات کی اور اتنی غیر سنجیدہ قسم کی سٹیٹمنٹ دی جس پر بطور کشمیری میرا حق بنتا تھا کہ میں اس پر بات کروں۔ انہوں نے یہ بات کی کہ کشمیر کے اندر پاکستان سے کوئی داخل نہ ہو تاکہ انڈیا کو موقع نہ ملے کہ وہ ہمیں دہشت گرد قرار دے دے۔

جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت یہ کرنا چاہوں گی کہ وزیر اعظم کو یہ بات کس نے بتا دی کہ وہاں کشمیر کے اندر پاکستان سے لوگ جا کر لڑ رہے ہیں۔ 72/70 سال سے کشمیری مجاہدین اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں، اپنی بقا کی تحریک چلائے ہوئے ہیں اور ہماری ماؤں بہنوں نے اپنے خون سے اُس تحریک کو سینچا ہے اس لئے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنا غیر سنجیدہ قسم کا بیان انہوں نے کیوں دے دیا؟ جب آپ کے ملک کے اندرونی حالات ایسے ہوں کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ نہیں کھڑی اور کسی کو ساتھ لے کر چلنا نہیں چاہتے تو مجھے یہ لگتا ہے کہ وہ اپنی سٹیٹمنٹ دے کر پاکستان کے issues سے اپنی نظر ہٹانا چاہتے ہیں جہاں پر اُن کی نااہلی چھپ جائے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ کیا بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: No cross talks. انہوں نے کہہ دیا ہے تو آپ نے بات نہیں کرنی بلکہ میں خود اس issue پر بات کروں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے یہ لگتا ہے کہ اِن کی نااہلیت اور حکومت جو اِن سے چل نہیں رہی اس کو چھپانے کے لئے ایسے issues raise کر دیتے ہیں کہ جہاں پر پاکستان کی سالمیت کو بھی داؤ پر لگایا جاتا ہے لہٰذا اپنے کنٹینر کی تقاریر اور اپنے بے ربط قسم کے الفاظ سے کشمیر کی تحریک کو ضائع نہ ہونے دیں۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے کراچی کے اندر کچرا کنڈی کم ہے اور پی ٹی آئی کے اندر کچرا کنڈی زیادہ بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا main پوائنٹ آ گیا ہے لہٰذا بیٹھ جائیں۔ محترمہ! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں بنتا۔ کیا وزیر اعظم پاکستان یہ کہہ سکتے ہیں کہ آؤ سارے حملہ کر دو اس لئے یہاں پر کوئی عقل کی بات ہونی چاہئے۔ اس طرح نہیں ہوتا جیسے آپ کہہ رہی ہیں۔ اُن کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان کے اوپر یہ الزام لگے گا کہ یہ دہشت گردی پھیلانے آ گئے ہیں۔ اس issue کا ایک فورم موجود ہے جس کے لئے وزیر اعظم جنرل اسمبلی جا رہے ہیں اور وہاں جا کر وہ بات کریں گے۔ آج تک کشمیر کا جتنا issue جناب عمران خان نے اٹھایا ہے اتنا کسی حکومت نے نہیں اٹھایا۔ بہر حال محترمہ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ مسلم لیگ (ن) یہ سمجھتی ہے کہ کشمیر کے issue پر ایک متفقہ اور متحدہ بات جانی چاہئے کیونکہ کشمیری آج کرفیو میں بیٹھے ہیں جن کی ادویات بند ہیں، جن کے سکول بند ہیں، جن کی basic necessities بند کی گئی ہیں حتیٰ کہ انڈیا کی سپریم کورٹ تک نے کہہ دیا کہ کشمیریوں کو بنیادی ضروریات دی جائیں۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حکومت کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے پہلے آل پارٹیز کانفرنس بلانی چاہئے تھی جو نہیں بلائی گئی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، سب ممبران تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن کی بات۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! اس میں آپ ترمیم یہ کر لیں کہ پیپلز پارٹی اور (ن) لیگ کی وہی پالیسی ہے جو حکومت کی پالیسی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں تو یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں اپوزیشن کا بھی بڑا اچھا role ہے کہ اس issue کے اوپر ساری جماعتیں ایک میز پر ہیں۔جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نہیں چاہتا کہ کشمیر کے issue پر ہم یہاں پر کوئی ایسا ماحول پیدا کریں کہ کوئی غلط message جائے۔ بطور پاکستانی کشمیر کے لئے ایک آواز کا message جانا چاہئے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کشمیریوں کے ساتھ کھڑی ہے، ماضی میں بھی کھڑی تھی، آج بھی کھڑی ہے اور کل بھی کھڑی ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف نے اقوام متحدہ کے floor پر کھڑے ہو کر وہاں برہان وانی کا کیس plead کیا تھا اور انڈیا کے خلاف dossier دیئے تھے۔ ابھی یہاں پر سید حسن مرتضیٰ نے کینسر کے مریضوں کے حوالے سے جوبات کی تو جوبات ہم روز آپ سے کرتے ہیں، یہی تو اس ہاؤس کا رونا ہے کہ یہاں پر اپوزیشن کی آواز کو دبایا جارہا ہے۔ آج پنجاب کے لوگ اس اسمبلی کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آواز جو اپوزیشن نے اُٹھائی ہے لیکن آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس اسمبلی سے دُور رکھ کر پنجاب کو یہ پیغام دے رہے ہیں تو آپ اپوزیشن کو نہیں دبا رہے بلکہ آپ پنجاب کے عوام کی آواز کو دبا رہے ہیں اور آپ کینسر کے مریضوں کی آواز کو دبا رہے ہیں۔ آج جو چار اموات ہوئیں اور محترمہ وزیر صحت نے فرمایا کہ میں نے "پڑھا" تو یہ کیسی وزیر ہیں کہ انہیں پتا ہی نہیں تھا کہ کنٹریکٹ ختم ہونے لگا ہے، یہ کیسی وزیر ہیں کہ جنہیں پتا ہی نہیں تھا کہ ادویات کا سٹاک ختم ہونے لگا ہے، یہ کیسی وزیر ہیں کہ جنہیں پتا نہیں تھا کہ کینسر کے مریض کو روزانہ دوائی چاہئے ہوتی ہے اور یہ کیسی حکومت ہے کہ جسے ڈینگی کے بارے میں پتا نہیں تھا کہ ڈینگی کا طوفان سر اٹھانے لگا ہے؟ آج جتنی اموات ہو رہی ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آرز درج ہونی چاہئیں کیونکہ ان کی نااہلی کی وجہ سے یہ اموات ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی Chair سے میرا اور اس اپوزیشن کا یہ سوال ہے کہ یہ اسمبلی کی working کا تقاضا ہے اور یہ ہاؤس complete نہیں ہے جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہیں۔ یہ ہاؤس ان آرڈر نہیں ہے جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن موجود نہیں ہیں جس پر ہم

احتجاج کریں گے اور ہم آپ سے رُولنگ چاہیں گے کہ وہ قانون جو آپ نے پاس کیا ہے اس پر عملدرآمد کب تک ہو گا؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کے سامنے وزیر قانون نے یہ commit کیا تھا کہ پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لے کر وہ ہاؤس کو apprise کریں گے تو یہ کیا چاہتے ہیں کہ ہاؤس کا یہ سیشن ختم ہو جائے؟ اس طرح آپ روز دن گزار رہے ہیں اور روز آپ تماشا بنا رہے ہیں۔ اپوزیشن اس تماشے کو مزید آگے نہیں چلنے دے گی تو اس پر ہمیں آپ کی طرف سے اور اس Chair کی طرف سے جنہوں نے اتنا بڑا کام کیا، clear cut ruling چاہئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"قدم بڑھاؤ سپیکر صاحب ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اس مہربانی کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کتنے میرے ساتھ ہیں؟(قہقہہ) میں آج بھی آپ سے کہتا ہوں کہ میری اور جناب محمد بشارت راجا کی کوشش ہے اور وزیر اعلیٰ دو تین دن میں آرہے ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ! آج رات ڈیڑھ بجے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج رات ڈیڑھ بجے وزیر اعلیٰ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ میرے لئے بھی نئی انفارمیشن ہے۔ بحر حال وہ پہنچ جاتے ہیں چلیں، اچھا ہے جلدی آجائیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا بھی بات کریں گے اور میں بھی ان سے بات کروں گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ایک اور گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! قصور کا جو افسوسناک واقعہ ہے اس پر وہ SOPs جو ہماری حکومت نے بنائے تھے اور بنا کر تمام محکموں کو دے دیئے گئے تھے لیکن آج اس حکومت نے اُن پر عمل نہ کر کے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ شیخ علاؤالدین یہاں موجود ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ قصور میں جو کچھ ہوا اس کے اوپر شیخ علاؤالدین کی بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سن لیں ناں کہ آپ کے زمانے میں جو آئی جی پولیس تھے آج بھی وہی آئی جی ہیں۔ فرق تو کوئی نہیں ہے ناں۔ اس وقت بھی قصور میں جو بندے پکڑے تھے اور آپ نے جس آئی جی کو لگایا تھا جسے انہوں نے لگایا ہے۔ انہیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔ وہ وہاں پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ میں نے بھی ان سے بات کی ہے اور کہا ہے کہ کوئی بکرا دیں کہ آپ قصور میں ہی پھنسے رہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو آئی جی پولیس کو بتائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس واقعہ کو light نہ لیں کیونکہ میرا بہت نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ ان کی ضرور راہنمائی کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین کو بات کرنے دیں اور کوئی انہیں disturb نہ کرے۔

قصور میں بچوں کے قتل کے واقعہ پر
احتجاج کرنے والوں کا معزز ممبر اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچانا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بات یہ ہے کہ پچھلے تین دن سے آئی جی صاحب مجھے کہہ رہے تھے کہ میں چونیاں پہنچوں ورنہ یہ لوگ تھانے کو آگ لگا دیں گے۔

جناب سپیکر! میں وہاں پر کل صبح 8:00 بجے گیا ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا اور میں یہ on the floor of the house record پر لانا چاہتا ہوں کہ پھر وہاں پر کیا ہوا۔ میں حکومت میں نہیں ہوں اور میری پارٹی اپوزیشن میں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں جا کر جتنا mob تھا اور جو احتجاج ہزاروں لوگوں کا تھا وہ حکومت کے ریکارڈ پر ہے، اس وقت defend کیا اور پولیس کے لئے لوگوں سے ٹائم مانگا کہ کچھ ٹائم

دے دو۔ میں جو بھی کر سکتا تھا وہ تقریر ریکارڈ پر موجود ہے۔ کوئی سیاست نہیں کی اور کوئی کچھ نہیں کیا۔ میرے پاس data موجود ہے کہ آئی جی کی کتنی calls مجھے آئی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے کہا گیا کہ وہاں پہنچیں نہیں تو تھانے کو آگ لگ جائے گی۔ میں ایک ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے وہاں پر گیا کہ میں وہاں کا ایک sitting MPA ہوں۔

جناب سپیکر! جون میں پہلا بچہ اغواء ہوا اور متعلقہ ایس ایچ او کہتا رہا کہ:

"تسی آپ لبھو، رشتے داراں کول جاؤ تے لبھو اور پیروں کے ڈیروں پر جاؤ۔"

جناب سپیکر! اگست میں دو بچے اغواء ہوئے اور پھر اس کے بعد اب ایک امام مسجد کا بچہ اغواء اور پھر یہ سب کچھ ہوا۔ جب میں وہاں پر تقریر کر رہا تھا تو شر پسند عناصر کو باقاعدہ کہا گیا کہ نعرہ بازی کرو اور وہاں سے میں پھر جس طرح آیا تو میں آ گیا۔ اس کے بعد حیران کن بات یہ ہے کہ۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! یہ تو آپ کا role بڑا قابل تعریف ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی اور بہت شکریہ۔ آپ دیکھئے کہ میں حکومت میں تو نہیں ہوں اور وہاں پر کوئی وزیر پہنچا اور نہ ہی کوئی ایڈیشنل آئی جی پہنچا۔ جناب محمد بشارت راجا وہاں پر گئے میں ان کی قدر کرتا ہوں اور ان کی مہربانی۔ انہیں پتا تھا کہ جو کچھ میرے ڈیرے پر ہوا، جو میرے پٹرول پمپ کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور جو تباہی مچی ہے اور اگر میرے گارڈ وہاں پر فائر کھولتے تو حکومت کو یہ موقع ملتا کہ لو جی لیگی ایم پی اے نے فائرنگ کروا کر بندے مار دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے پوچھتا ہوں اور آپ اس کو سوچئے کہ میری آئی جی سے اس دوران کتنی دفعہ بات ہوئی اور میں نے اُن سے کہا کہ جو آپ کی گاڑیاں ہیں وہ چونیاں سے

دونوں طرف چار چار کلو میٹر دور کھڑی ہیں جس میں سینکڑوں پولیس والے ہیں آپ دو پولیس والوں کو بھیج دیں میں آپ کے کہنے پر یہاں آیا ہوں لیکن کوئی نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں نے تنگ آکر اُن کو یہ بات کہی کہ forget about it کہ میں لیگی ایم پی اے ہوں، میں سولہ سال کی عمر سے ٹیکس گزار ہوں۔ یہ جو چیزیں میرے پاس ہیں یہ declared چیزیں ہیں، کوئی حرام کا مال نہیں ہے ان چیزوں کو تو بچالو اس کے اندر ہزاروں لوگوں کی روٹی روزی لگی ہوئی ہے لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں حکومت سے آپ کے ذریعے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب یہ وزیر صاحب وہاں پر گئے، یہ ریسٹ ہاؤس میں رہے ان کو پتا تھا کہ میں نے جو وہاں پر کردار ادا کیا ہے اگر ان کو ذرا بھی احساس ہوتا تو یہ اُس کی قدر کرتے، میں نے hostile ہجوم کو face کیا، انہوں نے face نہیں کیا۔ میں نے اُس mob کو face کیا اور میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ خدا جانتا ہے ایسے موقعوں پر کوئی سیاست نہیں کرنی چاہئے۔ وہ غریب لوگ ہیں اُن کو دیکھا نہیں جا سکتا اور وہ اتنے عرصہ سے تھانوں میں رُلتے رہے اُن کو کسی نے نہیں پوچھا۔ کسی ماں باپ کا غریب ہونا یا امیر ہونا یہ اللہ کی دین ہے لیکن خدا کی قسم جو کچھ اس وقت اس پنجاب میں ہو رہا ہے اور جو کچھ میرے حلقے میں ہو رہا ہے وہ میں آپ کو بتاؤں کہ یہاں پر تمام تھانے بکتے ہیں touts کو چائے اور کیک پیش ہوتے ہیں اور جو شریف آدمی تھانے چلا جائے قطع نظر اس کے کہ وہ کروڑوں روپے کا ٹیکس گزار ہو وہ مجرم کی طرح کھڑا رہتا ہے۔ یہ حقائق ہیں اور آپ ایک agro-based businessman بھی ہیں، politician بھی ہیں آپ کو پتا ہے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں صحیح کہہ رہا ہوں اور آپ مجھے اتنے عرصے سے جانتے ہیں میں غلط بات نہیں کرتا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس ڈیٹا کو نکلوائیں جنہوں نے تباہی مچائی ہے، اُن کو دیکھیں پھر میرا قصور بتائیں، یہی میرا قصور تھا کہ میں نے اپنے حلقے کی نمائندگی کی اور میں اللہ کو جواب دہ ہوں۔ میں اگر نہ بھی پہنچتا تو پھر میرا ضمیر مطمئن نہ ہوتا اور میں آئی جی کے بار بار کہنے پر کہ شیخ علاؤالدین

آپ جائیں گے تو تھانہ بچے گا۔ الحمد للہ تھانہ تو بچ گیا چلو جو کچھ بھی ہوا لیکن میرے ساتھ جو ہوا اور جو کروایا گیا اُس کے پیچھے کون سے محرکات ہیں میں اُن کا نام نہیں لینا چاہتا؟

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ وزیر قانون سے ذرا یہ پوچھ لیں کہ جب ان کو پتا لگا کہ وہاں پر جو کچھ تباہی مچی اُس کو face میں نے کیا ہے مالی طور پر بھی اور جانی طور پر بھی آپ خود بتائیں کہ اگر ہزاروں لوگوں میں سے مجھے کچھ ہو جاتا کہ جس طرح وہاں پر مار دھاڑ کروائی گئی ہے اور جان بوجھ کر کروائی گئی ہے تو اس کا کون ذمہ دار تھا؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ آپ یہ بتائیں میں اس ملک میں چیمبر کا بھی ممبر ہوں اور corporate member ہوں، آج تک میں نے ایک ڈالر بھی باہر نہیں بھیجا خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں میں کل سے سوچنے پر مجبور ہوا ہوں کہ اب ہمارا اس ملک میں رہنا مشکل ہے کیونکہ اگر حرام کمایا ہے تو خدا اُس کا بیڑا غرق کرے۔ جس کے پاس حلال ہے جس نے اپنی زندگی میں حلال سے کھایا ہو، ہزاروں خاندان بھی میرے ساتھ ہیں جن کو اللہ روٹی روزی دیتا ہے اگر مجھے safety نہیں ہے اگر میں politician ہو کر اور یہ میرا چوتھا tenure ہے مجھے safety نہیں ہے تو ایک عام آدمی کو کیا safety ہو گی؟ کہاں کی welfare state لئے پھر رہے ہیں اور کہاں کا ہم نے اسلام کے نام پر ملک لیا تھا اگر ہم نے اسلام کے نام پر ملک لیا تھا تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات valid ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! پہلے ایک سیکنڈ صرف میری بات یہ ہے کہ اس میں تین چیزیں ہیں ایک تو شیخ علاؤالدین کا بڑا اچھا رُول ہے کہ وہ از خود گئے اور جا کر انہوں نے مسئلے کو سنبھالا۔

دوسری بات یہ کہ ان کو ایک یہ بھی خدشہ ہے کہ کسی نے یہ خاص طور پر کروایا ہے اُس کی تہہ تک جانا حکومت کے لئے بھی ضروری اور شیخ علاؤالدین کے لئے بھی ضروری ہے کہ جنہوں نے اتنا bold step لیا اور سارا کچھ کیا اور پھر جو سب سے important بات ہے کہ جن غریبوں

کے وہ بچے ہیں جن کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ دوسرا واقعہ ہے اور پہلے بھی قصور میں واقعہ ہوا اور اب پھر قصور میں یہ معاملہ ہوا تو اس کو بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ اگر وہاں پر جو پولیس والے تھے اگر فوری دادرسی کرتے، فوری ایکشن لیتے تو شاید یہ کام رُک جاتے اور شاید اُس کا پتا بھی چل جاتا کہ اس کے پیچھے کون ہے جو بچوں کو اس طرح اغواء کر کے یہ سارا ظلم کرتے ہیں اور باقی آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات add کر رہا ہوں کہ اس تمام کارروائی کی سی سی ٹی وی فوٹیج میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر! میری عرض سن لیں میں رات کو وہاں application دے کر آیا ہوں اور ابھی تک entertain نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: آپ وہ application جناب محمد بشارت راجا کو دے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کو بھی پیش کر دیتا ہوں لیکن آپ یہ دیکھیں اس پر ابھی تک۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ جناب محمد بشارت راجا کی بات سن لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ علاؤالدین کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا قابل افسوس ہے۔ یہ اتنی تفصیل ہمیں وہاں پر کل نہیں بتائی گئی بہر حال وہ ان کا اپنا حلقہ ہے اُس حلقے میں اگر باہر سے کوئی جا کر لوگوں کو اُکسائے گا تو وہ تھوڑی سی ناممکن سی بات ہے وہ ان کا اپنا حلقہ ہے اور وہاں پر اگر کوئی لوگوں کا ردعمل آیا ہے تو اُس کی شیخ علاؤالدین بہتر وجوہات سمجھ سکتے ہیں لیکن اس کیس کے حوالے سے جو ان کا کردار ہے وہاں پر جو انہوں نے کردار ادا کیا ہے تو ہم ان کے مشکور ہیں اور اگر آئی جی صاحب آپ کو بار بار فون کر کے یہ کہہ رہے تھے کہ آپ وہاں اپنا رول ادا کریں تو وہ اس

لئے کہہ رہے تھے کیونکہ آپ اُس حلقے سے منتخب نمائندے ہیں اس لئے وہ آپ کو کہہ رہے تھے کہ لوگوں کا آپ پر اعتماد ہے اور لوگوں نے آپ کو منتخب کیا ہے اس لئے وہ آپ کو بار بار فون کر رہے تھے۔ نمبر دو آپ نے فرمایا کہ کوئی منسٹر وہاں پر نہیں گیا کل صبح سے بلکہ اُس سے پہلے رات سے ہمارے دو منسٹر صاحبان جناب محمد ہاشم ڈوگر اور سردار محمد آصف نکئی وہاں پر موجود تھے۔ کل صبح انہوں نے وہاں سے میرے ساتھ بات کی اور انہوں نے کہا آپ بھی آئیں پھر یہاں سے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہوم، آئی جی اور میں ہم تینوں گئے اور ہم نے جا کر لوگوں سے باقاعدہ۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر قانون! وہاں 4:00 بجے گئے میرے سامنے سے گزرے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ ٹائمنگ کی بات چھوڑیں آپ پہلے بات سن لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں صبح ہمارے منسٹرز نے کہا کہ آپ آئیں تو ہم گئے اور جا کر ہم لوگوں سے ملے، ہم متاثرین کے پاس گئے اُن کے گھر دُعا کر کے آئے، مولوی صاحب کے ساتھ مسجد میں جا کر بیٹھے ہمیں تو لوگوں نے کچھ نہیں کہا۔ لوگوں نے ہم سے صرف ایک مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں انصاف ملنا چاہیئے ہم نے انہیں یقین دہانی کروائی کہ ہم انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو انصاف دلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کے ساتھ کتنی پولیس تھی یہ بھی بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! No cross talk آپ بیٹھ جائیں اُنہیں بات کرنے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کا احترام کرتا ہوں اگر ان کے حلقے کے لوگوں نے ان پر غصہ نکالا ہے تو اس میں حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وزیر قانون میرے سامنے سے گزر کر گئے ہیں یہ جو میرے ساتھ کروایا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین! آپ بیٹھ جائیں۔ بات سن لیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر ! اگر ان کے حلقے کے لوگ۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین ! آپ بیٹھیں دو دو منٹ بعد کھڑے نہ ہوں آپ کی بات سب نے سنی ہے اب آپ بیٹھ کر خاموشی سے سنیں ہم چاہ رہے ہیں کہ جو بھی آپ کے خدشات ہیں اُس کا حل ڈھونڈیں تو آپ ذرا صبر کریں جناب محمد بشارت راجا تو تیار ہیں کہ آپ کے پاس جو انفارمیشن ہے آپ کو وہ اُن کے ساتھ شیئر کرنی چاہئے اور اُن کی پوری بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر ! میں یہ گزارش کر رہا تھا جب لوگوں نے ہمیں وہاں پر بتایا کہ یہ واقعات ہم دیکھیں وہاں پر پولیس کی کوتاہی کے حوالے سے بات ہوئی میں کیسز کے حوالے سے بات کر رہا ہوں فوری طور پر ایس ایچ او کو معطل کیا گیا، ڈی ایس پی کو معطل کیا گیا، ایس پی کو معطل کیا گیا، رات ڈی پی او کو معطل کر دیا گیا اُس کو صوبہ بدر کر دیا گیا تو یہ سارے احکامات نااہلی اور کوتاہی کے شاخسانہ تھے سو ہم نے وہ کارروائی کی۔

جناب سپیکر ! میں یہاں پر یہ عرض کرتا ہوں کہ تفتیش کے لئے بھی جے آئی ٹی بنادی گئی ہے اور جس طرح ابھی یہاں سے دوستوں نے کہا کہ رانا صاحب نے most probably کہا کہ SOPs اور آپ نے درست observation دی کہ وہ SOPs موجودہ آئی جی صاحب ہی نے ترتیب دیئے تھے اُس وقت جو آئی جی پنجاب تھے آج بھی وہی آئی جی پنجاب ہیں اور اُن کی نگرانی میں تمام کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر ! آج رات وزیراعلیٰ تشریف لا رہے ہیں اور انہوں نے آج رات ہی میٹنگ رکھی ہوئی ہے اس سلسلے میں مزید اقدامات اور جو کچھ بھی ممکن ہو سکا انشاءاللہ تعالیٰ کریں گے اُن متاثرہ خاندان سے ہماری پوری ہمدردی ہے اور یہ بالکل حقیقت ہے کہ اُن میں سے دو خاندان ایسے ہیں کہ جن کا روزانہ کی بنیاد پر روزگار ہے سو اُن کے ساتھ ہماری ہمدردی ہے۔

جناب سپیکر ! میں on the floor of the House اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ اُن خاندانوں کے ساتھ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے جو کچھ حکومت سے ہو سکا

انشاءاللہ تعالیٰ ضرور کریں گے لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو شیخ علاؤالدین کے ساتھ واقعہ ہوا یہ شیخ علاؤالدین آپ ہمیں بتائیں، آپ کے پاس ویڈیو بھی ہے۔ آپ بتائیں آپ نے وہ درخواست دے دی ہے، آپ مجھے درخواست دیں اگر کسی کے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں تو ہم ضرور کریں گے ہمیں اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اتنا میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ غلط فہمی پیدا نہ کریں کہ یہ کسی کے کہنے پر ہوا ہے۔ یہ آپ کے مخالفین بھی ہو سکتے ہیں جن کے کہنے پر ہو سکتا ہے۔ اس میں گورنمنٹ کی منشا نہیں ہے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہاں پر حالات پُرامن ہوں۔ اگر آپ کے خلاف ہم کارروائی کریں گے تو اس سے کیا امن قائم رہے گا؟ اس سے تو مزید آگ لگے گی اس لئے یہ حکومت کی کبھی نیت نہیں ہو سکتی کہ وہ آپ کے خلاف کوئی کارروائی کرائے۔ اگر یہ کارروائی آپ کے کسی مخالف نے کرائی ہے اور آپ اس کے خلاف کچھ کرنا چاہتے ہیں، آپ کے پاس ویڈیو ہے، آپ لوگوں کی نشاندہی کریں اور مدعی بنیں ہم کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کا احترام ہمارے دل میں موجود ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ آپ کا احترام کیا ہے اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس کے ازالے کے لئے آپ جو حکم دیں گے اس کی تعمیل ہو گی لیکن اس وقت اس معاملے میں یہ confusion پیدا نہ کی جائے کہ یہ حکومت اور اپوزیشن کا معاملہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے شیخ علاؤالدین کو یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے کو حل کرنا جتنی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اتنی آپ کی بھی ذمہ داری ہے کیونکہ وہ آپ کا حلقہ ہے، لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف بھی دیکھ رہے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم نے مل کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے اور جو ذمہ دار ہیں ہم ان کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ تک اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد

جناب سپیکر 6 بج کر 55 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

کورم کی نشاندہی

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شاہین رضا کا ہے اور اس کے بعد سید حسن مرتضیٰ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ جی، محترمہ شاہین رضا! اسے پیش کریں۔

گوجرانوالہ: فاضل ہسپتال میں ہیڈ نرس کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

291: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10۔ستمبر 2019 کے تمام ٹی وی چینل کی خبروں کے مطابق فاضل ہسپتال گوجرانوالہ کی ہیڈ نرس ہما کنول کی لاش چھت والے پنکھے سے لٹکتی ہوئی پائی گئی جسے فوری طور پر اس ہسپتال کی انتظامیہ نے خود کشی کا واقعہ قرار دیا؟

(ب) اس کی ایف آئی آر کن کن دفعات کے تحت کس تھانہ میں درج ہوئی ہے کیا اس کی میڈیکل رپورٹ مل گئی۔ اس واقعہ کے حالات وواقعات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ سے جھوٹ بولا گیا ہے کورم پورا نہیں ہے۔ ممبران حزب اختلاف کو ملا کر صرف 86 لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ کورم پورا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس واقعہ کی ایف آئی آر زیر دفعہ PPC 302 تھانہ سول لائن گوجرانوالہ میں درج رجسٹر ہوئی۔ اس کا مقدمہ نمبر 19 / 849 اور تاریخ 2019-09-12 ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مزید گزارش یہ ہے کہ اس کی پوسٹ مارٹم رپوٹ آچکی ہے اور فرانزک رپورٹ ابھی آنی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جیسے فرانزک رپورٹ موصول ہوگی اس میں مزید پیشرفت کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جب فرانزک رپورٹ آجاتی ہے تو پھر آپ اس مقدمہ کو دیکھئے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 292 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 292 ہے۔

راولپنڈی: پیپلز پارٹی کے راہنما شہزاد اعوان کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

292: سید حسن مرتضیٰ، سید عثمان محمود، سید علی حیدر گیلانی، جناب ممتاز علی اور محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15۔ ستمبر 2019 کو پیپلز پارٹی راولپنڈی کے راہنما شہزاد اعوان کو نامعلوم افراد نے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے تو کن دفعات کے تحت، اس واقعہ میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اس کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ شہزادا عوان مورخہ 16۔ ستمبر2019 کو قتل ہوئے۔اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے جو کہ مقدمہ نمبر 19 / 675 مورخہ 19-09-16 بجرم 34 / 302, 324 ت پ تھانہ وارث خان درج ہوئی ہے جس کی تفتیش عمل میں لاتے ہوئے ملاحظہ موقع کیا گیا، نقشہ موقع مرتب ہوا، پنجاب فرانزک رپورٹ لیبارٹری نے جائے وقوعہ کے فرانزک حاصل کئے، جائے وقوعہ سے خون بھی بر آمد کیا گیا اور تمام چیزیں فرانزک کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ موقع سے تیس بور پسٹل کے خول بھی اٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک مرکزی ملزم جس کے ذمہ گولی چلانا تھا اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور دو ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ان کی گرفتاری کے لئے تحرک کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! آج جب میں اس توجہ دلاؤ نوٹس پر بریفنگ لے رہا تھا تو معزز محرک میرے ساتھ موجود تھے۔ان کی موجودگی میں، میں نے پولیس کو احکامات جاری کئے ہیں کہ جلد از جلد باقی دو ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ چند دنوں میں ان کو گرفتار کر لیا جائے گا اور گرفتاری کے بعد اس کا چالان مرتب کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا نے بڑی مہربانی کی ہے اور خصوصی دلچسپی لی ہے۔ میں نے جس دن بات کی تھی تو انہوں نے اس کی رپورٹ بھی منگوائی اور آج میرا توجہ دلاؤ نوٹس take up بھی کر لیا گیا۔ آج چیمبر میں جب یہ بریفنگ لے رہے تھے تو میں بھی وہاں موجود تھا۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی عرض کی تھی وہاں تفتیشی بھی موجود تھے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ ہم نے خود بھی CCTV footage نکلوائی ہے اور پولیس کے پاس بھی موجود ہے کہ عابد نامی ملزم کے والد نے اس بچے کو بالوں سے پکڑا ہے اور جو کاشف مفرور ہے اس نے بھی گولی چلائی ہے اور اس عابد نے بھی گولی چلائی ہے۔ یہ CCTV footage میں موجود ہے اور وزیر قانون کے سامنے پولیس نے کہا ہے کہ یہ تینوں ملزمان گنہگار ہیں۔ ہم نے وہ

footage بھی حاصل کی ہے۔ ہم اس کی فرانزک بھی کروائیں گے، سارا کچھ کروائیں گے اور ان ملزمان کو گرفتار کرنے کے بعد چالان بھی کریں گے۔ وہ گنہگار ہیں۔ یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔ اب تھوڑی دیر میں تفتیش میں کوئی ردوبدل ہو جائے تو جناب میں آپ کے سپرد اپنا مقدمہ کر رہا ہوں کیونکہ ہمیں اس میں توقع نہیں ہے کہ انصاف ہو۔ وہ اشتیاق مرزا جو سابق ایم پی اے بھی رہا ہے وہ ایک لوٹا ہے، وہ اپنی وفاداریاں تبدیل کر کے پی ٹی آئی میں گھس گیا ہے۔ یہ قتل اس نے سیاسی بنیادوں پر کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ سیاست کی نذر ہو جائے۔ ہمیں اس میں انصاف ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا نے اس بات پر on the floor of the House کہا بھی ہے اور آپ کو بھی شامل کیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا انشاء اللہ پہرہ دیں گے اور کوئی تفتیش تبدیل نہیں ہوگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! تینوں ملزمان کو چالان کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب غضنفر عباس کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

محکمہ خزانہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر مکمل طور پر عملدرآمد نہ کرنا

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی آئین پاکستان کے آرٹیکل 88 (جسے آرٹیکل 127 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے) کے تحت تشکیل دی جاتی ہے، اسمبلی اور اس کے

سیکرٹریٹ کے اخراجات فنانس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کنٹرول کئے جاتے ہیں۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ(3)185 کے مطابق فنانس کمیٹی،اسمبلی اور اس کے سیکرٹریٹ کے سالانہ اور ضمنی بجٹ کے تخمینہ جات کی منظوری دیتی ہے جنہیں حکومت بالترتیب سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ کے گوشواروں میں شامل کرتی ہے۔ پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں یہی آئینی اور قانونی طریق کار رائج ہے۔پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی نے حسب سابق،سال 20-2019 کے بجٹ تخمینہ جات کی منظوری دی جسے بجٹ میں شامل کرنے کے لئے محکمہ خزانہ کو بھجوادیا گیا لیکن حکومت نے اس بجٹ میں کٹوتی کرکے اسے بجٹ میں شامل کیا جس سے نہ صرف فنانس کمیٹی کا بلکہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!ٹھیک ہے۔ آپ کو اس بات کا پہلے بھی علم ہے۔ آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنالیں کیونکہ یہ بڑاserious issue ہے۔ فنانس والوں نے جس طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔اس میں پورے ہاؤس کی تنخواہیں ہیں۔ یہ کسی اور کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ممبران کی تنخواہوں کا معاملہ ہے۔اس بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ آئین کے اندر ترمیم کرائیں اور اس طرح کی باتیں ہوئی ہیں۔اس میں دو اپوزیشن کے معزز ممبران اور باقی حکومتی ممبران تھے۔انہوں نے پورے ہاؤس اور فنانس کمیٹی کی توہین کی ہے۔جناب محمد بشارت راجا!اس میں آپ کو ایکشن لینا پڑے گا۔ کیااس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی اجازت ہے۔

(تمام ممبران نے یک آواز کہا کہ اجازت ہے)

جناب محمد بشارت راجا! آپ اس حوالے سے اپنی سربراہی میں کمیٹی بنائیں کیونکہ ہمیں تہہ تک جانے کی ضرورت ہے کہ اسمبلی کی توہین کیوں کی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ماشاءاللہ بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور 1985 سے جب آپ پر بہت جوانی تھی۔ اس وقت سے ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ پارلیمانی روایات کے امین ہیں۔ آپ کے خاندان کی جمہوریت اور پارلیمانی روایات کے لئے بڑی قربانیاں ہیں۔ میں ڈھیر ساری چیزیں دیکھ رہا ہوں جو آپ کو زیب نہیں دیتیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی شخصیت کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلائیں مثلاً آج ایک ضمنی سوال ہوا تھا اس پر میں نے آپ کی تعریف کرنی تھی کہ آج ایک سال سے پہلے آپ نے ہمارے لوگوں کی زمینیں کاشت کروائیں۔ وہ لوگ جو 100،100 کنال پر کاشت کرتے ہیں وہ وہاں بیٹھے تھے۔ یہاں کرنل انور صاحب بیٹھے ہیں۔ آپ نے کمیٹی بنائی اور یہاں پر commitment کرنل انور صاحب نے دی تھی کہ ہم بہت جلد لیز کی پالیسی بنائیں گے اور پھر لوگوں کا نقصان نہیں ہونے دیں گے لیکن آج بھی منسٹر کالونیز نے یہی سٹیٹمنٹ دی کہ ہم بنانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو صورتحال بتاؤں گا کہ 2010 میں یہ پالیسی بنی تھی جو 2015 میں expire ہو گئی۔ میری ایک تو یہ درخواست ہے کہ میں ہمیشہ پبلک ویلفیئر کی بات کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے ضمنی سوال کرنے کا موقع نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ابھی اس پر بات کر لیتے ہیں۔ آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ ہم سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کر لیں لیکن پہلے میری بات سن لیں۔ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں۔

جناب سپیکر: دروازے lock کر دیئے جائیں اور پھر گنتی کی جائے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں باہر جانے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب آپ باہر نہیں جاسکتے۔ دروازے lock کئے جائیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

96 ممبران ہیں۔ کورم پورا ہے۔

کرنل صاحب! جناب محمد وارث شاد کی بات بڑی genuine ہے۔ یہ ضرور ہونا چاہئے۔ یہ بات ہوئی تھی، آپ کو بھی یاد ہو گی اور مجھے بھی یاد ہے۔ آپ وزیر اعلیٰ کو کہیں کہ یہ بڑا ثواب کا کام ہے کیونکہ لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے on the floor of the House ان کے ساتھ commitment کی تھی اور اس حوالے سے بعد میں جناب محمد بشارت راجا کے آفس میں جناب محمد وارث شاد کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی تو ہم اس کو stand کر رہے ہیں اور اس کمیٹی نے اپنی final recommendations کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! آج صبح ہی وزیر کالونیز بتا رہے تھے لیکن جناب محمد وارث شاد نے ان کی بات کو سنا نہیں ہے کہ وہ پالیسی finalize ہو گئی ہے اور انشاءاللہ کل یا پرسوں تک اس حوالے سے نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا جائے گا لہٰذا ان کا مسئلہ تو حل ہو جائے گا۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! آج اس پالیسی کا گزٹ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔ State lands کے حوالے سے 12 پالیسیاں ایسی تھیں جو کہ کئی سالوں سے pending تھیں اور ان پر کوئی کام نہیں ہو رہا تھا ان کا آج جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں گزٹ نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد وارث شاد کا جو اس حوالے سے concern تھا کیا وہ clear ہو گیا ہے؟

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں ان 12 پالیسیوں کے حوالے سے تھوڑا سا بتا دیتا ہوں۔ وفاقی حکومت کو جو صوبائی حکومت کی زمین دینی ہے اس کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، صوبائی ڈیپارٹمنٹ اگر کسی کو دیتی ہے اس کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، ایگریکلچر لینڈ اور انڈسٹریل لینڈ کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، چیریٹی ڈیپارٹمنٹ کے کیا rules and regulations ہونے ہیں، چولستان کے حوالے سے کیا rules and regulations ہونے ہیں تو یہ ایک پوری uniform پالیسی بنی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یہ نہ سوچیں کہ جناب محمد وارث شاد اپوزیشن کے ممبر ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ ضرور شامل کر لیں اور ان کے ساتھ بیٹھ جائیں کیونکہ یہ بہت تجربہ کار ممبر ہیں تو پھر ٹھیک طرح سے دادرسی بھی ہو جائے گی۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے وہ آپ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تمام معاملات کو چیک کر لیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عارضی کاشت کی سکیمیں since 1959 سے چل رہی تھیں اور ان کی حقوق ملکیت بھی مل رہی تھی۔ ہمارا کالونی کا علاقہ ہے اس سلسلے میں، میں نے آپ کو عرض کی تھی کہ اُس وقت کرنل صاحب نے یہ statement دی تھی کہ جناب محمد وارث شاد بالکل صحیح فرمارہے ہیں۔ اب مجھے یہ فکر نہیں کہ دیر ہو گئی ہے اب پھر بجائیاں شروع ہو گئی ہیں اور اس وقت بھی بجائیاں ہو رہی تھیں۔ گزارہ یونٹ والے عارضی کاشتکار جو 100،100 کنال پر کاشتکاری کر رہے ہیں پورے پنجاب میں ان کا problem ہے وہ قابض نہیں ہیں اور ان کو ناجائز قابضین میں شمار نہ کریں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ میری بات نہیں سمجھے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب آپ کو اپنے ساتھ بٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ منسٹر صاحب! جناب محمد وارث شاد کی بات صحیح ہے کیونکہ جو تھل کا علاقہ ہے وہاں پر یہ بڑی genuine problem ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جن 12 پالیسیوں کا میں نے ذکر کیا تھا اس میں عارضی کاشتکاری کرنے والے شامل ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کچھ اور بات کر رہے ہیں کیونکہ یہ کہیں بھی نہیں رکتے تو آپ جو کمیٹی notify کر رہے ہیں اس کا چیئرمین چودھری ظہیر الدین کو بنا دیں۔ سرگودھا، میانوالی، بھکر اور لیّہ کے میرے بھائی جو ادھر بیٹھے ہیں وہ اس حوالے سے کچھ بول نہیں رہے ہیں لہٰذا اس حوالے سے کمیٹی notify کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پیچھے ایک ممبر کھڑے ہیں ان کا تعلق بھی لیّہ سے ہے انہوں نے جو area identify کیا ہے وہاں پر seriously یہ problem ہے۔ یہ کاشتکاری آج سے نہیں ہو رہی بلکہ یہ لوگ تو وہاں جا کر settled ہوئے ہیں۔ سالہا سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے اور باقی آپ جو policies کی بات کر رہے ہیں وہ پورے پنجاب میں اور ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی observation بالکل درست ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعلیٰ نے already کمیٹی قائم کی تھی جس کمیٹی نے باقاعدہ کام کیا اور رپورٹ مرتب کی۔ جس

طرح جناب فیاض الحسن چوہان فرما رہے تھے کہ معزز ممبران کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات چیت کر لیں۔ سرکاری زمین لیز پر دینے کا باقاعدہ ایک طریق کار وضع کر لیا گیا ہے۔ جس طرح منسٹر صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ اگر کوئی زمین، کمرشل استعمال، رفاہی ادارے، تعلیمی اداروں کو دینی یا فروخت کرنی ہے تو اس کا کیا طریق کار ہو گا؟ اسی طرح جو زمینیں لیز پر دی جا چکی ہیں ان کے لئے بھی طریق کار وضع کر لیا گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن لوگوں کو گورنمنٹ نے بھکر، میانوالی اور لیّہ میں 30 سال سے زمینیں دی ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ زمینیں آباد کی ہیں لیکن آج ان کو ان کا status نہیں مل رہا اور کہہ رہے ہیں کہ وہ ناجائز کاشتکاری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بات کو سمجھتے نہیں ہیں آپ بیٹھ کر میری ایک بات سنیں۔ منسٹر صاحب یہی تو کہہ رہے ہیں کہ ان ہی کے لئے ہم specially یہ کام کر رہے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے request کی تھی کہ یہ موجودہ گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے 90 ہزار کاشتکاروں کو جو کہ زمینیں کاشت کر رہے تھے ان کو مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کمیٹی میں جناب غضنفر عباس اور جناب محمد وارث شاد ان دونوں کو شامل کر لیں ہو سکتا ہے کہ آپ نے شامل بھی کر دیا ہو لیکن یہ دیکھنے والی بات ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہاں میانوالی سے دوست بیٹھے ہیں۔ ضلع سرگودھا کے بھائی کو بھی اس میں شامل کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ان کو بھی شامل کریں۔ جناب محمد وارث شاد! وہ تو اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ دیکھے بغیر بات کر رہے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کے ساتھ بیٹھ کر آپ پہلے دیکھ لیں کیونکہ دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر ان کاشتکاروں کا کچھ نہ ہوا تو جس

طرح وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ جناب فیاض الحسن چوہان تیار ہیں اور حکومت کی پالیسی بھی یہ ہے تو ہم اس حوالے سے وزیر اعلیٰ سے بات بھی کر لیں گے یہ آپ لوگوں کی genuine بات ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں یہ ضلع خوشاب کا مسئلہ ہو گا لیکن میں پورے ہاؤس کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میں ½ 27 ایکڑ کا مالک ہوں، گاؤں کا لمبر دار ہوں اور زمیندار ہوں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! چلیں، پھر آپ کو مبارک ہو۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے ہیں آپ جو کہیں گے ہم وہ کریں گے یہاں پر تو لوگ وزیر قانون کو چھتروں کے لئے فون کرتے ہیں کہ ہمارا چھترا گم ہو گیا ہے تو ہم ان میں سے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! کیا آپ کا بھی اس حوالے سے کوئی مسئلہ ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں کوئی اور بات کرنے لگا ہوں اسی حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ وہ محکمہ کس کا آتا ہے لیکن میری آپ سے humble submission ہے کہ وہ جس کا بھی محکمہ آتا ہے لیکن کشمیر کے لئے ہر پاکستانی چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ ہر طرح سے ان کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ نیو کیمپس والا پل ہے اس کا نام "وارث میر" کاٹ کر "کشمیر" پل رکھ دیا گیا۔ There are so many roads just like Feroz pure road وارث میر صاحب بھی کشمیری تھے۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: ایک منٹ میری بات سنیں۔ وزیر قانون! اس کو ضرور چیک کریں اور اس کو undo کرنا چاہئے اس لئے کہ وارث میر صاحب کا بھی ایک اپنا مقام ہے اس لئے نہیں کہ وہ حامد میر کے

والد ہیں بلکہ ان کا صحافت میں ایک اپنا مقام ہے۔ میں نے تو کسی پل کا نام نہیں رکھا تھا میں نے صرف ایف سی کالج کا نام رکھ دیا لیکن جو میں نے بھی انڈر پاسز بنائے ہوئے تھے سابقہ حکومت نے اس میں تبدیلیاں کی ہیں۔

میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ان کو forgo کریں لیکن یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لوگوں کے نام وہاں سے ہٹانا زیادتی ہے اس لئے ان کا نام دوبارہ لگوائیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ عائشہ نواز مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس و سکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکولز ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکولز ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. (Bill No.22 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سکول ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل مجلس قائمہ برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لیناچاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتاہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات (ہسپتالز اور ڈسپنسریز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد افضل: جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019.Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019. (Bill No.23 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب جناب غضنفر عباس مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب غضنفر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے

محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:
مسودہ قانون (ترمیم)سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019(مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019) اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019)کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the University of Mianwali Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the University of Mianwali Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The University of Mianwali Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Planning and Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, MR Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima,

Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہاں پر یہ tradition رہی ہے کہ اپوزیشن والے ترامیم دیتے ہیں جبکہ حکومت والے اپنی طاقت اور strength کے بل بوتے پر بل پاس کروا لیتے ہیں اور اب بھی ویسے ہی ہو گا لیکن میں honestly ان ترامیم پر جو بات کروں گا وہ صحیح کروں گا کہ اس بل کا وہی حشر ہونا ہے جیسے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کا ہوا۔ ہم لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے بارے کہتے رہے لیکن آپ اس کو manage کر کے ہماری ترامیم take up ہی نہ کیں اور لوکل گورنمنٹ بل پاس ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں اب سمع خراشی کروں گا کہ یہ بل کیا ہے؟ جس طرح جنرل تنویر نقوی نے اپنے حساب سے ایک آئیڈل نظام بنایا لیکن پورا بنا نہ سکے جس کی وجہ سے آدھا تیتر اور آدھا بٹیر رہ گیا۔ جس طرح وہ ایک آئیڈل سسٹم بنانا چاہ رہے تھے اگر وہ بن جاتا تو may be آج یہ حشر نہ ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چاروں صوبوں نے اپنی اپنی مرضی کے مطابق کیا کیا ترامیم کر دیں۔

جناب سپیکر! اب devolution of powers کا 2001 والا پرانا سسٹم رہا اور نہ ہی نیا سسٹم موجود ہے جس کی وجہ سے آج ہم face کر رہے ہیں۔ یہ اب بھی ایسا سسٹم بنا رہے ہیں جس میں یہ clear and categorically آئین کی خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے کیونکہ یہ ایک پنچایت سسٹم بنا رہے ہیں جبکہ پنچایت کے حوالے سے Arbitration Act پہلے ہی موجود ہے۔ آپ Arbitration Act میں ترامیم کر لیتے لیکن اس کی basic روح کو بھی kill کر رہے ہیں۔ Arbitration Act یہ ہے کہ جب تک دونوں پارٹیاں ثالث پر اپنی consent نہ دیں تب تک ثالثی نہیں ہو سکتی۔ پہلے ثالث سنتے ہیں تب وہ ایوارڈ کرتے ہیں اور وہ ایوارڈ کورٹ میں جاتا ہے تب جا کر ثالثی ہوتی ہے۔ اس سسٹم میں مجھے یہ لگتا ہے کہ:

تم سے پہلے وہ جو اِک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اُس کو بھی اپنے خدا ہونے پہ اتنا ہی یقیں تھا

جناب سپیکر! یہ پورا سسٹم پڑھیں تو اس میں ایسے لگتا ہے کہ اگلے پچاس سال انہی کی حکومت رہنی ہے، یہی ہوں گے اور یہ اس کے حساب سے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"بس کرو، بس کرو" کی آوازیں)

جناب سپیکر! یہ قانون سازی ہو رہی ہے اور اس دوران ممبران اس طرح کی باتیں نہیں کیا کرتے۔

جناب سپیکر: جی، No cross talk! انہیں بات کرنے دیں۔ بعد میں وزیر قانون ان کی باتوں کا جواب دیں گے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Legislation پر تین تین گھنٹے بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں جب یہ کہوں گا کہ یہ لوگ شاید نئے آ گئے ہیں اور انہیں train کرنے کی ضرورت ہے تو پھر ناراض ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب یہ نہیں بولیں گے۔ آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو Alternate Dispute Resolutio Bill ہے جس کے ذریعے یہ ایک اس قسم کی پنچایت بنانے جا رہے ہیں، جس طرح سے پنچایت کا حال ہوتا ہے تو ابھی مرید کے میں ہوا، شاہدرہ میں ہوا، ہمارے ضلع خوشاب میں ہوا، میانوالی میں ہوا اور رحیم یار خان میں ہوا۔ کس کس جگہ پر فائرنگ نہیں ہوئی تو یہ ایک عجیب سی پنچایت بنانے چلے ہیں، سارے قانون ختم کرنے جا رہے ہیں اور ساری legal چیزوں کو سبوتاژ کر کے اپنی مرضی کا ایک قانون بنانے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ distribution of powers جس میں ریاست کی تین طاقتیں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ تھیں۔ پہلے سارے کیسز مجسٹریٹس کے پاس جاتے تھے اور separation of powers ہوا تو اس کے بعد ہر چیز عدلیہ کے پاس آ گئی لیکن اس بل کے ذریعے عدلیہ سے سارا کام واپس لے کر اپنے ADRs کو دے رہے ہیں۔ یہ ADR کون ہو گا؟ یہ بڑی مزے کی بات ہے۔ ADR وہ ہو گا جسے پی ٹی آئی والے چاہیں گے کہ یہ ADR ہے اور یہ ہمارا اپنا بندہ ہے جس کو ہم بنا رہے ہیں۔ اگر کل کلاں پی ٹی آئی نہ ہوئی اور کوئی اور ہوا تو پھر کیا ہو گا؟ یہ سسٹم ADR اپنا ڈی سی صاحب کر رہے ہیں۔ یہ بھی نہیں کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جس کا original کام ہے اور جو بیٹھا ہے تنخواہ لے رہا ہے۔ آپ اسے یہ حق دیں کہ وہ ADR بنائے۔ ADR کو ڈپٹی کمشنر اور انتظامیہ بنائے گی۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ADR کے پاس جو court ہو گی اس کا جو پراسیکیوٹر ہو گا اس کی جس سے بنتی ہو گی وہ اس کے کیس کو ADR کے پاس بھیج دے گا اور اس پر کسی کی consent کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں حیران ہوں کہ یہ ہدایات کدھر سے آ رہی ہیں اور کون ان ہدایات کو تیار کر کے بھیجتا ہے۔ ہمارا یہ بے چارہ ایوان، میں یہ کہوں گا کہ ہمارا یہ بے چارہ ایوانas it is جس طرح کوئی چیز آتی ہے بغیر سوچے سمجھے چونکہ اوپر سے ایک چیز آگئی ہے اور وہ لا کر ادھر کھڑی کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ سسٹم بالکل ہمیںsuit نہیں کرتا اور ہماری عوام کوsuit نہیں کرتا لہٰذا اسے پبلک میں لے جائیں اور وہاں عوام سے پوچھیں کہ یہ ہے کیا اور یہ بنانے کیا جا رہے ہیں۔ میں انہیں آج گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سسٹم بھی لوکل گورنمنٹ کی طرحuphold نہیں ہو گا جو یہ بنانے جا رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنی چاہوں گا اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد اس بل کو پڑھ لیتے تو پھر اعتراض کرتے تو وہ مناسب تھا۔

جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے متفقہ طور پر پاس ہوا ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر پاس کیا ہے جہاں پر اپوزیشن کی بھیrepresentation تھی۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ پہلے سے قوانین موجود ہیں تو میں یہ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک نیا بل ہے اور نیا قانون ہے جس کا کوئی conflict کسی بھی قانون کے ساتھ نہیں ہے۔

جناب سپیکر!تیسری بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہdispute resolution اس وقت ہوتا ہے یا ثالثی اس وقت ہوتی ہے کہ جب دونوں پارٹیاں اس پر اتفاق کریں۔ یہ آپ نے فرمایا ہے ناں۔ اگر آپ یہ بل پڑھ چکے ہوتے تو اس کی Clause 3 کا Para 3 the court prior to referring the case to ADR اور کیسrefer کرنے سے پہلے دونوں پارٹیوں سے رائے لے گی اور اگر دونوں پارٹیاں اتفاق کریں گی تو پھر بلrefer ہو گا۔ اگر یہ بل پڑھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اعتراض نہ کرتے اس لئے ان کا اعتراض درست نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th September 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor–ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal,

Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

RANA MUNAWAR HUSSAIN: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA

12. Ms Uzma Kardar, MPA

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA
4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے تو جب لوکل گورنمنٹ بل پیش کیا گیا تو اس پر بھی بات کرنے کا اتنا موقع نہیں ملا۔ اس وقت بھی ہم اس بل پر اظہار خیال کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت حکومت کو بہت جلدی تھی کہ لوکل گورنمنٹ بل کو پاس کیا جائے اور فوری طور پر ایڈمنسٹریٹیرز لگائے جائیں۔ لوکل باڈیز کو بڑی بُری طرح سے bulldoze کیا گیا جس سے پنجاب میں problems اتنے پیدا ہوئے ہیں کہ صوبہ بھر کے شہروں میں صفائی کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے۔ اسی طرح dispute resolving کے لئے آپ قانون بنا رہے ہیں جس پر بہت سے لوگوں کے تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے لوکل گورنمنٹ بل میں پنچایت کونسل کا ایک idea دیا ہے جس میں یونین کونسل کو بالکل bulldoze کر دیا گیا ہے۔ وہاں پر سرکاری آفیسر تھے، سیکرٹری تھے اور پورا عملہ ہوتا تھا جو ریکارڈ کے کسٹوڈین تھے۔ اس لوکل گورنمنٹ بل میں پرائیویٹ یا کسی ریٹائرڈ بندے کو تھوڑی سی تنخواہ پر رکھیں گے جو ایک گاؤں میں ریکارڈ کو رکھے گا جس کی کوئی حفاظت نہیں ہے، اس کے لئے کوئی سرکاری بلڈنگ نہیں ہے، کوئی اس کا کسٹوڈین نہیں ہے اور کوئی اس کا responsible نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح سے اس ترمیم میں ہوگا کہ جیسے وزیر قانون نے جناب محمد وارث شاد کو پہلے کہا ہے کہ آپ نے اس بل کی Clause 3 نہیں پڑھی۔ وہ اس کی وضاحت کریں کہ جب Resolution کے لئے کوئی dispute کمیٹی میں جائے گا اور لوگ اس سے رجوع کریں گے تو اگر دوسرا فریق نہیں مانتا تو پھر ان کے پاس کیا اختیار ہوگا۔ ADR صاحب کو تو یہ nominate کر رہے ہیں، ADR جو nominated ہوگا وہ تو اپنی مرضی کرے گا اور اپنی مرضی سے بندے کو nominate کرے گا۔ وہاں کی کمیونٹی کو پوری طرح سے شامل ہونے کا موقع ہی نہیں ملے گا کیونکہ ADR تو انہوں نے nominate کرنا ہے جیسے اب زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ یہاں پر بیت المال کمیٹیاں بن رہی ہیں۔ اس وقت لوکل گورنمنٹ کے ذریعے جو حلقہ بندیوں اور حد بندیوں کا کام شروع کیا گیا ہے تو اپوزیشن اس وقت آدھے پنجاب کی مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے ایک بھاری اکثریت لے کر پنجاب اسمبلی میں منتخب ہو کر آیا ہوں مجھے آج تک اے سی سلاں والی نے اور ڈسٹرکٹ سرگودھا کے ڈپٹی کمشنر نے on

board نہیں لیا۔ ہم یہ کیسے مان جائیں کہ اے ڈی آر جو ہے وہ اس کمیٹی کو بناتے ہوئے اپوزیشن کو اور کمیونٹی کو on board لے گا یہ یقیناً نقصان اور گھاٹے کی طرف جا رہا ہے۔ اس میں قطعی طور پر کمیونٹی کو involve نہیں کیا جا رہا اس وقت موجودہ سیاسی صورتحال ہے اُس میں آپ سروے کروا کر دیکھ لیں اس وقت حکومتی پارٹی کی صورتحال صوبہ میں بھی اور وفاق میں بھی بے حد کمزور ہے کوئی بندہ اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ معیشت کی خرابی وجہ سے اور دیگر وجوہات کی وجہ سے لیکن اس وقت اگر ADR کے ذریعے یہ پنچایت سسٹم کو بلڈوز کریں گے، یہ اپنا نیا سسٹم لائیں گے اور یونین کونسلوں کو بلڈوز کریں گے، لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو بلڈوز کریں گے تو میرا خیال ہے اس سے dispute ختم نہیں ہوں گے بلکہ dispute زیادہ بڑھیں گے تو میری request ہے اس کو reject کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر دوہرانا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو بیشتر باتیں کیں ہیں وہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق تھیں تو میں اُن کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ لوکل گورنمنٹ کا بل نہیں ہے یہ بل اے ڈی آر ہے جس کو alternate dispute resolution کہتے ہیں اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے ایک بات فرمائی ہے کہ اگر دونوں پارٹیاں اتفاق نہیں کریں گی تو پھر کیا ہو گا پھر معاملہ واپس عدالت کے پاس آجائے گا اس کو مہربانی کر کے پڑھ لیں اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instruction to report thereon by 30th September 2019."
>
> 1. Mr Tanveer Aslam Malik, MPA
> 2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, MPA
> 3. Chaudhary Adil Buksh Chattha, MPA

4. Mian Manazar Hussain Ranjha, MPA
5. Ms Khalida Mansoor, MPA
6. Ms Bushra Anjum Butt, MPA
7. Mr Saeed Akbar Khan, MPA
8. Mr Ali Akhtar, MPA
9. Mr Ghazanfar Abbas, MPA
10. Mr Muhammad Waris Aziz, MPA
11. Mr Saeed Ahmad, MPA
12. Ms Uzma Kardar, MPA

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Law, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali

Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:

"(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، oppose ہوا۔ اب آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے پہلے جو ترمیم move کی تھی اُس میں بھی اسی چیز پر زور دیا تھا کیونکہ جو natural justice ہے natural justice کا تقاضا یہ ہے اور اس میں اگر آپ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھی on board کریں، اسلام کے جو ہمارے علماء ہیں اُن کو بھی on board لیں اور basic law جو انگریز کا قانون ہے کہ nobody can be penalized unheard یہ basic principal ہے تو میں حیران ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا نے میرے بات کرنے کے بعد انہوں نے حکومتی سائیڈ سے تالیاں بھی بجوائیں کہ میں نے تو کہا تھا کہ دونوں parties کی consent سے ہو گا جبکہ Clause 3 میں both the parties نہیں ہے یہ میری request ہے اور اگر جناب محمد بشارت راجا اس پر mentally clear ہیں تو یہ اس کو admit کر لیں اور یہ اس میں شامل کر لیں دونوں parties کو ضرور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر دوبارہ پڑھ دیتا ہوں Clause 3 میں نے پہلے پڑھ کر بھی سنائی ہے کہ دونوں پارٹیز کے اتفاق کے علاوہ نہیں جائے گا اگر اتفاق نہیں ہو گا تو عدالت میں واپس آئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اب ہو گیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا دوبارہ پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے پڑھ دیا ہے اب تو question put ہو گیا ہے اس کو put کر لینے دیں۔

Now, the question is:

That in Clause 3 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:

"(1) A court may refer a case mentioned in Schedule I of the Act to ADR within thirty days of appearance of the defendants with the mutual consent of both parties."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf

Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-Ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali & Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public

prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! اب آپ بات کرلیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب میں کیا بات کروں مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ ان کا بل جو کمیٹی نے پاس کر کے بھیجا ہے وہ میرے پاس ہے اگر کہیں تو ہاؤس کے اندر میں وہ پڑھ دیتا ہوں اس میں کہیں انہوں نے چارج سے پہلے اور نہ چارج کے بعد کہیں ذکر ہی نہیں کیا کہ with the

consent of both the parities یہ میرا کوئی ذاتی بل نہیں ہے جس کے لئے میں اتنا شور مچا رہا ہوں ایک genuine سی بات ہے۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کسی کو سنُے بغیر penalize نہیں کر سکتے کسی کی consent کے بغیر، ثالث آپ کیسے مقرر کر سکتے ہیں؟ پبلک پراسیکیوٹر کو کون حق دیتا ہے کہ پبلک پراسیکیوٹر جس کو مرضی آئے وہ اُس کو refer کر دے گا۔

جناب سپیکر! میرا یہی رونا ہے دوسرا تیسرا objection میں کر رہا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا اُٹھتے اور وہ کہتے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے۔ پوچھیں کدھر لکھا ہوا ہے؟ اچھا جی کوئی نہیں، آپ کہتے ہیں بلڈوز کر دو، اچھا no کر دو، motion is lost جناب یہی تو میں نے گلا کیا تھا جس پر میں نے ایک شعر سنایا تھا شاید آپ نے سنا نہیں کہ:

خُوگر حمد سے تھوڑا سا گلِا بھی سُن لے

جناب سپیکر! آپ تھوڑی سی مہربانی کریں اس طرح نہیں کہ جو کہتے جائیں بالکل glaringly غلط ہے چونکہ میڈیا بھی موجود نہیں میرے خیال میں آج وہ بھی پتا نہیں کدھر گئے ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں آپ کی بات ہو گئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! ذرا explain کر دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طرح کا ظلم نہ کریں۔ میری ایک بات ہے جناب محمد بشارت راجا اپنی statement دیں، both the parities کر دیں، with the consent of both the parities ساری چیزیں، میں راضی، میں خوش اور یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ ہے؟

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں دو چیزیں پڑھ دیتا ہوں پہلا جیسے میں نے پہلے بھی پڑھا ہے۔ Clause 3 کا para 3

> The court prior to referring the case to ADR shall ask the parties their opinion as to the referral, and where a reference is made to ADR with the consent of the parties, the court may formulate the points in issue.

جناب سپیکر! یہ دوسرا 4(b) ہے:

In cases arising out of a complaint, with the agreement of the parties to the case, at any time after framing of the charge.

جناب سپیکر! جب تک دونوں parties متفق نہیں ہوں گی اُس وقت تک وہ آگے نہیں جائے گا اور میں سمجھتا ہوں اس سے ہماری عدالتوں پر بوجھ کم ہو گا۔ جب دونوں فریق یہ کہتے ہیں کہ مصالحت کروادی جائے تو پھر گورنمنٹ کو اُس میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے؟

MR SPEAKER: Now, the question is:

That in Clause 4 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), for para (a), the following be substituted:

"(a)in a case arising out of a police report on the application by the concerned public prosecutor with the consent of both the parties at any time before framing of the charge;"

(ii) in sub-clause (1), para (b) be omitted; and

(iii) in sub-clause (2), in para (a), after the word "charge", the words "with the consent of both the parties", be added.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! justification میں نے دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! محنت کر کے پیش کی ہے اس لئے میں بتا رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! Without the consent or agreement of the complainant the public prosecutor cannot make an agreement. The consent of the complainant is necessary without which the judicial proceedings can not be conducted, if a court with the agreement of the public prosecutor refer a case falling under section 345 (2) of the Code of Criminal Procedure without obtaining the consent of the complainant. The complainant can disagree and the future proceedings would not be conducted. It is also pertinent to mention here that in section 345(2) the detail of persons is mentioned who can compound the offence. Therefore along with the agreement of public prosecutor the agreement of the complainant is necessary.

Furthermore, the same type of amendment is also proposed by the Standing Committee on Law in sub clause 1 Para a(i). Hence on the same pattern the amendment may please be made.

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس میں ترمیم ہذا کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو مقدمات پولیس رپورٹ کے تحت ظاہر ہوں گے۔اُن میں اے ڈی آر reference سے قبل مدعی کی رضامندی ضروری نہیں ہے جب کیس دائر ہو جائے گا اُس کے بعد اگر فریقین کی رضامندی ہو گی تو آگے چلے گا یہ میں بار بار اس لئے وضاحت کر رہا ہوں اور باقاعدہ قانون میں بھی۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That in Clause 4 of the Bill, in para (a) of sub-clause (2), after the word "concerned", the words "and the complainant", be inserted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 & 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 & 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 5 & 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: اس کو وزیر قانون نے oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ!

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! The use of common decision has become obsolete moreover; the decision is announced by a court, an authority or a third party among the parties. When the parties arrive at consensus the same is called an agreement. It is also added that in sub-clause (2) the word agree is used therefore, on the same pattern amendment may please be accepted.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم اس لئے مناسب نہیں ہے کہ جو لفظ اس وقت استعمال کیا گیا ہے وہ قانون اور قاعدے کے مطابق کیا گیا ہے اور اگر اس کو یہاں سے delete کیا جائے گا تو اس میں confusion create ہو گی۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> That in Clause 7 of the Bill, in sub-clause (3), for the words "a common decision", the words "an agreement", be substituted.

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

> Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ جب کوئی common decision نہیں ہو گا تو کورٹ اس کو ایریا سنٹر کو refer کر دے گی۔ میں اسی سلسلے میں پھر وہی عرض کروں گا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ

> Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! یہاں سارے دوست بیٹھے ہیں میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ یہ ADR centre اور ADR Service Provider کو ایک private capacity میں لے کر جا رہے ہیں اور اس کو باقاعدہ commercialize کر رہے ہیں۔ یہ انصاف commercialize ہو رہا ہے ADR centre پرائیویٹ ہوں گے، ADR persons nominated ہوں گے اور ان کو گورنمنٹ nominate کرے گی چاہے کسی کی بھی گورنمنٹ ہو۔ وہ nominated لوگ آ کر اتنے بڑے بڑے فیصلے کریں گے۔ اگر آئین کا شیڈول 1 اور شیڈول 2 پڑھیں تو اربوں کی پراپرٹی جس پر کوئی limitation بھی نہیں ہے، میں نے اس میں کلاز ڈالی ہے۔ یہ ADR Service providers کو اور ADR persons کو unlimited powers دے رہے ہیں جبکہ یہ دونوں private entity ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس قسم کی unlimited powers تو کورٹ کو بھی نہ دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں 7(3) کو پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

> Where the parties are unable to arrive at a common decision, the court shall make a reference to an accredited ADR service provider or ADR centre in the prescribed manner.

جناب سپیکر! ابھی رولز بننے ہیں پھر prescribed manner آئے گا۔ جہاں کسی ثالث پر اتفاق نہیں ہو گا وہاں ہم کورٹ کو اختیار دے رہے ہیں کہ کورٹ فیصلہ کرے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو اڑا دیا جائے اور فیصلہ کسی فرد کو دے دیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

> "That in Clause 7 of the Bill, sub-clause (3) be omitted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 10

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain,

Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے۔ اب آپ اس پر بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے اس کے basic theme کے بارے میں ترامیم دی ہیں اور میں اس پر اب بھی قائم ہوں۔ نمبر 1 یہ جو ADR اور ADR persons ہیں یہ بالکل ہی ٹوٹل غیر آئینی اور غیر قانونی چیز کر رہے ہیں، یہ نہیں ہونا چاہئے اور اس میں بھی یہ کر رہے ہیں کہ ایک کلاز میں کہیں دونوں parties کی consent ہے باقی سارا بل اسی طرح پڑا ہے تو اس میں،

میں نے کوشش کی ہے کہ کم از کم ہر جگہ پر یہ statement دے دیں اور اس کو amend کر لیں۔ اگر یہ ADR اور ADR person سے باہر نہیں نکل سکتے تو کم از کم اتنا ضرور کر لیں کہ ادھر جن لوگوں کو لے جائیں گے ان کو with the consent of the parties لے کر جائیں اور اس کے بغیر نہ لے کر جائیں۔ یہ آپ کے گلے پڑ جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کلاز 11 کو پڑھا نہیں ہے اور اس کلاز 11 میں کوئی consent کا ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 11 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), in para(d), after the word "provider", the words "with the consent of both the parties" be added;

(ii) in sub-clause(1), in para(e), after the word "centre", the words "with the consent of both the parties" be added; and

(iii) sub-clause(2) be omitted and sub-clause(3) be renumbered accordingly.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 12 to 14

MR SPEAKER: Now, Clauses 12 to 14 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 12 to 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad , Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, MR Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause (1), the following be substituted:
>
> "(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں پھر بڑے دکھی دل کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں بھی کم از کم قانون کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں اور میں نے اس طرح کی legislation آج تک نہیں دیکھی، کوئی پچھلے پندرہ، بیس سال سے میں بھی ادھر ہوں، آپ کے ہاں ہوں اور

میں نے اس طرح legislation نہیں دیکھی کہ آپ ایک ADR اور ADR person commercial law بنا رہے ہیں۔ آپ انصاف کو کمرشلائز کر رہے ہیں اور انصاف کو کمرشلائز کر کے پھر اپنی مرضی سے کسی کی consent لئے بغیر آپ اس کو right of appeal بھی نہیں دے رہے۔ میں کیا کروں، میں ان دیواروں کے ساتھ سر پھوڑ لوں، اس صوبائی اسمبلی کی دیواروں کے ساتھ سر پھوڑ لوں یا ٹکراؤں؟ یہ لوکل گورنمنٹ بل کی طرح اوپر سے ایک حکم نامہ آ گیا ہے اور جس طرح حکم نامہ ہے ہم اسی طرح کر رہے ہیں، یہ کہاں کی بات ہے کہ آپ ایک بندے کو right of appeal بھی نہیں دیتے۔ ایک ADR person، ادھر آپ ایک commercial entity بنا رہے ہیں اور وہ commercial entity اربوں اور کروڑوں روپے کی جائیداد کا فیصلہ کرے گی۔ یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں اور کسی کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہے۔ آپ کم از کم ایک right of appeal تو دے دیں۔ یہ ہر چیز bulldoze کرتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب دونوں پارٹیاں کسی مسئلے پر consent دے دیتی ہیں تو اس کے بعد اپیل کون کرے گا؟ جب consent سے ایک بات ہو رہی ہے اور دونوں باہمی اتفاق سے بات کر رہے ہیں تو اپیل کون کرے گا؟

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ جناب محمد وارث شاد نے اتنی جذباتی تقریر کی ہے۔

Now, the question is:

That in Clause 15 of the Bill, for sub-clause(1), the following be substituted:

"(1) One time right of appeal shall lie from the decree or order of the court under the Act."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ms Rabia Naseem Farooqi. She may move it.

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause(3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause(3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause(3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause(3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اب آپ بات کر لیں۔

MS RABIA NASEEM FAROOQI: Mr Speaker! The terms ADR person and ADR centre have been defined separately in the Bill hence in the present position sub clause 3 is not applicable to ADR centre. It is necessary that the intent of the linguist must be clear. Therefore, to remove any ambiguity the amendment may please be accepted.

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کلاز (3)16 میں ADR centre کا لفظ شامل کیا جانا ضروری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

Now, the question is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (3), after the words "ADR person", appearing in line 1 & 2, the comma and the words "ADR centre", be inserted and after the words "ADR person", appearing in line 3, the words "or ADR centre", be inserted and at the end of sub-clause (3) before the full-stop the words "or it", be inserted."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 to 20

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 20 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq. Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf,

Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور جناب محمد بشارت راجا کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ جو پہلے انہوں نے میری بات مان لی۔ میرے خیال میں، میں تو right of appeal یہی سمجھا ہوں، اب میں اس سلسلے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا۔

Mr Speaker! I move:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause (2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause (1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause (2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جناب محمد بشارت راجا نے oppose کیا ہے لہٰذا اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ انصاف اور جسٹس کو بجائے courts جو separation of powers کا concept تھا ججز سے لے کر ADR اور ADR سنٹر میں لے کر جا رہے ہیں۔ ADR, ADR Person اور ADR سنٹر کمرشل entity بنانے جا رہے ہیں۔ کم از کم یہ کریں کہ اس کی sanctity کے لئے، اس کے تقدس کے لئے اسے انتظامیہ کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں کل پتا نہیں کس کی گورنمنٹ ہو گی اس لئے کم از کم اسے جوڈیشری کے پاس رہنے دیں ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہی nominate کرے اور وہی ADR سنٹر اور ADR person بنائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جو تجویز دے رہے ہیں یہ اپنی نوعیت کی واحد ایک ایسی تجویز ہے جہاں حکومت اور کیبنٹ کو پابند کیا جا رہا ہے کہ ڈسٹرکٹ و سیشن جج صاحب سے اجازت لے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نامناسب ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر تو یہ وزیر اعلیٰ نے بنانا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ ٹھیک ہے لیکن جو کچھ نیچے ہو رہا ہے، پرسوں جو کچھ چونیاں میں ہوا ہے۔۔۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

That in Clause 21 of the Bill:

(i) in sub-clause(1), after the word "centres", the words "as recommended by the concerned District and Session Judge", be added.

(ii) in sub-clause(2), for the words "staff and funds", the words "staff, funds and security staff as well" be substituted.

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Ms Rabia Naseem Farooqi and she may move it. She is not present.

Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSES 24 TO 26

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 26 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 to 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE I

MR SPEAKER: Now, Schedule I of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattah, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja ImranNazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar,

Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, MR Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker I move:

> "That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جناب محمد بشارت راجا نے اسے oppose کیا ہے۔ آپ اس پر بات کرلیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ADR اور ADR person کو پراپرٹی کے سلسلے میں unlimited powers دے رہے ہیں۔ immoveable property چاہے وہ کروڑوں، اربوں یا کھربوں روپے کی ہے۔ اگر کل ہمارے علاقوں میں ہمارا کوئی مخالف ADR یا ADR person یا ADR سنٹر بنا تو پھر پتا نہیں کیا کیا کھیل ہو گا لہذا اسے

کم از کم اتنا restrict کر دیں جو قابل برداشت ہو یعنی آپ ADR اور ADR سنٹر کو 10 ملین روپے تک کا حق دے دیں لیکن انہیں اربوں کھربوں روپے کی unlimited powers نہ دیں۔

جناب سپیکر! میں بار بار request کر رہا ہوں میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ میں public at large کی خاطر کر رہا ہوں ورنہ میں آپ کو اتنی لجاجت سے اتنی منتیں نہ کرتا لہٰذا آپ اسے کم از کم 10 ملین روپے تک restrict کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے amount نہیں لکھی، جناب محمد وارث شاد تو اسے 10 ملین تک کرنا چاہتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ چاہے اربوں کی پراپرٹی ہے اگر دو فریق کسی کو ضامن ڈال کر اپنی صلح کرنا چاہتے ہیں اور معاملے کو حل کرنا چاہتے ہیں تو میں اور آپ کون ہوتے ہیں؟

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That in Schedule I of the Bill, in para (3), after the word "property", the words "up to rupees 10 million only", be added."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"Schedule I of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

SCHEDULE II

MR SPEAKER: Now, Schedule II of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is that:

"Schedule II of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattah, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Muhammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja ImranNazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, MR Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan, Ms Rukhsana Kausar, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani,

Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since the amendment is not moved the same was disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE I, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause I, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts .Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Alternate Dispute Resolution Bill 2019, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

جناب سپیکر: اب اجلاس کل مورخہ 20۔ ستمبر 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعتہ المبارک،20۔ستمبر2019

(یوم الجمع،20۔محرم الحرام1441ھ)

سترہویں اسمبلی: چودھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ 4

303

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

این ایف سی ایوارڈ برائے سال جولائی تا دسمبر 2016، جنوری تا جون 2017 اور جولائی تا دسمبر 2017 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر این ایف سی ایوارڈ برائے سال جولائی تا دسمبر 2016، جنوری تا جون 2017 اور جولائی تا دسمبر 2017 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ کی رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

قاعدہ 87 کے تحت تحریک

جناب محمد ارشد، ایم پی اے کی جانب سے پیش کی جانے والی تحریک التوائے کار نمبر 2019/525 سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملہ پر بحث

جناب محمد ارشد، ایم پی اے یہ تحریک پیش کریں گے کہ "اسمبلی کی کارروائی اب ملتوی کی جائے۔"

(تحریک التوائے کار نمبر 2019/525 کی نقل بطور منسلکہ لف ہے)

305

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 20۔ ستمبر 2019

(یوم الجمع، 20۔ محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 56 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم o

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾
وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ
مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ
وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ﴿١٩﴾

سورۃ الانفِطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزا ء کے دن اُس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہو گا (19) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

تو کُجا من کُجا تو کُجا مَن کُجا
تو امیرِ حرم، میں فقیرِ عجم
تیرے گن اور یہ لب، میں طلب ہی طلب
تو عطا ہی عطا، میں خطا ہی خطا
الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش بریں یا رحمتہ اللعالمین
تو کجا من کُجا، تو کُجا من کُجا
ڈگمگاؤں جو حالات کے سامنے
آئے تیرا تصور مجھے تھامنے
میری خوش قسمتی، میں تیرا امتی
تو جزاء میں رضا، تو کُجا مَن کُجا

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No, Point of order.

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا صرف ایک پوائنٹ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

This is question hour. Be seated. Please be seated. After question hour, you will get the chance.

جو بھی پوائنٹ آف آرڈرز ہیں وقفہ سوالات کے بعد لے لیں گے۔

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 965 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

***965: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جا رہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟

(د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جا رہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ فارم شاد باد کو آپریٹو لائیوسٹاک پراجیکٹ 13-2009 کے تحت چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے بنایا تھا جو کہ جولائی 2016 کو محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے اور اس کو کبھی لیز یا ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل کاشت کی جاتی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔ اس کے 87 ایکڑ رقبہ پر آسٹریلین کیکر لگایا گیا ہے۔ 413 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ فارم میں کل سات ملازمین کام کرتے ہیں جن میں ایک فارم مینجر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اٹینڈنٹ اور تین کمیونٹی لائیوسٹاک اینڈ ایکسٹینشن ورکرز (جز وقتی) کام کر رہے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر نہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا تھا کہ ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائی جائیں تو وہ پورے جواب میں مجھے کہیں نظر نہیں آرہی کہ وہ تفصیلات کیا ہیں، کیا پارلیمانی سیکرٹری تفصیل بتا دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! سوال ذرا دوبارہ repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں، میں اور بھی add کر دیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری ہاؤس میں لائیوسٹاک کی تعریف کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ نے پہلے بھی لائیوسٹاک کی تعریف پوچھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! تعریف نہ کروائیں اچھا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے اور میں نے جز(ہ) پر سوال کیا تھا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جز(اے) نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جز(ہ) کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدے پر کام کر رہے ہیں، ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟ تو جواب میں کسی جگہ تفصیلات کا ذکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں تفصیل دی ہوئی ہے جز(ہ) پڑھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل 7 ملازمین کام کرتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مذکورہ فارم میں کل 7 ملازمین کام کرتے ہیں۔ جن میں ایک فارم منیجر دو ٹریکٹر ڈرائیور ایک بل اٹینڈنٹ اور تین کمیونٹی لائیوسٹاک اینڈ ایکسٹینشن ورکرز (جز وقتی) کام کر رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں نے پوچھا تھا کہ ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملازمین کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ عارضی ملازم ہیں تو یہ contracted paid staff ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کنٹریکٹ پر ہوتے ہیں ان کے اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان کو فی ملازم 20 ہزار روپے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ میری گزارش یہ ہے اور میں نے بڑا simple سا سوال کیا ہے کہ اس فارم ہاؤس پر جتنے ملازم ہیں تو گورنمنٹ ان پر کتنے اخراجات کر رہی ہے اس کی تفصیل بتا دیں؟ یہ 20 ہزار روپے کو calculate کر لیں یا سامنے سے چٹ منگوا لیں تو کیا یہ calculate کر کے فارم منیجر کو بھی 20 ہزار روپے دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اگر سات کو بیس سے ضرب دیں تو -/140000 ہزار روپے بنتا ہے۔۔۔(قہقہے) سارے ملازم 20،20 ہزار روپے لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بات پھر وہیں پر ہے۔ جو رائج الوقت daily wagers کے لئے -/17500 روپے ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ کیا جو فارم منیجر ہے اس کی تنخواہ بھی 20 ہزار روپے ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا منیجر کی تنخواہ بھی 20 ہزار روپے ہے؟ آپ پرچی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جی، بالکل 20 ہزار روپے ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ پھر بڑی ناانصافی ہے۔ چلیں! میں اس کے ساتھ add کر دیتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری بتا دیں گے کہ جو فارم منیجر ہے وہ کس سکیل پر کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں، وہ کس سکیل پر کام کر رہا ہے اس کا سکیل کیا ہے؟ آپ دوبارہ پرچی منگوالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! منیجر کا کوئی سکیل نہیں ہوتا اور وہ 20 ہزار روپے پر ہی کام کرتا ہے۔(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! اب یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ بنیادی طور پر وقفہ سوالات کا زیادہ فائدہ گورنمنٹ کو ہے اور اپوزیشن کا کام اس کو raise کرنا۔ اب اگر اس کا ٹوٹل دیکھ لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھی پریشان ہو گئے ہیں؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں تو جوابات سے پریشان ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سے موجودہ حکومت آئی ہے اس نے اس فارم کی بہتری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں، اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! فارم نور سر بلوچاں ایم وی ڈی میں اوسط تقریباً ایک لاکھ جانوروں کو سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان کی ویکسین ہو رہی ہے، جب خشک سالی آتی ہے تو ان کے چارے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی اور مسئلہ ہے تو بتائیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ مذاق نہیں بلکہ ریکارڈ کی بات ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ ہم اتنے جانوروں کو facilitate کر رہے ہیں حالانکہ جواب کے جز (ج) میں ہے کہ مذکورہ فارم میں کوئی جانور موجود ہے اور نہ ہی یہاں کوئی فصل زیر کاشت ہے تو انہوں نے وہاں پر کون سے جانور رکھے ہوئے ہیں؟ یہ مذاق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے ابھی floor پر کیا جواب دیا ہے اور تحریری جواب ہے کہ یہاں پر کوئی جانور موجود اور نہ ہی کوئی فصل زیر کاشت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری کو جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مذکورہ فارم کو موبائل ویٹرنری ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ مزید برآں مقامی لوگ وہاں علاج معالجے کے لئے جانور لاتے ہیں اور سٹاف کو پلانٹیشن کے لئے خدمات سرانجام دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ چولستان کے جانوروں کے لئے موبائل ڈسپنسری مختص کی گئی ہے اور 12 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں مع سٹاف خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر اس سوال کے جواب سے آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن آپ نے ہونا ہے میں نے نہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میں تو اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اگر honourable Chair سمجھتی ہے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر!یہ جانور زمینداروں کے ہوتے ہیں اور ان کے جانوروں کا علاج ہوتا ہے۔ آپ بے شک کسی سے پوچھ لیں ان کے پاس نہیں ہیں چونکہ جانور زمینداروں کے پاس ہوتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں سوال پڑھ دیتا ہوں اور ڈیپارٹمنٹ نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میں نے یہ سوال کیا تھا کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیری فارم نور سر بلوچاں تحصیل یزمان ضلع بہاولپور عرصہ دراز سے بند پڑا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں مذکورہ فارم کب بنایا گیا؟

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ کتنا ہے، مذکورہ فارم کا رقبہ کبھی کسی کو لیز یا ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنے جانور موجود ہیں اور کتنے رقبہ پر فصلیں کاشت کی جارہی ہیں پچھلے تین سالوں میں مذکورہ رقبہ پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں اس پر کتنی لاگت آئی اور کتنا منافع حاصل ہوا؟

(د) اس فارم پر کتنے جانوروں کی افزائش کی جارہی ہے اور کتنے جانور کس قیمت پر 2016 سے آج تک فروخت کئے گئے ہیں نیز کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، خالی رقبہ کو حکومت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) مذکورہ فارم میں کل کتنے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں ان کے ماہانہ اخراجات کی تفصیلات بتائیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ فارم کو لیز یا ٹھیکہ پر دے کر منافع کمانے، فارم کو بحال کرنے اور جانوروں کی افزائش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

اب محکمے نے جواب دیا ہے کہ:

(الف) یہ درست نہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): تساں مینوں ملنا میں دساں گا۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! اب اگلے سوال پر آجائیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: تساڈے علاج واسطے اچھے ہسپتال بن گئے نیں۔۔۔ (قہقہے) سوال گندم اور جواب چنا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس سوال کو pending کر کے اس کا جواب دوبارہ لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اس کی تفصیل منگوا کر آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 1015 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک کے بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***1015: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کا سال 2008 سے سال 2018 تک کتنا بجٹ تھا، سال وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس بجٹ سے گوشت کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے سال 2008 سے سال 2018 تک کے بجٹ کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	بجٹ ملین روپے
2008-09	1730.043
2009-10	1776.182
2010-11	1945.976
2011-12	2354.152
2012-13	2900.598
2013-14	2534.642
2014-15	3242.194
2015-16	4275.825
2016-17	7768.534
2017-18	11495.363

(ب) گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے رورل پولٹری پراجیکٹ، کٹا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پراجیکٹ شروع کئے گئے اور ان منصوبوں سے اب تک مرغی کے گوشت میں 126 ٹن کا اضافہ ہوا۔ کٹڑا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً 16 ہزار ٹن اضافہ ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں محکمے نے سال 2008 سے لے کر سال 2018 تک کی تفصیل دی ہے۔ ان کو اتنا زیادہ پیسا ملا ہے، میں یہ جاننا چاہوں گی کہ انہوں نے اس میں سے کتنا پیسا ریسرچ پر لگایا ہے اور کتنا پیسا ترقیاتی تھا کیونکہ ہماری اطلاع کے مطابق یہ سارا پیسا ہضم کر لیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے ان سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے کہا ہے کہ کٹڑا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً 16 ہزار ٹن اضافہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سارے پیسے کی کوئی third party evaluation کرائی گئی ہے، کیونکہ ہمیں تو یہ اطلاع ہے کہ یہ پیسا کہیں بھی استعمال نہیں کیا گیا بلکہ سارا جیبوں میں گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کا آڈٹ کیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ آڈٹ ہوا ہے یہ 19 ہزار ملازمین کی تنخواہ ہے، انہی کے اخراجات ہیں، میڈم کو جہاں سے اطلاع آئی ہے وہ source بتائیں تو چیک کروا لیتے ہیں۔۔۔ (قہقہے)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میڈم کو وہاں سے اطلاع آئی ہے جن کے تین کٹے تھے لیکن انہیں صرف ایک کا تین ہزار روپے کا چیک دے کر باقی دو کے پیسے جیب میں ڈالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سارا ریکارڈ چیک کرائیں کہ پچھلے دس سالوں سے ہو کیا رہا ہے، یہ سارے پیسے کہاں جا رہے ہیں اور میری درخواست ہے کہ آپ ایک دفعہ دوبارہ اس کا آڈٹ کرائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے، یہ چیک نہیں دیئے جاتے بلکہ پیسے اکاؤنٹ میں جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس سوال پر میرا کوئی اور ضمنی سوال نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!جز(ب)میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے رورل پولٹری پراجیکٹ، کٹا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پراجیکٹ شروع کئے گئے اور ان منصوبوں سے اب تک مرغی کے گوشت میں126 ٹن کا اضافہ ہوا۔کٹڑا فربہ اور کٹڑا بچاؤ پروگرام کے تحت گوشت کی پیداوار میں تقریباً16 ہزار ٹن اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپکر!میرا سوال یہ ہے کہ یہ کون سی ایجنسی ہے جس نے یہ confirm کیا ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے اس کا نام بتائیں اور اس کی رپورٹ کس نے دی ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر!یہ معاملہ ایجنسیوں کے سپرد نہیں بلکہ محکمے کا معاملہ ہے اور محکمے نے ہی بتایا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اگر محکمہ کہہ دے کہ ایک ہزار ٹن اضافہ ہو گیا ہے تو مان لیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر!ماننا پڑے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!کیسے ماننا پڑے گا جب تک third party audit نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ on the floor of the House commit کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
محترم شیخ علاؤالدین!یہ چونیاں کا واقعہ نہیں ہے جس پر آپ جذباتی ہوں یہ پاکستان اکنامکس سروے نے بتایا ہے کہ اتنا اضافہ ہوا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اس کا third party audit کیوں نہیں ہوا؟اگر third party audit ہوتا تو دو ٹن اضافہ بھی نہ ہوتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر!اس پر اتنی ضرورت نہیں ہے۔اگر کسی کو گوشت کی کمی ہے تو وہ بتائیں۔اگر پورے صوبے میں کسی کو گوشت نہیں مل رہا تو وہ شکایت کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ آپ کے پاس بہت زیادہ گوشت ہے لیکن ہمیں ایسا گوشت نہیں چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! آپ کو جیل والا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1026 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

***1026: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایگریکلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے قیام کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس کمپنی کے قیام سے 2018 تک کیا نمایاں منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں آج تک اس کمپنی کو کتنا بجٹ سال وار فراہم کیا گیا؟

(ج) پنجاب ایگریکلچرل اینڈ میٹ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) اس کمپنی نے ایگریکلچرل کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم اٹھایا تو تفصیل بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے اغراض و مقاصد:

1. **قومی اور بین الاقوامی معیار کے عین مطابق جدید ترین خصوصیات کے حامل مذبحہ خانے کا قیام۔**
2. **صنعتی گوشت، ہارٹیکلچر، فلوریکلچر، ایگریکلچر کی پیداوار، پراسیسنگ، ویلیو ایڈیشن اور مارکیٹنگ کی اصلاحات کے لئے بنیادی سہولیات کا قیام اور آگاہی۔**

(ب)

1. اس کمپنی کا نمایاں منصوبہ لاہور میٹ پراسیسنگ کمپلیکس (ایل ایم پی سی) کا قیام ہے۔

2. اس کے قیام سے لے کر 14-2013 تک 1491 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے مہیا کئے۔

(ج) پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے نام اور تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام	عہدہ	تعلیمی قابلیت
1۔	ممتاز محمد خان	چیئرمین	Certification in Farm Mechanization from University of California U.S.A. FAO, Gold Medalist for Edible Oil Livestock Breeding
2۔	سیکرٹری لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
3۔	چیئرمین پی اینڈ ڈی گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
4۔	سیکرٹری فنانس گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
5۔	پریزیڈنٹ لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری	ممبر	((Ex-Officio Member
6۔	سیکرٹری ایگریکلچر گورنمنٹ آف پنجاب	ممبر	((Ex-Officio Member
7۔	ڈاکٹر شہلا جاوید اکرم	ممبر	MBBS&MBA
8۔	میاں شوکت علی	ممبر	M.Sc(Hon)Food Science & Technology
9۔	ڈاکٹر محمد ظفر حیات	ممبر	MBBS&MBA
10۔	ملک آفاق ٹوانہ	ممبر	Agriculturist
11۔	مس عقیلہ ممتاز	ممبر	(MBA(LUMS
12۔	عبدالباسط	ممبر	B.A .Economics

(د) اس کمپنی نے ایگریکلچر کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم نہ اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ 2018 تک کے بجٹ کی تفصیل دی جائے۔ جواب کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ اس کے قیام سے لے کر 14-2013 تک 1490 ملین روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے مہیا کئے۔ 2014 کے بعد ان کا سارا سلسلہ کیسے چل رہا ہے چونکہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جو اتنی لمبی لسٹ دی گئی ہے ان کی تنخواہیں کہاں سے آئیں اور اس کا یہاں ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جتنا پوچھا گیا تھا ان کو بتا دیا گیا ہے۔ تفصیل مہیا کر دی گئی ہے اور معزز ممبر محترمہ عظمیٰ کاردار کے پاس اگر کوئی صفحہ short ہے تو مجھ سے لے لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ پچھلے ادوار کی بات ہو رہی ہے۔ قومی خزانے اور taxpayer کے پیسے کو لوٹا گیا ہے۔ آپ ذرا ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو دیکھیں۔ اس میں ڈاکٹر شہلا جاوید اکرم، ملک آفاق ٹوانہ اور مس عقیلہ ممتاز جیسے لوگ شامل ہیں تو ان کی کیا کوالیفکیشن تھی؟ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں بارہ لوگ شامل ہیں جو کہ قومی خزانے پر بوجھ ہیں۔ انہوں نے عوام کے لئے کیا deliver کیا ہے؟

جناب سپیکر! جواب کے جز(د) میں کہا گیا ہے کہ اس کمپنی نے ایگریکلچر کی بہتری کے لئے کوئی نمایاں قدم نہ اُٹھایا ہے تو کیا یہ لوگ صرف پکنک اور پارٹی کے لئے تنخواہیں لے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران تنخواہوں کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی اپنی مدد آپ کے تحت اپنے resources سے کام کر رہی ہے۔ معزز ممبر عظمیٰ کاردار اس حوالے سے کچھ اور پوچھنا چاہتی ہیں تو میں حاضر ہوں۔ یہ بورڈ پچھلی حکومت نے بنایا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرے علم میں ہے کہ یہ کمپنی اور بورڈ پچھلی حکومت نے بنایا تھا اسی لئے میں چاہتی ہوں کہ اس کے حسابات کا آڈٹ کروایا جائے۔ آپ تفتیش کریں کہ یہ بورڈ اتنے سال کیا کام کر رہا تھا اور اگر ان کی کارکردگی صفر تھی تو پھر کیا ان کو صرف تنخواہیں دینے کے لئے رکھا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ کافی ضمنی سوالات پوچھ چکی ہیں لہٰذا اب تشریف رکھیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال کے حوالے سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پوچھ لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہاں جواب میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تفصیل دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ تنخواہ پر کام کر رہے ہیں یا honorary طور پر کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مجھ سے دس دس ضمنی سوالات پوچھے جا رہے ہیں بہرحال میں جواب عرض کر دیتا ہوں کہ اس بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ممبران تنخواہ کے بغیر کام کر رہے ہیں۔ یہ اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1061 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1062 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1084 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1085 بھی چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1219 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں

ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1275 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام
ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

*1275: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریز چل رہی ہیں، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں وڈسپنسریز میں فراہم کی جانے والی ویٹرنری ادویات اور فراہم کردہ سہولیات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں محکمہ کے افسران و ڈاکٹرز کے عزیز و اقارب نے پرائیویٹ ویٹرنری کلینک کھول رکھے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں ڈیوٹی کرنے کی بجائے اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں کاروبار کرتے ہیں جو کہ ان افسران کی آشیرباد کی بدولت ہو رہا ہے؟

(د) ضلع ہذا کے ویٹرنری سنٹرز / ہسپتالوں میں کام کرنے والے افسران و ڈاکٹرز مع عملہ کے مکمل کوائف و تفصیل سے آگاہ کریں ان میں کتنے سرکاری ملازمین وافسران کے عزیز واقارب ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) ضلع ساہیوال میں 13 سول ویٹرنری ہسپتال، 71 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز میں انٹی بائیوٹک، ڈورمر، انٹی پائریٹکس، انٹی ٹک، ادویات فراہم کی گئی ہیں۔ علاج معالجہ، حفاظتی ٹیکہ جات، مصنوعی نسل کشی اور بنیادی سرجری کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے۔

(د) ضلع ہذا میں کام کرنے والے ڈاکٹر مع عملہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں 13 سول ویٹرنری ہسپتال، 71 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ ان کا کیا معیار ہے، محکمہ نے کس معیار کے تحت پورے ضلع ساہیوال میں سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں بنائی ہیں اور وہاں پر کیا discrepancy ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک پوچھ رہے ہیں کہ سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کے حوالے سے محکمہ کی پالیسی کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ سول ویٹرنری ہسپتال اور سول ویٹرنری ڈسپنسریاں ضرورت کے مطابق بنائی جاتی ہیں۔ ان کے بچے بیمار ہوں تو یہ انہیں check up کے لئے ہسپتال لے جاتے ہیں لیکن اگر جانور بیمار ہوں تو انہیں کوئی ہسپتال نہیں لے کر جاتا اسی لئے موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں تاکہ گھروں میں جا کر جانوروں کو چیک کیا جائے اور ان کی vaccination کی جا سکے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے اس کا relevant جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے ان کے بچوں کے بارے میں نہیں بلکہ جانوروں کے بارے میں سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! دس کلو میٹر کے اندر ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے اور یہ تمام ویٹرنری ڈسپنسریاں اسی حساب سے قائم کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری ڈسپنسری ہونی چاہئے۔ میرے ضلع ساہیوال کی عوام کے لئے یہ بڑا serious concern ہے۔ ضلع ساہیوال میں88یونین کونسلیں ہیں جبکہ یہاں پر71ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں۔اب delimitation کے بعد یونین کونسلوں کی تعداد بڑھ کر ڈیڑھ گنا یا دُگنا ہو جائے گی۔ آبادی کے لحاظ سے یونین کونسلوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ وہاں پر صرف 71ویٹرنری ڈسپنسریاں ہیں تو کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ مستقبل میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے اور شاید اس کے لئے فنڈز رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ مجھے پارلیمانی سیکرٹری سے commitment لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! شہری آبادیوں میں تو تقریباً ہر یونین کونسل میں ویٹرنری ڈسپنسریاں یا ہسپتال قائم ہیں۔ دیہاتوں میں کچھ لوگوں نے اپنے رقبہ جات میں رہائش رکھی ہوئی ہے تو ان کے لئے پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ موبائل ڈسپنسریاں جانوروں کا علاج کرتی ہیں اور vaccination کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کو اس حوالے سے کوئی شکایت ہے تو بتائیں اور اگر انہوں نے کوئی فنڈز لینے ہیں تو پھر میرے دفتر میں آ کر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ان سے کوئی ذاتی مراعات نہیں چاہئیں۔ اللہ کا فضل ہے میرے پاس سب کچھ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کو یہ علم نہیں کہ زمینداروں کے علاوہ بھی لوگ جانور رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ پورے ضلع ساہیوال میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے اور یہ عوام کا حق ہے۔ اس وقت ضلع ساہیوال کی تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ڈسپنسریاں موجود نہیں ہیں۔ کیا آئندہ بجٹ میں حکومت اس کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! کیا اگلے بجٹ میں نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کے حوالے سے 20-2019 کا بجٹ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے کہ پورے پنجاب کی تمام یونین کونسلوں میں ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔ زمینداروں کے ساتھ ساتھ ہر مویشی پال کو محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ سروس دے رہا ہے اور اگر کہیں پر یہ سروس میسّر نہیں تو پوائنٹ آؤٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر کا سوال یہ ہے کہ اس سال کے بجٹ میں نئی ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس حوالے سے پلاننگ کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال کے بجٹ میں اس حوالے سے فنڈز مختص کئے جائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے پورے پنجاب کے حوالے سے نہیں بلکہ specifically ضلع ساہیوال کے حوالے سے سوال کیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ضلع ساہیوال کے حوالے سے commitment کریں کہ وہاں پر ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسری قائم کی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس سال نہیں بلکہ اگلے سال ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسری قائم کرنے کے لئے محکمہ پلاننگ کر رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مجھے پارلیمانی سیکرٹری سے اس بابت commitment لے کر دیں۔ وہ خود commitment دیں۔ انہیں سمجھائیں کہ تھوڑا serious ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے commitment دے دی ہے کہ اگلے بجٹ میں اس کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جو نئی یونین کونسلیں بن رہی ہیں ان کے لئے PC-I تیار کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ پورے پنجاب میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پارلیمانی سیکرٹری commitment دے دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کوئی time limit لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے اگلے سال کا کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب محمد ارشد ملک سے کہوں گا کہ وہ میرے پاس تشریف لائیں میں انہیں یہ بات لکھ کر دے دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ان ویٹرنری ہسپتالوں و ڈسپنسریز میں فراہم کی جانے والی ویٹرنری ادویات اور فراہم کردہ سہولیات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟ اس کا محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ نامکمل ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ اس وقت کون کون سی ادویات فراہم کی جا رہی ہیں، کون کون سی ادویات وہاں پر موجود ہیں، اس current year میں انہوں نے کتنی ادویات ضلع ساہیوال میں فراہم کی ہیں اور کیا discrepancy ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کو پوری لسٹ دے دی ہے ان کو کوئی بھی دوائی چاہئے تو حاضر ہے یہ ذرا جواب کو پڑھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری دوائیوں کے نام خود پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایک ایک دوائی کے چار چار نام ہیں۔ ویسے انٹی بائیو ٹکس ہیں، کرم کُش ادویات ہیں، ایمر جنسی ادویات ہیں جن کی لسٹ میں نے معزز ممبر کو بھیج دی ہے۔ ان کو ان میں سے اگر کوئی دوائی نہ ملے تو پھر میرے ساتھ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو اگر انگریزی پڑھنی نہیں آتی تو میں اس کی translation کر دیتا ہوں۔ یہ سوال اتنی اہمیت کا ہے لیکن آپ پارلیمانی سیکرٹری کا روّیہ دیکھ لیں کہ میرے سوال کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، جناب محمد ارشد ملک! وہ مذاق نہیں کر رہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں وہ لسٹ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کا حکم مان لیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ رواں سال میں انہوں نے ساہیوال میں ادویات کے لئے کتنا بجٹ رکھا ہے اور کون کون سی دوائیاں short ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔ جز(ج) میں، میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں محکمہ کے افسران اور ڈاکٹرز کے عزیز واقارب نے پرائیویٹ ویٹرنری کلینکس کھول رکھے ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں ڈیوٹی کرنے کی بجائے اپنے پرائیویٹ ہسپتال میں کاروبار کرتے ہیں جو کہ ان افسران کی آشیر باد کی بدولت ہو رہا ہے؟ اس پر محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست ہے۔۔۔(قہقہے)

جناب سپیکر! آپ یہ جواب پڑھیں۔ میرے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ وہاں پر کیا فراڈ ہو رہا ہے۔ وہاں پر سرکاری دوائیاں فروخت ہو رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! ان کی حکومت دس سال رہی ہے اور ویٹرنری کے علاوہ انسانوں کے بھی جتنے ڈاکٹرز ہیں وہ بھی شام کو 2/2 ہزار روپے فیس لے کر مریضوں کو چیک کر رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے دس سالہ دور اقتدار میں اس کا کچھ نہیں کیا اور اب ہم سے یہ سوال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر رات کو کسی کی بھینس بیمار ہو جائے وہ کسی کو لے جائے اور اُس کی ڈیوٹی کا وہ ٹائم بھی نہیں ہوتا تو اگر بھینس کا مالک کسی کو لے جائے تو ظاہر ہے وہ privately اُس کو چیک کر سکتا ہے اور اپنی فیس بھی لے سکتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کسی rule میں لکھا ہے کہ افسران اور ڈاکٹرز کے رشتہ دار وہاں پر کلینکس کھولیں گے اور وہاں پر وہی ڈاکٹرز اُس کو چلائیں گے۔ وہاں پر غبن یہ ہو رہا ہے کہ سرکاری دوائیاں ان کے پرائیویٹ کلینکس پر فروخت ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ میرا سوال کمیٹی کے سپرد کریں میں آپ کو باقاعدہ ثبوت دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس پر کمیٹی نہیں بنائی جا سکتی۔ آپ مجھے اپنے grievances لکھ کر دیں میں منسٹر صاحب سے خود بات کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔ کوئی شخص بغیر ڈپلومہ یا ڈگری کے پرائیویٹ ہسپتال نہیں چلا سکتا وہ چاہے کسی کا بھی رشتہ دار ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1277 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولٹری فارمز سے متعلقہ تفصیلات

*1277: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ برائلر مرغیوں کو دی جانے والی خوراک انسانی صحت کے لئے مضر ہے؟

(ب) کیا حکومت دیسی مرغیوں کی پولٹری فارمنگ کے قرض پر interest لے رہی ہے اگر ہاں تو کیا حکومت ایسے فارمرز جو کہ دیسی مرغیوں کا پولٹری فارم بنانا چاہتے ہیں ان کو بنک لون پر interest میں کمی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب اتنی سادگی سے دے دیا گیا کہ یہ درست نہ ہے، یہ درست نہ ہے جبکہ میرے علم کے مطابق 1990 کی research کے مطابق due to genetics selection برائلر مرغیوں کی اقسام بنائی گئی تھیں وہ 32 دنوں میں تیار ہو جاتی تھیں جس میں اُن کے دل، اُن کے پھیپھڑے اور اُن کی ہڈیاں اتنی کمزور ہوتی تھیں کہ وہ 32 دن سے

زیادہ survive نہیں کر سکتی تھیں جس کے لئے انہوں نے اُن کے 32 دن کو بڑھانے کے لئے اُن کی خوراک میں pesticide and anti-biotic شامل کرنا شروع کر دی تاکہ اُن کے کچھ دن اور بڑھ جائیں اور اُن کے ذبح ہونے تک اُنہیں کچھ اور ٹائم مل جائے لیکن ان pesticides and anti-biotics کی اجزاء اُن کے انڈوں اور گوشت میں شامل ہوتے ہیں جو کہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ محکمہ نے بڑی سادگی سے میرے سوال کا جواب دے دیا کہ یہ درست نہ ہے۔ مجھے اپنے سوال کے جواب کی درستی چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میڈیا نے اس معاملے کو بہت اُٹھایا تھا کہ برائلر کی خوراک کے اندر چند حرام چیزیں ملائی جا رہی ہیں جس پر سپریم کورٹ نے ایکشن لیا تھا تو جب اس پر تحقیقات ہوئیں تو اُن میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی تو سپریم کورٹ نے مرغیوں کی خوراک بنانے والی کمپنیوں کو clean chit دے دی۔

جناب سپیکر! اب محکمہ دوبارہ ان کی checking کر رہا ہے اگر کہیں بھی یا کسی بھی جگہ پر کوئی شکایت ہو تو وہ mill seal کر دی جاتی ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز (ب) تھا کہ دیسی مرغیاں دیسی treat کے تحت پروان چڑھتی ہیں جس کی وجہ سے اُن کے اندر اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ انسان کی صحت کے لئے بھی بہت بہترین ہیں۔ کیا دیسی مرغیوں کی پرورش کے حوالے سے حکومت کسانوں کو کوئی benefit دینا چاہتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! گھریلو مرغبانی کے فروغ کے لئے محکمے کی طرف سے دیسی مرغیاں دی جا رہی ہیں۔ یہ وزیراعظم کا پروگرام ہے تو جو کوئی demand کرتا ہے اُس کو 1050 روپے میں ایک مرغا اور پانچ مرغیاں انڈوں کے لئے دی جا رہی ہیں۔ جس جس کو مرغیاں چاہئیں وہ اپنی demand ڈائریکٹر

جنرل کو دیں تو اُن کی demand کے مطابق یہ مرغیاں بھیج دی جائیں گی اور اپنے اپنے حلقوں میں یہ مرغیاں تقسیم کریں تاکہ اس کو فروغ ملے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جو بات کر رہے ہیں میں اس چیز کو سمجھتی ہوں۔ ایک عام انسان کی زندگی کو بہتر کرنے کے لئے وزیر اعظم کا aim ہے جس میں پانچ مرغیاں اور ایک مرغا دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں دیسی مرغیوں کے فارم کی بات کر رہی ہوں تو کیا دیسی مرغیوں کے فارمز کے لئے کام ہو سکتا ہے جس پر لوگ بڑے پیمانے پر کام کریں، اُس میں قرضہ پر سود میں بھی کمی ہو اور حکومت اُس میں اور بھی سہولیات دے تاکہ دیسی مرغبانی کو فروغ ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! حکومت کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ ہمارے پاس کمی یا اضافہ کرنے کے لئے کوئی نہیں آیا۔ یہ کمرشل کام ہے جو چاہتا ہے وہ کرے اور جو نہیں کرنا چاہتا وہ نہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب منیب الحق کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: ملاوٹ شدہ کھل بنولہ کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1383: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے مختلف مقامات پر ملاوٹ شدہ بنولہ / کھل تیار کیا جا رہا ہے جس میں چاول کا چھلکا اور مضر صحت کلر استعمال کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مکروہ دھندہ ضلع اوکاڑہ میں عروج پر ہے جس سے بھینس اور دوسرے جانور متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) جعلی کھل / بنولہ بنانے والے یونٹ کو چیک کرنے کے لئے مذکورہ محکمہ کے پاس کون سی مشینری اور کیا میکنزم ہے گزشتہ چھ ماہ کے دوران بصیر پور،منڈی احمد آباد اور طاہر کلاں کے علاقہ جات میں ان جعلی یونٹوں کے خلاف کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ان کو کتنے جرمانے کئے گئے تفصیل بتائیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کرنے اور ملاوٹ سے پاک کھل چوکر وغیرہ شہریوں کو مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے نوٹیفائیڈ انسپکٹر تحصیل اور ضلع کی سطح پر ملاوٹ شدہ کھل کی روک تھام کے لئے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہیں۔گزشتہ چھ ماہ کے دوران ان علاقہ جات میں کوئی ایف آئی آر نہ کروائی گئی ہے جبکہ 2016 سے اب تک ضلع اوکاڑہ میں17 ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں جن میں سے آٹھ تحصیل دیپالپور میں درج کروائی گئیں۔

(د) محکمہ لائیو سٹاک پنجاب فیڈ سٹف اینڈ کمپاؤنڈ فیڈ ایکٹ 2016 پر عملدرآمد کر کے ملاوٹ سے پاک جانوروں کی خوراک مہیا کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!ایک بہت ہی ضروری مسئلہ ہے پہلے مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! کس حوالے سے ضروری مسئلہ ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں لائیو سٹاک کے پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ مجھے کل بتا رہے تھے کہ انہوں نے کچھ بکریاں خریدی ہیں اور وہ بڑی عجیب سی بکریاں ہیں جو انہوں نے خریدی ہیں۔ یہ ذرا مجھے کل والی بات بتا دیں کہ وہ بکریاں کون سی اور کس قسم کی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آغا علی حیدر نے کوئی غلط خواب دیکھ لیا ہے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! تشریف رکھیں انہوں نے deny کر دیا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے اور اس میں ہم گورنمنٹ کی توجہ کے طلبگار ہیں۔ چھوٹے کاشتکار یا غریب آدمی کا source of income اس کے مویشی ہیں۔ محکمے نے اس سوال کا بالکل مبہم سا جواب دیا ہے۔ یہ جناب منیب الحق کا سوال ہے لیکن یہ میرے حلقے سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کے مختلف مقامات پر ملاوٹ شدہ بنولہ کھل تیار کیا جا رہا ہے جس میں چاول کا چھلکا اور مضر صحت colour استعمال کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ یہ مکروہ دھندہ ضلع اوکاڑہ میں عروج پر ہے جس سے بھینس اور دوسرے جانور متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ جزوی طور پر درست ہے۔

جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House بیان فرمائیں گے کہ کون سا جواب درست ہے اور کون سا جواب غلط ہے؟

جناب سپیکر! میں نے ساتھ ہی یہ پوچھا تھا کہ آخری چھ ماہ سے جو لوگ یہ مکروہ دھندہ کر رہے ہیں ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟ اور پر مان رہے ہیں کہ یہ مکروہ دھندہ ہو رہا ہے لیکن جواب میں کہہ رہے ہیں کہ آخری چھ ماہ سے کوئی ایف آئی آر درج نہیں کی گئی اور کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! یہ ذرا دوبارہ سوال کریں میں نے ان کا سوال پکڑا ہوا تھا اور یہ منیب الحق کو لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ (قہقہہ)

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ویسے خوشی والی بات یہ ہے کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے کوئی اچھا کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے لیکن اس محکمے کے لئے بندہ اچھا select کیا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ نے appreciate تو کیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں مذاق سے ہٹ کر on oath کہہ رہا ہوں کہ یہ بڑا serious issue ہے۔ ایک غریب آدمی کے پاس لائیوسٹاک اس کی جمع پونجی ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں میں نہیں چاہتا کہ پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر embarrass ہوں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ کیا یہ جواب سمجھ میں آتا ہے؟

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا ملاوٹ والی خوراک وہاں پر فروخت ہو رہی ہے؟ وہ جواب دے رہے ہیں کہ یہ بات جزوی طور پر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھ رہا ہوں کہ آخری چھ مہینے میں کوئی کارروائی کی ہے؟ کہتے ہیں کہ کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اگر صورتحال اس طرح کی ہے تو پھر محکمہ کیا کر رہا ہے؟ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ محکمہ سازباز ہو کر خود یہ کام کروا رہا ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! Feed Act کے تحت کارروائی ہو رہی ہے، باقاعدہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں، چالان ہوتے ہیں، لائیوسٹاک ٹربیونل میں ایف آئی آرز جارہی ہیں اور کیس لڑے جارہے ہیں۔ اگر ان کی کوئی مل ہوتی تو انہیں معلوم ہوتا کہ محکمہ کیا چیز ہے پھر یہ ایسے باتیں نہ کرتے۔ (قہقہہ)

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں protest کرتے ہوئے ہاؤس چھوڑ دوں گا۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ انہوں نے اس ہاؤس کو اکھاڑہ سمجھا ہوا ہے یا یہ کوئی اصطبل ہے؟ یہ خود مان رہے ہیں کہ چھ ماہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو وہاں پر محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ جذباتی ہو رہے ہیں ہم اپنے محکمے کو ساتھ لے کر ان کی تسلی کروا لیتے ہیں یہ جہاں سے مرضی چیک کروا لیں اب جو فیڈ اور کھل بنولہ وہ بالکل ٹھیک تیار ہو رہا ہے اب اس میں کوئی mixing نہیں ہوتی۔ ان کے دور میں ہوتی تھی تو وہی ڈر ان کو کھا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! محرک پچھلے چھ ماہ کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ہم نے ان کی طرح جھوٹے پرچے صرف کارروائی ڈالنے کے لئے نہیں دینے۔ پرچہ تو وہی ہو گا جو ٹیسٹ کے بعد ہو گا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خود ٹیسٹ کروا لیں، پرائیویٹ ٹیسٹ کروا لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ٹیسٹ کے لئے تو پارلیمانی سیکرٹری خود بہت بڑی لیبارٹری ہیں۔ یہ خود تھوڑا سا چکھ کر بتا دیں تو ٹیسٹ اچھا ہو جائے گا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! یہ اب ایوان میں مان جائیں کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ انہوں نے پہلے جواب میں کہا ہے کہ یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہر چیز قواعد وضوابط کے مطابق بالکل ٹھیک ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! ہم نے اس لئے لکھا تھا کہ جزوی طور پر درست ہے کیونکہ جب زمیندار خوراک میں خود بھی mixing کرتے ہیں، وہ کبھی چوکر ملا لیتے ہیں اور کھل میں پانی یا کوئی اور چیز ڈال لی۔ یہ بات درست ہے لیکن جو feed mills ہیں اگر ان میں سے کوئی mixing کرے گا تو ان پر FIR درج ہوگی۔ اس کے علاوہ محکمہ کے پاس ٹیسٹ کے لئے بین الاقوامی معیار کے مطابق لیبارٹریز موجود ہیں۔ اگر آپ کو کسی پر شک ہے، آپ کا مخالف نہ ہو تو آپ بالکل چیک کروا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! FIRs کتنی درج ہوئی ہیں اور کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! ضلع اوکاڑہ میں جو FIRs رجسٹرڈ ہوئی ہیں وہ میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ حافظ نذیر حسین بابر ٹریڈرز فیصل آباد روڈ اوکاڑہ۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ تاریخ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! 2015-12-13۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک پڑھی ہے تو یہ اچھل پڑے ہیں۔ یہ تھوڑا صبر تو کریں۔ ملک جاوید کھل بنولا عظیم سپر مارکیٹ دیپالپور اوکاڑہ۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! تاریخ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! یہ سوال 2016۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ ذرا سن لیں۔ میں نے ساری چیزیں بتانی ہیں۔ آپ دیکھ لیں سال 2016 میں اِنہوں نے کارروائی کے لئے جھوٹا پرچہ دے دیا تھا۔ یہ ان کی کارروائی ہے۔ آپ اب ان کی باتیں سن لیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سال 2018 کے بعد تحصیل دیپالپور کی ایک FIR ہے وہ آپ دکھادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! محمد اشرف شیر گڑھ روڈ 2018-08-31۔۔۔(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر! ایک ایف آئی آر آچکی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے ایک بہت ضروری سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! اسی سوال سے relevant question ہونا چاہئے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ انہوں نے تو کوئی ایف آئی آر نہیں کروائی تھی لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ میں نے کٹے لینے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ سوال کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا بہت اہم سوال ہے اور پارلیمانی سیکرٹری سے متعلقہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بھی ماشاءاللہ مجھے صحت کے مطابق اتنے ہی اہم لگ رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جو یہ آج کل خوراک جانوروں کو دے رہے ہیں اس میں پروٹینز شامل نہیں ہیں کیونکہ ساری خوراک پارلیمانی سیکرٹری لے جاتے ہیں۔ اب میں صرف کٹے خریدنا چاہتا ہوں تو آپ مہربانی کرکے پارلیمانی سیکرٹری کو یہ حکم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ سوال کر رہے ہیں تو یہ آپ کی طرف سے request ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کٹوں کی خوراک یہ مجھے مفت مہیا کریں۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آغا علی حیدر آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کو میری بات کی سمجھ ہی نہیں آ رہی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں جو خوراک یہ بنا کر ڈسپنسریوں میں بھیج رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ تمام خوراک پارلیمانی سیکرٹری کو لگ رہی ہے لہٰذا ہمارے جانوروں کے لئے کوئی بہتر خوراک کا انتظام کیا جائے جو ہم اپنے جانوروں کو دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری تمام خوراک خود کھا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بولتے رہے ہیں کہ میں نے ایچی سن کالج سے تعلیم حاصل کی ہے تو مجھے آج پتا چلا ہے کہ ان کی ایچی سن کالج میں کنٹین تھی۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ مجھے ان کا سوال سن کر بہت حیرت ہوئی ہے کبھی یہ کہہ رہے تھے کہ میرے ذہن میں خیال آیا اور کبھی کچھ کہہ رہے تھے۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ ان کا پہلا سوال کچھ اور دوسرا کچھ اور تھا ان کو ایک منٹ بعد بات کا ہی نہیں پتا ہوتا کہ کیا بات کی ہے۔ جہاں تک معزز ممبر ونڈے اور خوراک کی بات کر رہے ہیں تو یہ حکومت ونڈا اور خوراک نہیں دے رہی لیکن ان کو شک ہے کہ میں ان کا حق کھا رہا ہوں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ جو خوراک یہ دے رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے بلکہ وہ خوراک خود ان ہی کو لگ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1517 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں
کی تعداد اور ان میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*1517: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کتنی ہیں؟

(ب) ان میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) کون کون سے ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں کون سی ادویات اور ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہے؟

(د) کن کن ایریاز اور کتنے عرصہ دورانیہ کے لئے موبائل یونٹ ویٹرنری ہسپتال کی سہولت فراہم کی جارہی ہے؟

(ہ) کہاں کہاں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی کب سے اسامیاں خالی ہیں اور کب تک پر کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) تحصیل صادق آباد میں سات ویٹرنری ہسپتال اور 9 ڈسپنسریاں اور ایک موبائل ویٹرنری ڈسپنسری ہے۔

(ب) ویٹرنری ہسپتالوں میں لائیوسٹاک فارمرز کو علاج معالجہ، حفاظتی ٹیکہ جات، مصنوعی نسل کشی اور سہولت سنٹر جیسی سہولیات مہیا ہیں۔

(ج) تحصیل صادق آباد کے تمام ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں تمام ادویات اور ویکسین مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تحصیل صادق آباد میں موبائل ویٹرنری یونٹ کی سہولت سوموار تا جمعہ صبح 9:00 بجے سے شام 4:00 بجے تک دور دراز علاقوں میں ٹور پروگرام کے تحت شیڈول کے مطابق فراہم کی جارہی ہے، ماہ رواں کا ٹور پروگرام کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل صادق آباد میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ ایڈیشنل پرنسپل ویٹرنری آفیسر بی ایس۔19،ویٹرنری ہسپتال صادق آباد نومبر 2018
2۔ سینئر ویٹرنری آفیسر بی ایس۔18،ویٹرنری ہسپتال احمد پور لمہ نومبر 2017
3۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ہسپتال چک نمبر P/173 فروری 2019
4۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری کوٹ سبزل اگست 2017
5۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری شہباز پور اگست 2017
6۔ ویٹرنری آفیسر ہیلتھ بی ایس۔17،ویٹرنری ڈسپنسری بھٹہ واہن اگست 2017

مندرجہ بالا تمام اسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکام بالا کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔امید ہے یہ اسامیاں جلد پُر کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!سوال پر جانے سے پہلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا اور وہ یہ ہے کہ اسمبلی کا ماحول بڑا عجیب بنا ہوا ہے۔ آج سے چار روز پہلے سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اریگیشن پر بات ہوئی تو ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا اس کے بعد ہیلتھ کی باری آئی پھر بھی انہوں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا اور کل پرائیویٹ ممبر ڈے تھا پھر کورم پوائنٹ آؤٹ کر دیا۔ آج لائیو سٹاک کی بات ہو رہی ہے تو یہ چل رہا ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری کے نام کا نہیں پتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا نام رانا شہباز صاحب ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!لائیو سٹاک کا محکمہ

That comprises of 50 percent of the Country is total GDP. 23 percent of Pakistan's GDP of Agriculture comes from Live Stock.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! یہ جو گفتگو ہو رہی ہے we are the fifth largest producers of milk in the world. اس قسم کے ماحول میں I will not like to address my question. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے لیکن آپ کے دو سوال ہو گئے ہیں۔ آپ نے ایک سوال دوسرے ممبر کے behalf پر کیا ہے. You cannot do it.

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پھر میرا سوال pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ یہ سوال نمبر 1558 کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: نور تھل بلوچاں لائیو سٹاک فارم سے متعلقہ تفصیلات

*1563: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نور تھل بلوچاں لائیو سٹاک فارم تحصیل خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور کتنے رقبے پر محیط ہے، کتنے رقبے پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں، کتنے رقبے پر جانوروں کے شیڈ، بلڈنگ اور کتنے رقبہ پر دفاتر بنے ہوئے ہیں؟

(ب) مذکورہ فارم میں کتنے جانور کون کون سی نسل کے ہیں ان جانوروں کی خوراک اور نگہداشت کے اخراجات جنوری سال 2018 سے فروری 2019 تک کتنے ہوئے اس عرصہ کے دوران کتنے جانور فروخت کئے گئے اور ان سے کتنی رقم وصول ہوئی، تفصیل بتائیں؟

(ج) جنوری سال 2017 تا فروری 2019 تک مذکورہ فارم پر کون سی فصلیں کاشت کی گئیں اور کتنا رقبہ خالی رہا مذکورہ فارم میں کون کون سی مشینری استعمال ہوتی ہے کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ فارم سے حکومت کو ہر سال کافی نقصان ہوتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ فارم کا خالی رقبہ لیز یا پٹہ پر دینے اور فارم کو منافع بخش بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ فارم میں کوئی فصل کاشت نہ کی جاتی ہے۔ 25 ایکڑ پر جانوروں کے شیڈ، بلڈنگ اور دفاتر بنائے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ فارم میں کوئی جانور نہ ہے۔

(ج) مذکورہ فارم پر کوئی فصل کاشت نہیں کی جاتی ہے۔ 413 ایکڑ رقبہ خالی پڑا ہے۔ مذکورہ فارم میں سالانہ ملازمین کی تنخواہوں کے علاوہ کوئی خرچہ نہ کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ فارم کو ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہ جو میرا سوال ہے اس کے مطابق جو انہوں نے جواب دیا ہے کہ 500 ایکڑ پر مشتمل رقبہ لائیو سٹاک فارم کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ رقبہ ہماری حکومت میں مختص ہو گیا تھا کیونکہ یہ کسی کی پرائیویٹ لینڈ تھی جو ہم نے لائیو سٹاک کے فارم کے لئے دی تھی اس کے بعد ہماری حکومت چلی گئی اس کے بعد انہوں نے اس فارم میں کوئی جانور رکھے ہیں، اس رقبے کو utilize کرنے کے لئے لیز پر دے رہے ہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی فصلیں اُگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو انہوں نے فنڈ مختص کیا ہوا ہے وہ کہاں جا رہا ہے اور یہ کب تک وہاں پر جانور رکھیں گے اگر یہ وہاں پر جانور نہیں رکھنا چاہتے تو کیا یہ اس کو لیز پر دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ سرکاری زمین تھی۔ آج وہاں پر جنگلات ہیں لوگوں کے جانور یہاں پر آ کر چرتے ہیں اور ان کا علاج بھی ہوتا ہے۔ یہ سرکاری جگہ پر ہے اس کو لیز پر دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ یہ سارا desert ایریا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ فارم میں کوئی جانور نہیں ہے، مذکورہ فارم پر کوئی فصل کاشت نہیں کی جاتی اور جو فنڈ ہے اس سے صرف ملازمین کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ جب یہاں پر جانور ہی کوئی نہیں ہے تو ان کا علاج یہاں پر کہاں سے ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس کا کوئی فنڈ مختص نہیں ہے بلکہ یہ چراگاہ ہے لوگوں کے جانور چرتے ہیں۔ وہاں فارم کا اپنا ذاتی کوئی جانور نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں محکمے کا کوئی فارم ہاؤس نہیں ہے بلکہ وہاں لوگوں کے جانور آتے ہیں اور ان کا وہاں پر treatment کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! آپ جواب پڑھیں اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ فارم 500 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ 500 ایکڑ رقبہ کو کہاں utilize کر رہے ہیں؟ ویسے تو ان کی گورنمنٹ revenue generate کرنے کی بات کرتی ہے اور یہ کام تو کوئی کر نہیں رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ رقبہ میں نے نہیں دیا یہ پچھلی گورنمنٹ نے دیا ہے لیکن ہم یہاں پر آسٹریلین کیکر لگا رہے ہیں اور یہ چراگاہ کا رقبہ ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! وہاں پر جانوروں کے لئے shed بنے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جب خشک سالی آتی ہے تو لوگ اپنے جانور یہاں لے آتے ہیں حکومت ان کو ونڈا دیتی ہے پھر وہ جانور خشک سالی کے دنوں میں ادھر رہتے ہیں اور ان کا علاج معالجہ بھی ادھر ہوتا ہے۔ جب وہاں پانی نہیں ملتا تو ٹینکروں سے ان کو پانی دیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! ان کا جواب satisfactory نہیں ہے اور انہیں خود بھی کچھ نہیں پتا اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ ان سے کہیں کہ یہ اپنے محکمے پر دھیان دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1573 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1705 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک میں درجہ چہارم کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1705: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 14-2013 میں صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا مذکورہ محکمہ میں مذکورہ بھرتی بذریعہ اشتہار کی گئی تھی؟

(ج) سال 14-2013 میں ضلع اوکاڑہ مذکورہ محکمہ میں کتنے ملازمین کو بطور درجہ چہارم میں بھرتی کیا گیا، ان کے نام عہدہ مع تعداد بتائیں؟

(د) کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم کے مذکورہ ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے، کیا ضلع اوکاڑہ میں بھی درجہ چہارم کے ملازمین کو ریگولر کیا گیا تو تفصیلات سے آگاہ کریں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) سال 14-2013 میں صوبہ میں محکمہ لائیو سٹاک میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ب) مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ج) سال 14-2013 میں ضلع اوکاڑہ کے مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

(د) مذکورہ محکمہ میں درجہ چہارم کا کوئی بھی ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! جس قسم کے جوابات پارلیمانی سیکرٹری دے رہے ہیں ان سے ہم سب بہت مطمئن ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Thank you for the appreciation. اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 1713 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

***1713: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انسداد بے رحمی حیوانات کا محکمہ موجود ہے؟

(ب) اس محکمے کے کتنے ملازمین، جانوروں کے تحفظ کے لئے کیا کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اگر ہاں تو کیا اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں آوارہ کتوں کو گولی مار کر ان کی نسل کو ختم کیا جا رہا ہے، اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس محکمے کے 78 ملازمین جانوروں کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ج) جی ہاں! جانوروں کے تحفظ کا قانون موجود ہے اور اس پر عملاً کام کیا جا رہا ہے۔

(د) محکمہ ہذا کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر آج کے اخبار روزنامہ "ایکسپریس" میں آیا ہے کہ یہ ادارہ فعال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے خبر کی cutting میرے پاس موجود ہے۔ پہلے یہ ادارہ فعال نہیں تھا اس لئے محکمے نے صحیح جواب نہیں دیا۔ منسٹر صاحب کی چھ مہینے کی محنت سے یہ ادارہ فعال ہونے جا رہا ہے جس کی خبر میرے پاس موجود ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس ہاؤس میں سوال کا جواب درست نہ آیا اور فاضل ممبر کہہ رہی ہیں کہ جواب درست نہیں ہے تو اس پر کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ ماضی میں یہ ہوتا تھا کہ اگر جواب غلط آتا تھا تو اُس پر Chair کارروائی کے لئے کمیٹی تشکیل دے دیتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اس کی detail لے لیں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب عبدالرؤف مغل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1717 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال
میں لیبارٹری انچارج کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1717: **جناب عبدالرؤف مغل:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ کب سے خالی ہے؟

(ب) حکومت لیبارٹری انچارج کی پوسٹ پر تعیناتی کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):

(الف) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ خالی نہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ویٹرنری ہسپتال گوجرانوالہ میں واقع لیبارٹری انچارج کی پوسٹ پر آفیسر 15۔ مئی 2019 سے تعینات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! میں نے سوال 26۔ فروری کو دیا تھا جبکہ انہوں نے بتایا ہے کہ 15۔ مئی کو لیبارٹری انچارج کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔ تین مہینے کے بعد تعیناتی کی گئی ہے لیکن پہلے بھی تین مہینے یہ پوسٹ خالی رہی ہے۔ لیبارٹری کا انچارج نہ ہو تو لیبارٹری کس طرح effective ہو سکتی ہے لہٰذا ڈیپارٹمنٹ کو سوچنا چاہئے۔ اگر سوال نہ جاتا تو شاید یہ پوسٹ مزید چھ مہینے خالی رہتی اور لیبارٹری غیر فعال رہتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق آپ کو رولنگ دینی چاہئے کہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں اتنی دیر انچارج کیوں نہیں تھا جبکہ لوگ بے شمار جانوروں کے ٹیسٹ کے sample لے کر جاتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ relevant question ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! پہلے اس سیٹ کا چارج ڈاکٹر آمنہ کے پاس تھا لیکن اب مستقل آفیسر لگا دیا گیا ہے۔ جب کوئی پوسٹ خالی ہوتی ہے تو اُس کا چارج کسی کو دے دیا جاتا ہے۔ اگر مزید یہ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

جناب عبدالروٴف مغل: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کتنے مہینے یہ پوسٹ خالی رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! اس سیٹ کا اضافی چارج دیا گیا تھا لیکن تعیناتی کے بعد یہ سیٹ پُر ہو گئی ہے۔

جناب عبدالروٴف مغل: جناب سپیکر! مستقل انچارج سے پہلے کتنے مہینے یہ سیٹ خالی رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! جب کسی کو اضافی چارج مل جاتا ہے تو اُس سیٹ کو خالی تصور نہیں کیا جاتا۔

جناب عبدالروٴف مغل: جناب سپیکر! آپ گوجرانوالہ میں آ کر چیک کریں کہ لیبارٹری کی کیا efficiency ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں جمعہ پڑھ کر آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ یہ سیٹ صرف دو ماہ خالی رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں جانوروں کی شماری سے متعلقہ تفصیلات

***1061: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں جانوروں کی شماری آخری بار کب کی گئی کیا پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے یہ جانور شماری خود کی یا اکنامک سروے کی جانور شماری پر ہی انحصار کیا گیا؟

(ب) اس جانور شماری کے مطابق صوبہ میں جانوروں کی تعداد کتنی ہے ہر جانور کی تعداد اوراس شماری کے اعداد و شمار کے بارے میں آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ جانور پنجاب کے عوام کو گوشت اور دودھ کی فراہمی کے لئے کافی ہیں اگر نہیں تو محکمہ ان جانوروں کی تعداد کے اضافہ کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے؟

(د) کیا درست ہے کہ اس جانور شماری میں چولستانی گائے کی نسل کم ہونے کا انکشاف ہوا ہے اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ پنجاب میں جانوروں کا شمار مالی سال 18-2017 کے دوران کیا گیا اور یہ مال شماری محکمہ لائیو سٹاک پنجاب کے عملہ نے خود کی۔

(ب) مذکورہ بالا مال شماری کے مطابق صوبہ میں جانوروں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1. بڑے جانور (گائے بھینس) 28,638,742
2. چھوٹے جانور (بھیڑ / بکریاں) 20,623,404

3. دیگر جانور(اونٹ، گھوڑے، گدھے اور خچر)865,586

4. دیسی مرغیاں23,186,296

(ج) جانوروں کی موجودہ تعداد عوام کے کھانے کے رجحان کے مطابق کافی ہے۔ البتہ محکمہ فی جانور پیداوار بڑھانے کے لئے مختلف اقدامات کر رہا ہے مثلاً جانوروں کی نسل میں بہتری، اچھی اور متوازن خوراک اور بہتر نگہداشت کے لئے کسانوں کی راہنمائی کر رہا ہے۔

(د) اس جانور شماری میں چولستانی نسل کی گائے کو علیٰحدہ سے شمار نہیں کیا گیا۔

محکمہ کی طرف سے پولٹری یونٹس کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1062: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کے زیر اہتمام پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا سلسلہ جاری ہے یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور اب تک کتنے پولٹری یونٹس عوام میں تقسیم کئے گئے ہیں؟

(ب) صوبہ میں محکمہ کے کتنے پولٹری فارم کہاں کہاں واقع ہیں ان پولٹری فارم پر سالانہ کتنا خرچ ہوتا ہے اور سالانہ مرغیوں کی کتنی پیداوار ہے؟

(ج) ان فارم میں مرغیوں کو فیڈ میں کیا کھلایا جاتا ہے اس فیڈ کے اجزاء ترکیبی کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) محکمہ کے زیر اہتمام پولٹری یونٹس کی عوام کو فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ منصوبہ 2014 میں شروع ہوا اور اب تک عوام کو کل 1,59,793 پولٹری یونٹس تقسیم کئے گئے۔

(ب) صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام 10 پولٹری فارمز کام کر رہے ہیں۔ان کے محل وقوع کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	فارم مع مقام
1۔	بریڈنگ فارم راولپنڈی
2۔	بریڈنگ فارم بہاولپور
3۔	پولٹری ریئرنگ فارم ملتان
4۔	پولٹری ریئرنگ فارم سرگودھا
5۔	پولٹری ریئرنگ فارم دینہ (ضلع جہلم)
6۔	پولٹری ریئرنگ فارم گجرات
7۔	پولٹری ریئرنگ فارم بہاولنگر
8۔	پولٹری ریئرنگ فارم اٹک
9۔	پولٹری ریئرنگ فارم میانوالی
10۔	پولٹری ریئرنگ فارم رکھ غلاماں(ضلع بھکر)

ان پولٹری فارمز پر سال2017-18 کے دوران 201.10 ملین روپے خرچہ ہوا اور ان فارمز پر سالانہ مرغیوں کی پیداوار 5,43,179 ہے۔

(ج) مرغیوں کو کھلائی جانے والی فیڈ کے اجزاء میں مکئی، نکو، رائس پالش، چوکر گندم، گلوٹن، کینولا میل، سن فلاور میل، سویابین میل، گوار میل، ماربل پوڈر، ڈی سی پی، خوردنی نمک وحیاتین وامینو ترشے کا مرکب، شیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

لاہور:اینیمل سائنسز یونیورسٹی کی لیبارٹری میں کئے جانے والے ٹیسٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*1084: **چودھری اشرف علی:** کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری و اینیمل سائنسز لاہور کی لیبارٹری میں کون سے ٹیسٹ ہوتے ہیں اور کس ٹیسٹ کی کیا فیس ہے؟

(ب) اس لیبارٹری پر کتنی لاگت آئی اور یہ کب تعمیر ہوئی، اس لیبارٹری میں کتنے جانوروں کی کن اہم بیماریوں کی تشخص ہوتی ہے؟

(ج) سال2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت نے کتنے فنڈز دیئے، ہر سال کی الگ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسزلاہور کی لیبارٹری میں کئے جانے والے ٹیسٹ اور ان کی فیس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس لیبارٹری پر38.108 ملین روپے کی لاگت آئی اور یہ 1998 کو تعمیر ہوئی۔اس لیبارٹری میں جانوروں(بھینس، گائے، بھیڑ، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، کتا، اونٹ اور مرغی)کی اہم بیماریوں کی تشخیص کی جاتی ہے:

1. بھینس اور گائیوں میں بروسیلہ،منہ کھر
2. مرغیوں میں رانی کھیت، انفلوئنزا
3. بھیڑ بکریوں میں پی پی آر، اینٹروٹاکسیمیاں
4. کتا اور بلی میں باؤلاپن اور ریبیز
5. گھوڑوں اور گدھوں میں گلینڈر اور انفلوئنزا۔

(ج) سال2008 سے 2018 تک اس لیبارٹری کو حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

صوبہ میں محکمہ کی طرف سے
دیہی مرغ فارمنگ کے لئے اُٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1085: **چودھری اشرف علی**: کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب پولٹری یونٹس کی تقسیم کررہاہے، اس محکمہ نے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور اس مقصد کے لئے سال2015 سے 2018 تک کتنا بجٹ رکھا گیا؟

(ب) کیا محکمہ دیہی مرغ کے نجی فارم رجسٹرڈ کرتا ہے اگر رجسٹرڈ کرتا ہے تو صوبہ میں دیہی مرغ کے کتنے فارم رجسٹرڈ ہیں نیز حکومت کے اپنے فارموں پر گولڈن، براؤن اور مصری مرغیوں کی پرورش کس طرح کی جاتی ہے کیا ان مرغیوں کے بچے بازار سے خریدے جاتے ہیں اوران کو فیڈ میں کیا دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا دیہی مرغ فارمنگ کے لئے محکمہ کی طرف سے فارمر کو کوئی سہولت دی جاتی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! محکمہ نے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے، مرغیوں کی بہتر پرورش اور بیماریوں کی روک تھام، خواتین و حضرات کے لئے تربیتی پروگرام جیسے اقدامات اٹھائے ہیں۔ محکمہ لائیوسٹاک نے سال 2015 سے 2018 تک کے لئے 247.190 ملین روپے کا بجٹ رکھا۔

(ب) جی ہاں! صوبہ میں دیہی مرغ کے 541 فارم رجسٹرڈ ہیں۔ ان بریڈنگ فارمز پر گولڈن، مصری، بلیک آسٹرالارپ، نیکڈنیک اور دیسی مرغیوں کی نسل کشی کے نتیجے میں مخلوط نسلیں تیار کی جاتی ہیں ان کے بچے بازار سے خرید نہ کئے جاتے ہیں ان کو فیڈ چک سٹارٹر فیڈ کھلائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ کی طرف سے دیہی مرغ فارمنگ کے لئے فارمرز کو مشورہ جات، علاج معالجہ اور پرندوں کی فراہمی جیسی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

بہاولپور: ویٹرنری یونیورسٹی کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***1219: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت کے دور میں بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی بنانے کی منظوری ہوئی تھی اوراس کے لئے رقبہ بھی مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس کے لئے کتنی رقم سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) D.V.M کی کلاسز کا عارضی اجراء کس جگہ کیا گیا ہے؟

(ہ) یہ یونیورسٹی کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس کے لئے سال 19-2018 میں 1204.00 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) اس پر اب تک 88 فیصد کام ہوا ہے اور 12 فیصد بقایا ہے۔

(د) D.V.M کی کلاسز کا اشتہار آ چکا ہے۔

(ہ) یہ یونیورسٹی جون 2019 میں مکمل ہو گی۔

رحیم یار خان میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1573: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے اور کس کس جگہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنے موبائل یونٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) ضلع ہذا میں روزانہ کتنے جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(د) ضلع ہذا میں کس کس جگہ مزید شفاخانہ حیوانات قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں 27 ویٹرنری ہسپتال اور 37 ڈسپنسریاں ہیں۔ جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں کل پانچ موبائل ویٹرنری یونٹ کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع ہذا میں تقریباً 2400 جانوروں کا روزانہ علاج کیا جاتا ہے۔

(د) موجودہ مالی سال میں ضلع ہذا میں کوئی شفاء خانہ حیوانات کی تجویز نہ ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں ویٹرنری ہسپتال میں
رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*1809: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں شام/رات کے اوقات میں ایمرجنسی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کے کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں بیمار جانور داخل کرنے کی سہولت نہ ہے؟

(د) تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسری میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام وعہدہ بتایا جائے؟

(ہ) حکومت مذکورہ ویٹرنری سنٹروں کے مسائل کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال میں میڈیسن کی مد میں سال 2018-19 میں کتنا فنڈز دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں 27 ویٹرنری ہسپتال اور 37 ڈسپنسریاں اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں قائم ہیں جن کے محل وقوع کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریز میں تعینات ڈاکٹرز و عملہ کے نام وعہدہ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت ویٹرنری سنٹروں کے مسائل بتدریج حل کر رہی ہے نیز سال 19-2018 میں تحصیل رحیم یار خان کے ویٹرنری ہسپتالوں میں میڈیسن کی مد میں تقریباً 30 لاکھ کے فنڈز مہیا کئے گئے۔

پی پی۔ 251 بہاولپور میں ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

*1891: **ملک خالد محمود بابر**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 251 بہاولپور میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کام کر رہا ہے۔ کتنی اسامیاں کس کس جگہ خالی ہیں۔

(ج) کون کون سے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ڈاکٹر اور عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عملاً بند ہیں؟

(د) ان کی عمارات کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) کیا ان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ان کے لئے ویٹرنری ادویات میسر ہیں؟

(و) حکومت ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی بلڈنگ جو خستہ حالت میں ہیں ان کو بنانے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پی پی۔ 251 بہاولپور میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ سول ویٹرنری ہسپتال مبارک پور	2۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری حیدر پور
3۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری خیر پور ڈاہا	4۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری ہتھیجی
5۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری جانو والا	6۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری گھلواں
7۔ سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری	

(ب) مذکورہ ویٹرنری اداروں میں چار ویٹرنری ڈاکٹرز اور سات دیگر عملہ کام کر رہا ہے جبکہ سول ویٹرنری ڈسپنسری نوناری میں اے آئی ٹیکنیشن کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری بند نہ ہے۔

(د) مذکورہ اداروں کی عمارات قابل استعمال حالت میں ہیں۔

(ہ) جی ہاں! ان میں جانوروں کا مناسب علاج ہوتا ہے اور ان کے لئے ضروری ادویات وافر مقدار میں میسر ہیں۔

(و) مذکورہ اداروں کی عمارات قابل استعمال ہیں۔

ضلع بہاولپور: چک کٹورا لائیو سٹاک فارم کے رقبہ کی تعداد اور پٹہ داروں کے زیر استعمال رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1990: **جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ لائیو سٹاک فارم چک کٹورا ضلع بہاولپور کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنا رقبہ محکمہ اور کتنا رقبہ پٹہ داروں کے زیر استعمال ہے، پٹہ داروں کی کل تعداد کتنی ہے نیز اس سے ہونے والی سالانہ آمدن سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پٹہ داروں کے ٹھیکہ جات کی رقم میں مزید اضافہ کیا ہے اگر درست ہے تو کتنا اضافہ کیا گیا ہے اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت پچاس سال سے زائد عرصہ کے پٹہ داروں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ لائیو سٹاک فارم پر دودھیل جانوروں سے کل کتنا دودھ حاصل ہوتا ہے۔ ان کی تعداد اور حاصل ہونے والی انکم کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) گورنمنٹ لائیوسٹاک فارم چک کٹورا ضلع بہاولپور کا کل رقبہ 1304 ایکڑ ہے۔602 ایکڑ رقبہ محکمہ کے پاس ہے جبکہ 702 ایکڑ رقبہ پٹہ داروں کے زیر استعمال ہے۔ پٹہ داروں کی کل تعداد82ہے ۔پٹہ داران سے ہونے والی آمدنی برائے سال 2018-19، 5.33ملین روپے ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ موجودہ حکومت نے پٹہ داروں کے ٹھیکہ جات میں کوئی اضافہ نہ کیا ہے۔

(ج) فی الحال اس طرح کی کوئی پروپوزل زیر غور نہ ہے۔

(د) مذکورہ لائیوسٹاک فارم پر دودھیل جانوروں سے کل 1,41,165 لیٹر دودھ حاصل ہوتا ہے۔فارم پر کل بھینسوں کی تعداد 131 راس ہے جبکہ دودھ دینے والی بھینسیں 67 ہیں۔مذکورہ فارم پر دودھ سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدن برائے سال 2018-19، 6.216ملین روپے ہے۔

صوبہ پنجاب میں حلال میٹ ایجنسی کے قیام، اغراض ومقاصد اور مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2009: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں حلال میٹ ایجنسی کا دفتر موجود ہے یہ کب سے ہے اور اس کا چیئرمین کون ہے اس کا عرصہ تعیناتی کیا ہے اور اس کی تعیناتی کا معیار کیا ہے؟

(ب) اس دفتر کے سالانہ اخراجات و گرانٹ کی تفصیل کیا ہے سال2016-17، 2017-18اور سال2018-19 کی گرانٹ کی مکمل تفصیل اور اخراجات ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ بتائیں؟

(ج) اس ایجنسی کے قیام کے اغراض و مقاصد کیا ہیں اس سے کتنا فائدہ ہوا مزید بہتری کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں حلال میٹ ایجنسی کا دفتر موجود ہے۔ یہ ایجنسی 2016 سے وجود میں آئی ہے۔ اس کمپنی کے چیئرمین جناب جسٹس (ریٹائرڈ) خلیل الرحمٰن خان ہیں۔ ان کا عرصہ تعیناتی 2016 سے ہے۔ چیئرمین کے تقرر کے لئے متعلقہ قانون میں کوئی مخصوص معیار نہ دیا گیا ہے۔

(ب) اس دفتر کے سالانہ اخراجات و گرانٹ کی سال وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	گرانٹ(Allocation) (نان ڈویلپمنٹ)	اخراجات
2016-17	-	-
2017-18	-	-
2018-19	67.842 ملین روپے	-

سٹاف کی بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے بجٹ استعمال میں نہیں لایا جا سکا۔

(ج) اس ایجنسی کے قیام کے مندرجہ ذیل اغراض و مقاصد ہیں۔

1. حلال سرٹیفکیشن جاری کرنا
2. حلال فوڈ اینڈ نان فوڈ اشیاء کی تجارت کا فروغ عمل میں لانا۔
3. حلال برانڈنگ اینڈ مارکیٹنگ کی خدمات کی فراہمی بذریعہ سرٹیفکیشن پراسس شروع کرنا۔
4. حلال انڈسٹری سے متعلقہ افراد کی صلاحیتوں میں اضافہ کے لئے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرنا اس ایجنسی سے ابھی تک کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا ہے کیونکہ یہ ایجنسی بوجوہ اپنے قیام کے بعد سے فعال ہو ہی نہیں سکی۔ تاہم اس ایجنسی کو مکمل طور پر فعال کرنے کی منصوبہ بندی زیر غور ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈی جی ریسرچ لائیو سٹاک کے فرائض سے متعلقہ تفصیلات

494: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے کیا فرائض ہیں؟

(ب) اس آفس کو گزشتہ مالی سال 18-2017 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور اس آفس کی کارکردگی کیا ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں فارمر کی فلاح کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) پنجاب لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کے فرائض درج ذیل ہیں:

- To plan, supervise, coordinate and control research activities
- To get the policies/decisions of the Government implemented
- To evaluate working/efficiency and handle administrative and financial matters

(ب) اس آفس کو گزشتہ مالی سال 18-2017 میں تنخواہ کی مد میں 20.887 ملین روپے اور غیر تنخواہی بجٹ کی مد میں 4.115 ملین روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اور اس دفتر کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں فارمرز کی فلاح کے لئے کئی اقدامات اٹھائے جن میں سے نمایاں درج ذیل ہیں:

1. ماس ویکسینیشن۔
2. ڈیورمنگ۔
3. کٹوں کو فربہ و بچھڑا بچاؤ جیسی سکیموں کا اجراء۔
4. موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کا قیام۔
5. مال شماری۔
6. موبائل ٹریننگ سکول کا قیام۔

صوبہ میں پروگرام ویکسینیشن مویشیاں سے متعلقہ تفصیلات

496: رانا منور حسین: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل کی سطح پر صوبہ بھر میں پروگرام برائے ویکسینیشن مویشیاں ترتیب دیا جاتا ہے؟

(ب) مرغیوں کی تقسیم کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا ہے اور میرٹ لسٹ کس بنیاد پر ترتیب دی گئی ہے؟

(ج) ضلع سرگودھا میں تین سال سے زیادہ عرصہ سے کتنے افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا ویٹرنری اسسٹنٹ اور AI ٹیکنیشن کو دی گئی فیلڈ کی سہولیات برقرار ہیں اور ادویات کی فراہمی جاری رہے گی؟

(ہ) چک نمبر 130 جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا کے سنٹر سمیت پرانے سنٹرز کی مرمت کا کام کب تک مکمل کیا جائے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والوں کو پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر مرغیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔

(ج) ضلع سرگودھا میں تین سال سے زیادہ عرصہ سے جو افسران تعینات ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ویٹرنری اسسٹنٹ اور AI ٹیکنیشن کو دی گئی فیلڈ کی سہولیات برقرار ہیں اور ادویات کی فراہمی بھی جاری ہے۔

(ہ) چک نمبر 130 جنوبی سلانوالی ضلع سرگودھا میں کوئی ویٹرنری سنٹر نہ ہے۔

ضلع ساہیوال میں ویٹرنری ہسپتال / ویٹرنری ڈسپنسریز نیز پی پی۔198 میں علیٰحدہ ویٹرنری ہسپتال وڈسپنسریز سے متعلقہ تفصیلات

608: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنے ویٹرنری ہسپتال/ویٹرنری ڈسپنسریزموجود ہیں مزید برآں حلقہ پی پی۔198 بالخصوص ضلع میں علیٰحدہ علیٰحدہ ویٹرنری ہسپتال /ڈسپنسری وار Define کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا میں مویشیوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے ویٹرنری ہسپتال/ڈسپنسریز اور عملہ انتہائی کم ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں کتنے ویٹرنری ڈاکٹر ودیگر عملہ کام کررہا ہے نیز ایڈمنسٹریشن سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں SNE کے مطابق کتنی کمی ہے کب تک پوری ہو جائے گی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) ضلع ساہیوال میں 13ویٹرنری ہسپتال اور 67 سول ویٹرنری ڈسپنسریز اور پانچ موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں جبکہ حلقہ پی پی۔198 میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور گیارہ ویٹرنری ڈسپنسریز موجود ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. سول ویٹرنری ہسپتال79/R-5
2. سول ویٹرنری ڈسپنسری93/L-9
3. سول ویٹرنری ڈسپنسری98/L-9
4. سول ویٹرنری ڈسپنسری91/L-9
5. سول ویٹرنری ڈسپنسری11/L-9
6. سول ویٹرنری ڈسپنسری112/L-9
7. سول ویٹرنری ڈسپنسری133/L-9
8. سول ویٹرنری ڈسپنسری118/L-9
9. سول ویٹرنری ڈسپنسری96/R-6
10. سول ویٹرنری ڈسپنسری87/R-6
11. سول ویٹرنری ڈسپنسری91/R-6
12. سول ویٹرنری ڈسپنسری کمیر

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں اس وقت 73ویٹرنری ڈاکٹر اور 222دیگر فیلڈ عملہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے جبکہ ایڈمنسٹریشن سٹاف کی تعداد 21ہے۔ عرصہ تعیناتی کی تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید عملہ کی کوئی کمی ضلع ساہیوال میں نہ ہے۔

حکومت کی جانب سے مرغی پال سکیم
کے تحت مرغیوں کی تقسیم اور فروخت سے متعلقہ تفصیلات

628: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کی جانب سے مرغی پال سکیم کے دوران اب تک کتنی مرغیاں تقسیم کی گئی ہیں؟

(ب) فی سیٹ مرغی کس ریٹ سے فروخت کی گئی ہے اور یہ مرغیاں کے کن کن شہروں میں تقسیم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب حکومت نے مرغی پال سکیم بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) حکومت کی جانب سے مُرغی پال سکیم کے تحت سال 15-2014 سے اب تک 12 لاکھ 33 ہزار 760 مرغیاں تقسیم کی گئی ہیں۔

(ب) سال 15-2014 سے اب تک فی سیٹ مرغیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر تقسیم کی گئیں۔

سال	قیمت فی سیٹ (روپے)
2014-16	920/- (30 فیصد رعائتی قیمت)
2016-18	840/- (30 فیصد رعائتی قیمت)
2018-20	1200/-

یہ مرغیاں صوبہ کے تمام 36 اضلاع میں تقسیم کی گئی ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ کے زیر انتظام ڈیری فارم کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

668: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے ڈیری فارم ہیں اوران میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں، تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) سال18-2017اور سال19-2018میں محکمہ لائیوسٹاک کو کتنا بجٹ ضلع وار فراہم کیا گیا تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) صوبہ بھر کے ڈیری فارم میں جانوروں کو صحت مند رکھنے کے لئے کیا انتظامات اٹھائے جاتے ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیوسٹاک کے زیر انتظام کل 20 لائیوسٹاک فارم ہیں۔ان میں ملازمین کی کل تعداد 2083 ہے۔تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 اور سال19-2018 میں محکمہ کے زیر انتظام لائیوسٹاک فارم کا بجٹ(ضلع وار)Annex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبہ بھر کے ڈیری فارم میں جانوروں کو صحت مند رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔

1. متوازن خوراک فراہم کرنا۔
2. منرل مکسچر (نمکیات)کا استعمال۔
3. صاف اور وافر پانی کی ہر وقت فراہمی کو یقینی بنانا۔
4. موسمی ودیگر حفاظتی ٹیکہ جات۔
5. کرم کش ادویات کا استعمال۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the reports.

این ایف سی ایوارڈ کے عملدرآمد پر
ششماہی مانیٹرنگ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the reports on Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award for July-December 2016, January-June 2017 and July-December 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The reports on Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award for July-December 2016, January-June 2017 and July-December 2017 has been laid.

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضٰی! ذرا محترمہ کو دو منٹ بات کر لینے دیں۔

سید حسن مرتضٰی: کوئی بات نہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ کل لاہور شہر کے علاقہ لیاقت آباد کے تھانے کی حدود میں ایک بچے کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا ہے۔ دس سالہ بچے کے ساتھ بیس سالہ لڑکے نے زیادتی کر کے قتل کر دیا ہے۔ آئے دن

بڑھتے ہوئے بچوں سے related sexual abuse کے واقعات ایسی آگ ہیں جس کی تپش پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے کچھ عرصہ پہلے میری ایک قرارداد اس ہاؤس میں آئی تھی جس پر میں نے یہ درخواست کی تھی کہ اس issue پر بچوں کے معاملات کو دیکھتے ہوئے کوئی مستحکم چائلڈ پروٹیکشن پالیسی بنائی جائے لیکن وزیر قانون نے اسے oppose کیا تھا اور مجھے یہ بتایا گیا کہ اس پر ایگزیکٹو آرڈر آگیا ہے کیونکہ وزیراعلیٰ چائلڈ پروٹیکشن پالیسی وضع کر رہے ہیں یا سامنے آرہی ہے لیکن ابھی تک کوئی چائلڈ پروٹیکشن پالیسی سامنے آئی اور نہ ہی کوئی عملدرآمد ہو رہا ہے۔ آج یہ کسی کا بچہ ہے تو میں ایک ماں ہونے کے ناتے اپنے دل کو کیسے تسلی دے دوں کہ آج میرا بچہ گھر میں، گلی میں یا اپنے سکول سے نکلتے ہوئے محفوظ ہے؟ خدارا میں اس ایوان سے، آپ سے اور وزیراعلیٰ پنجاب سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ سب سے زیادہ بچوں کے تحفظ پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یہاں کس کے لئے کام کر رہے ہیں، کیا اُن بچوں کے لئے جو آج محفوظ نہیں ہیں، کل جب وہ بچے موجود ہی نہیں ہوں گے تو یہ پاکستان کدھر جائے گا؟ مجھے اِس پر آپ کی خصوصی توجہ چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ یہ کہتی ہوں کہ اس پر کوئی مستحکم پالیسی بنائیں، کوئی strict آرڈر جاری کریں اور اس واقعہ کو ایسی مثال بنا دیں کہ اگر دوبارہ کوئی کسی کے بچے پر ہاتھ ڈالے تو وہ ایک بار لرز ے لیکن افسوس کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا اور آئے دن یہ واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس پر سپیکر صاحب نے ایک سپیشل کمیٹی بنا دی ہے اور اُس پر کام چل رہا ہے۔ جناب مناظر حسین رانجھا اور محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی تحریک التوائے کار تھی جس کو take up کیا گیا ہے اور اب چائلڈ پروٹیکشن پر کام ہو رہا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اتنی دیر نہ ہو جائے کہ واقعات بڑھتے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر speedy کام کر رہے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

بلا تفریق احتساب کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اور سارے ہاؤس کی توجہ چاہوں گا۔ تقریباً ایک سال سے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری بھی اس بات کا بار بار ذکر کر چکے ہیں کہ پاکستان کے اندر دن بدن صورتحال بڑی تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور میرے خیال میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کو بھی احتساب سے انکار نہیں ہے، ہم یہ نہیں چاہتے کہ احتساب نہ ہو لیکن احتساب بلا تفریق سب کا اور ایک جیسا ہونا چاہئے اور لوگوں کو نظر آئے کہ انتقام نہیں بلکہ احتساب ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں حالیہ جناب خورشید شاہ کی گرفتاری کے حوالے سے عرض کروں گا کہ سندھ کے لوگوں کی تیسری یا چوتھی گرفتاری اسلام آباد سے کی جا رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی صوبائیت پر یقین نہیں رکھتی کیونکہ یہ وفاق کی جماعت ہے، وفاق کی بات کرتی ہے اور وفاق کو مضبوط کرنے کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے قربانیاں بھی دی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تقریباً تیسری یا چوتھی گرفتاری اسلام آباد سے ہوئی ہے اور جڑواں شہروں کی تاریخ بھی دیکھیں تو تاریخ بھی ایسی ہے کہ یہاں سے چھوٹے صوبوں میں لاشیں جاتی رہیں۔ یہاں سے لیاقت علی خان کی لاش گئی، ذوالفقار علی بھٹو کی لاش گئی اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی لاش گئی اور اُن لاشوں کو وصول کرنے کے بعد چھوٹے صوبوں نے پاکستان کھپّے کے نعرے لگائے۔

جناب سپیکر! آج ہماری اِن باتوں کا مذاق بنایا جاتا ہے لیکن یہ پاکستان کی تاریخ ہے جس کو کل ہماری آنے والی نسلوں نے بھی دیکھنا ہے۔ آج وہی راولپنڈی اور اسلام آباد میں ہی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ کیا سراج درانی سندھ اور کراچی نہیں جاتے تھے، کیا جناب خورشید شاہ سندھ کی بنیاد نہیں تھے، کیا اُن کو سندھ سے گرفتار کرنا مشکل تھا، کیا محترمہ فریال تالپور اور جناب آصف علی زرداری کا مقدمہ سندھ کا نہیں ہے، کیا سندھ کے گواہ نہیں ہیں، کیا وہ واقعہ سندھ کا نہیں ہے، کیا عدالتیں سندھ کی نہیں ہیں، نیب سندھ کا نہیں ہے اور وہ مدعی سندھ کا نہیں ہے تو پھر کون سی ایسی چیز مجبور کر رہی ہے کہ ان کے مقدمات کو اسی جڑواں شہر میں لگایا جائے جس کی تاریخ گواہ ہے کہ وہاں سے لاشیں جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اسی تناظر میں اگر آپ دیکھیں تو وفاقی وزراء جب کراچی جاتے ہیں جن میں فیصل واوڈا صاحب ہوں یا فواد چودھری صاحب ہوں تو وہاں پر وہ آرٹیکل 149 کی بات کرتے ہیں۔ ان کو وہ کچرا نظر آجاتا ہے، وہاں پر وہ وفاق کو کمزور کرنے کی باتیں کرتے ہیں اور وہاں پر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان سب کو گرفتار کرنے کے بعد سندھ فتح کرنا ہے۔ سندھ کو فتح نہ کریں کیونکہ سندھ آپ کا ہے، سندھ پاکستانیوں کا ہے، سندھ پنجابیوں کا ہے، سندھ بلوچوں کا ہے اور سندھ خیبر پختونخوا کے پٹھانوں کا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان جن پانچ اکائیوں پر مشتمل ہے ان کو اکٹھا رکھنے سے ہی وفاق بنتا ہے۔ اگر آپ ان حالات میں نفاق کی باتیں کریں گے تو آپ پاکستان کے ساتھ مخلص نہیں ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ جس دن جناب خورشید شاہ کو گرفتار کیا گیا تو آپ تمام لوگ اس دن کشمیر کے حوالے سے پارلیمنٹری کانفرنس میں شریک تھے۔ کیا وہی دن انہیں گرفتار کرنے کے لئے منتخب کرنا ضروری تھا۔ آپ نے ان کی گرفتاری سے اس کانفرنس کا وہ مقصد ہی فوت کر دیا جس کے لئے وہ کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ اس دن جب اتحاد کی باتیں ہو رہی تھیں تو کیا message گیا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں کوئی point scoring نہیں کر رہا تھا اور میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے دوسرے بہن بھائیوں کی دل آزاری ہو۔ ہم یہاں پر بیٹھے ہیں اور یہاں پر تاریخ لکھی جا رہی ہے۔ جب کل کو تاریخ دہرائی جائے تو اس وقت یہ واضح ہونا چاہئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی چیخ چیخ کر کہتی تھی کہ آپ وفاق کو کمزور کر رہے ہیں اور وفاق کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب چوروں کو پکڑیں تو یہ رونا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Order in the House

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کتنے افسوس کی بات ہے کہ ناہنجار لوگوں کے ہاتھوں میں یہ پاکستان آگیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک ممبر بات کر رہا ہے اور کابینہ کے لوگوں کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔ میں اس وزیر کے روّیے کے خلاف احتجاج کر رہا ہوں۔ میرا احتجاج Chair کے خلاف ہے اور نہ ہی باقی کسی پارلیمنٹ کے ممبر کے خلاف ہے۔ میں صرف اس وزیر کی جو grooming ہوئی ہے اور جن ہاتھوں میں ہوئی ہے ان ہاتھوں کے خلاف واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ سید حسن مرتضیٰ! ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ کی معیت میں
پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس
کے روّیے کے خلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمیشہ اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر اس ہاؤس کے روّیے کے خلاف باہر گئے ہیں تو کمیٹی بنا کر انہیں بلایا گیا۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد احمد خان بھی پاکستان پیپلز پارٹی
کے معزز ممبران کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ
کر گئے جبکہ معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری وزیر زکوۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سے request ہے کہ وہ سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و
ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سید حسن مرتضیٰ کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں کیونکہ سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لانے کے لئے وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری گئے ہیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ ابھی جو سید حسن مرتضٰی بات کر رہے تھے تو وقت ایک جیسا نہیں رہتا۔ آج اُن سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ممبران نے کل یہاں پر آنا ہے اور یہاں پر بیٹھے ہوئے ممبران نے اُن سیٹوں پر جانا ہے تو یہ سلسلہ اسی طرح چلتا ہے لیکن روّیے یاد رہ جاتے ہیں۔ یہ روّیے ہی ہیں جو اس ہاؤس کو عزت دلاتے ہیں اور تکریم دلاتے ہیں۔ ایک معزز ممبر جب بات کر رہا ہے جو اپنی پارٹی کا منشور اور اپنی پارٹی کی بات اس ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہے۔ اگر اس طرح کا روّیہ رکھا گیا ہے تو کل یہاں پر کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا۔ اس ہاؤس کی پروسیڈنگ کو میڈیا بھی دکھا رہا ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ بھی اپنا روّیہ ٹھیک رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk محترمہ! اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ جی، مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ پنجاب اسمبلی پاکستان کی سب سے بڑی اسمبلی ہے۔ یہاں پر جو legislation ہوتی ہے اور یہاں پر جو گفتگو ہوتی ہے irrespective of that کہ وہ حکومتی بنچز کے ممبران کر رہے ہیں یا یہاں پر اپوزیشن کے ممبران کر رہے ہوتے ہیں تو آپ دیکھیں کہ اس کی میڈیا کوریج کتنی ہوتی ہے۔ سندھ اسمبلی کو دیکھیں، اس کی کوریج کتنی زیادہ ہوتی ہے تو یہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے ہاؤس میں جو یہاں پر بات کی جاتی ہے اسے میڈیا اہمیت نہیں دیتا۔ وہ یہی روّیے ہیں جس کی وجہ سے اس ہاؤس کو serious نہیں لیا جاتا تو میری دونوں طرف بیٹھے ہوئے اپنے معزز ممبران سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو عزت دلوانی ہے، ہم نے اس ہاؤس کے اندر positive legislation کرنی ہے اور عوام کے مسائل پر مثبت بات کر کے انہیں حل کروانا ہے۔ آج میں اور شیخ علاؤ الدین بیٹھے ہوئے یہی گفتگو کر رہے تھے کہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو اگر ماضی میں دیکھیں تو اخبارات کے پورے پورے صفحات بھرے ہوتے تھے۔ آج کیا وجہ ہے کہ ہم سندھ اسمبلی کو سُن رہے ہوتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن پنجاب اسمبلی پر خاموشی دیکھ رہے ہیں جو کہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ میں آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اس ہاؤس کا decorum انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آج ہمیں پتا چلا ہے کہ ہاؤس کو prorogue کیا جا رہا ہے۔ جس وقت یہ ہاؤس convene کیا گیا تھا تو اس وقت ہم سپیکر صاحب کو ملے تھے اور وزیر قانون بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے وہاں پر assurance دی تھی کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے پروڈکشن آرڈر پر پارلیمانی پارٹی کو اعتماد میں لے کر اس پر فیصلہ کریں گے کیونکہ ہم بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو ہاؤس میں لانے کا نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ لیڈر آف دی اپوزیشن کو جو اس کا آئینی اور قانونی حق ہے، پروڈکشن آرڈر کا قانون جسے آپ نے پاس کیا اور جسے اس ہاؤس نے endorse کیا تو ہم بار بار یہ بات کرتے رہے کہ یہ ہاؤس in order نہیں ہے اور یہ ہاؤس complete نہیں ہے۔ آج پنجاب کے اندر کینسر کے مریض کینسر کی دوائی نہ ملنے سے مر رہے ہیں اور کل یہاں پر وزیر صاحبہ نے کہا کہ میں نے پڑھا تھا اور میں اب کارروائی کروں گی۔ یہ کیسی حکومت ہے کہ جسے پتا ہی نہیں تھا کہ دوائی ختم ہونے جا رہی ہے جو کہ کینسر کے مریضوں کو چاہئے جبکہ جس ایجنسی نے دوائیاں provide کرنی ہیں اس کا agreement ختم ہونے جا رہا ہے جس کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے پہلے بات کرنی ہے۔ آج پنجاب کے اندر جس طرح ڈینگی سر اٹھا رہا ہے جس سے روز اموات ہو رہی ہیں تو وہ SOPs جو بنا دیئے گئے تھے جس کے اندر سری لنکا، انڈونیشیا، برازیل اور پوری دنیا سے experts کو بٹھا کر پنجاب کا جو ماڈل بنا اسے سری لنکا نے اپنی طرف replicate کر کے کہا کہ میاں محمد شہباز شریف کے ماڈل کو پنجاب ماڈل کے نام سے ہم سری لنکا میں replicate کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تو کیا وجہ ہوئی کہ اس ڈینگی جس کے اوپر ہم نے قابو پا لیا تھا لیکن آج وہی ڈینگی گلیوں اور بازاروں میں ہمارے لوگوں کی جان لے رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہ جو قصور کا واقعہ ہے، آج میں on the floor of the House آپ کو یہ بتاؤں کہ ہماری پہلے تو یہ رائے تھی کہ اپوزیشن کی آواز جو لیڈر آف دی اپوزیشن نے اٹھانی تھی اور جو پنجاب کے عوام کی آواز انہوں نے اٹھانی تھی اس آواز کو روکا گیا۔ جس طرح میڈیا ٹربیونلز بنا کر میڈیا کی آواز کو روکا جا رہا ہے تو یہ ایک mind set نظر آ رہا ہے کہ جو بولے اسے بند کر دو اور اس کو آنے نہ دو۔ یہ کام نہیں چلے گا آج یہ پورا سیشن گزر گیا، وزیر قانون نے پارلیمانی پارٹی سے مشاورت کرنے کی ہمیں assurance دی تھی تو اگر آپ اپنی assurance پر عمل نہیں کریں

گے تو آئندہ ہاؤس in order کیسے رہے گا، یہ ہاؤس کیسے چلے گا اور یہ assurances جو آپ یہاں پر دیتے ہیں ان پر کیسے بات ہو گی؟ میں اپنی بات کو اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ:

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس اس کی سزا ہے

جناب سپیکر! آج کے حکمران اس قوم پر سزا بن کر مسلط ہو چکے ہیں جن کے خلاف آواز اٹھانا اپوزیشن کا right ہے جو کہ ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے کہ حکومت کی جو کمزوریاں ہیں ان کی نشاندہی کریں تو میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ assurance جو آپ کی Chair کی طرف سے اور وزیر قانون کی طرف سے آئی تھی اس کا کیا بنا کیونکہ ہم تو آپ کی بات پر اعتبار کر کے روز یہاں پر آ کر بیٹھتے رہے لیکن اپوزیشن کی آواز کو اس طرح دبانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اس لئے مجھے آپ سے اس پر رولنگ چاہئے۔

(اس مرحلہ پر وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں واپس لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، welcome back سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری صرف اس ہاؤس سے یہ گزارش ہے کہ اگر کسی نے respond کرنا ہو تو وہ اپنی باری میں کر لے یہ بدتمیزی کرنا ہمیں بھی آتا ہے ہماری grooming میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی معزز ممبر cross talk نہیں کرے گا I will take strict action who will do it, I am very serious on this now. جی، سید حسن مرتضیٰ! Floor is your جی، carry on.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس کو مذاق نہ بنایا جائے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا یہ وہی کراچی ہے اور یہ وہی سندھ ہے جس کو ایک وقت میں AK47 کے ذریعے چلانے کی کوشش کی گئی اور وہ تجربہ بھی ناکام ہوا۔

جناب سپیکر! میں سلام پیش کرتا ہوں سکیورٹی فورسز کو جنہوں نے وہاں پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اُس شہر کے امن کو بچایا اور آج پھر وہاں پر apply 149 کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ کس طرح ہم خاموش رہیں، کس طرح ہم یہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہیں کہ جس ملک کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے آباؤ اجداد نے قربانیاں دیں، ہماری ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹی گئیں، قتل کئے گئے، اُس وفاق کو مظبوط کرنے کے لئے ہمارے ہی قائدین نے جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

جناب سپیکر! آج میں سوال کرتا ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید کا کوئی قتل میں جرم تھا جس کی اُنہیں سزا دی گئی؟ شہید ذوالفقار علی بھٹو کا جرم یہ تھا کہ اس ملک کے دفاع کو مظبوط بنانے کے لئے انہوں نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنایا۔ اُن کا جرم ہرگز یہ نہیں تھا کہ انہیں کسی قصوری کو قتل کرنے میں سزائے موت دے دی گئی۔ یہ اس ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ اُس شخص نے اس ملک کے اور اُمت مسلمہ کو بچانے کے لئے او آئی سی جیسے بڑے بڑے اقدامات کئے، پوری اُمت مسلمہ کو اس ملک کے اندر اسی لاہور شہر کے اندر اور یہ اعزاز بھی اس عمارت کو حاصل ہے کہ اس میں او آئی سی ہوئی، اس میں تمام اسلامی سربراہان مملکت کو اکٹھا کیا گیا اور اُنہیں کہا گیا کہ پیسا ہمارا ہے، تیل ہمارا ہے، ایٹم بم ہم اپنا بنائیں گے اور ہمارا دفاع ایک ہوگا، ایک ہماری سرحدیں ہوں گی۔ آج جو یورپ وغیرہ کر رہے ہیں یہ 1974 میں ذوالفقار علی بھٹو نے وژن دیا تھا، یہ نظریہ دیا تھا۔ انہی جرائم کی بنیاد پر اُنہیں تختہ دار نصیب ہوا۔

جناب سپیکر! آج ہم بات کرتے ہیں تو ہمارا مذاق بنا دیا جاتا ہے کہ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں، یہ ڈاکو، چور، لُٹیرے میں پوچھتا ہوں آپ احتساب کرو۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ کل جناب خورشید شاہ کو گرفتار کرکے کیا آپ نے کینسر کے مریضوں کو دوائی دے لی ہے اور میں سوال کرتا ہوں کہ جناب آپ نے آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور کو گرفتار کرکے کیا آپ نے چونیاں کے مظلوم بچوں کے قاتل گرفتار کر لئے ہیں؟

جناب سپیکر! آج آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہاں پر کل بیٹھے ہوئے ایک اپوزیشن کے ممبر نے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk میں نے سید حسن مرتضیٰ کو floor دیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Please be seated وزیر قانون! انہیں بتائیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں میں نے آپ کو پہلے روکا ہوا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں یہ کیا بات ہے۔ آپ پھر مجھے ہاؤس سے remove کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو suspend بھی کر سکتا ہوں۔ This is not the way آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں بھی بات کرنے دیں۔ میں ایوان سے باہر جا رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!آپ نے بات کرنی ہے آپ باہر جا کر بات کریں۔ بہت شکریہ۔جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ایک فاضل ممبر اپوزیشن سے اُن کا تعلق تھا قصور سے وہ اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں وہ یہاں ایوان میں کہہ رہے تھے کہ میری properties پر حملے ہوئے، مجھے کہا گیا کہ اپنے حلقے میں جاؤ اور لوگوں کو cool down کرو۔

جناب سپیکر! جب بھی امن و امان کی بات ہوگی کوئی بھی منتخب ممبر چاہے وہ اپوزیشن سے، چاہے وہ ٹریژری بنچز سے ہو وہ اپنے حلقوں میں انتشار نہیں چاہتے وہ چاہتے ہیں کہ وہاں امن رہے، وہاں خوشحالی رہے اور وہاں لوگوں کو روزگار ملے۔ وہ اپنی ڈیوٹی perform کرتے ہوئے اپنے حلقے میں گئے اور وہاں لوگوں کے mob کو کنٹرول بھی کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! ذرا wind up کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ہمارا کردار ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی اور پی ایم ایل(ن) میں تقسیم نہ کریں۔ ہم اگر اکٹھے ہوں گے تو ہمارا message بہتر جائے گا۔ احتساب اپنی جگہ ہے ہم نے تو ضمانتیں بھی نہیں کروائیں، ہم نے اپنی bail application بھی واپس لے لی ہے اور ہم نے تو ایک قیدی کی مراعات کا بھی مطالبہ نہیں کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ احتساب ہو لیکن انتقام نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

I hereby prorogue this session of Punjab Assembly for indefinite period.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(50)/2019/2123. Dated: 23rd September, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **20th September 2019 (Friday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 21st September 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"